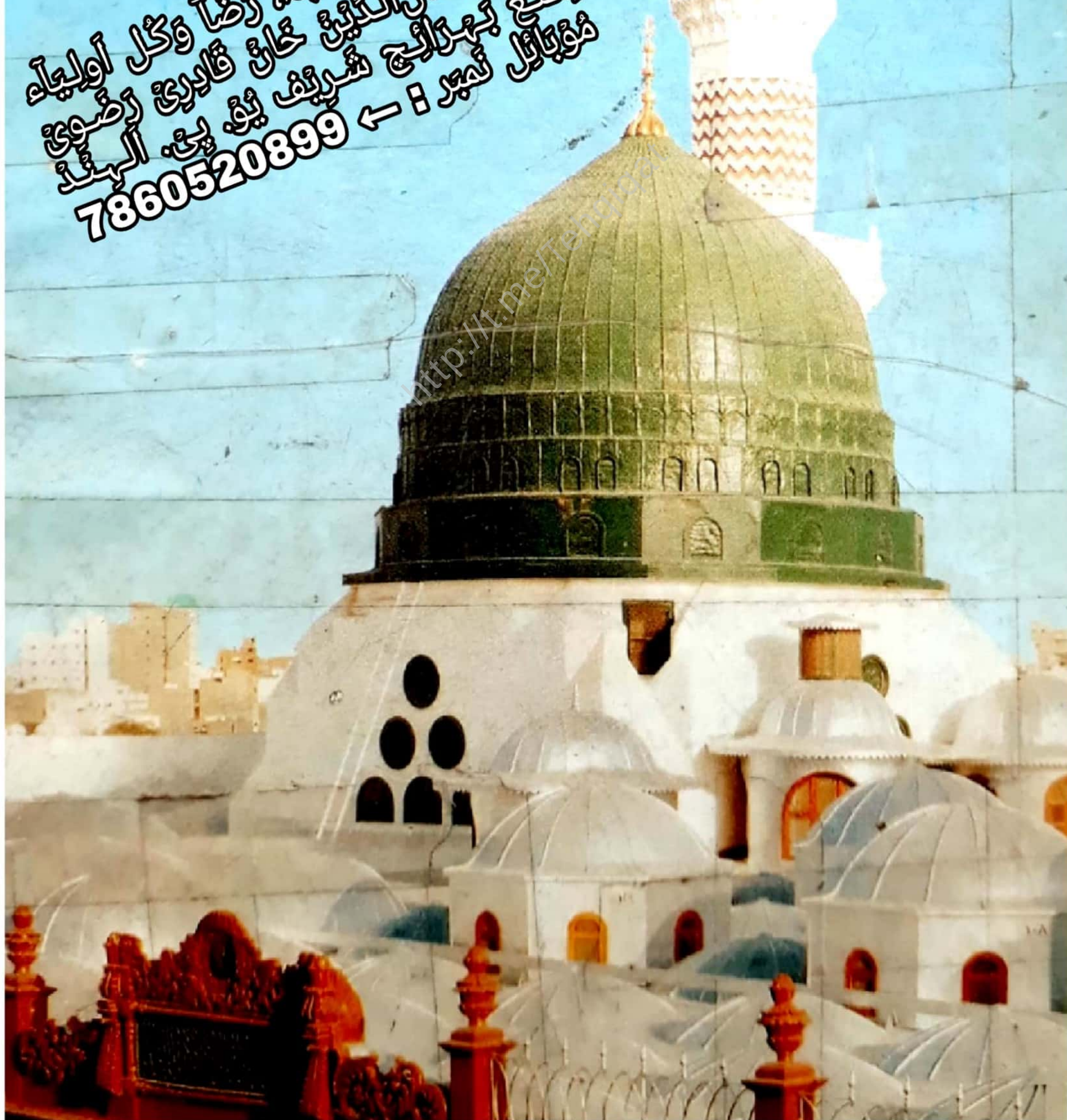
متاع آخرت

عبید غوث وخواجہ رضا وکل اولیاء
محمد جمال الدین خان قادری رضوی
ضلع بہرائچ شریف یو. پی. الہند
موبائل نمبر : ← 7860520899

عبید غوث وخواجہ رضا وکل اولیاء
محمد جمال الدین خان قادری رضوی
ضلع بہرائچ شریف یو. پی. الہند
موبائل نمبر : ← 7860520899



خادم المعارف قادری
محمد شاہد رضا خاں رضوی مفتی غفرلہ

۹۲/۷۸۶

سلسلۂ اشاعت ۱۱۳

بفیض حضور مفتی اعظم حضرت علامہ شاہ محمد مصطفیٰ رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ

متاعِ آخرت

مجموعۂ

یٰس مع ترجمہ، طریقۂ نماز و فاتحہ، فضائلِ درود و سلام، فضائلِ موئے مبارک
بارہ مہینوں کے فضائل و مسائل، طریقۂ حج و عمرہ اور زیارتِ مدینہ

برائے ایصالِ ثواب

مرحوم حاجی اسماعیل نور محمد باٹلی والا

نور محمد اسماعیل باٹلی والا • حجیانی رحیمہ بائی نور محمد باٹلی والا • عبداللہ اسماعیل باٹلی والا
بی بی بائی عبداللہ باٹلی والا • حاجی صدیق عبداللہ باٹلی والا • حجیانی امینہ بائی صدیق باٹلی والا
محمد جنید اقبال باٹلی والا • محمد الطاف اقبال باٹلی والا • کل مومن و مومنات

HAJIYANI KHADIJA BAI HAJI ISMAIL BATLIWALA TRUST.
TEL.: 343 52 81

شائع کردہ:



رضا اکیڈمی ۲۶، کامبیکر اسٹریٹ بمبئی ۳
فون نمبر ۳۷۳۷۶۸۱

علماء اہلسنت کی کتب Pdf فائیل میں فری
حاصل کرنے کے لیئے
ٹیلیگرام چینل لنک
https://t.me/tehqiqat
آرکاریو لنک
https://archive.org/details
/@zohaibhasanattari
بلوگسپوٹ لنک
https://ataunnabi.blogspot
.com/?m=1

طالب دعا۔ زوہیب حسن عطاری

 اعلیٰ حضرت لائبریری 

https://t.me/Aalaa_Hazrat_Library

حضور اعلیٰ حضرت ، اور آپ کے خانوادہ
کی تصنیفات اور آپ کی اور آپ کے خانوادہ
کی شان میں - علمائے اہلسنت کی کتابیں

 فیضان مسلک اعلیٰ حضرت 

https://t.me/Maslake_Aalaa_Hazrat

متعدد موضوعات پر علمائے حق اہلسُنّت
والجماعت کی لِکھی ہوئی عربی فارسی اُردو
زبانوں میں اِسلامی کتابیں **pdf** فائل میں

 फ़ैज़ाने मस्लके अअ्ला हज़रत 

https://t.me/AhleSunnat_HindiBooks

ہِندی + گجراتی + اِنگلِش + رُومَن اُردو
میں عُلمائے اہلسنت کی لکھی ہوئی
हिन्दी + गुजराती + इंग्लिश + रोमन उर्दू
में उल्माए अहलेसुन्नत की लिखी हुई

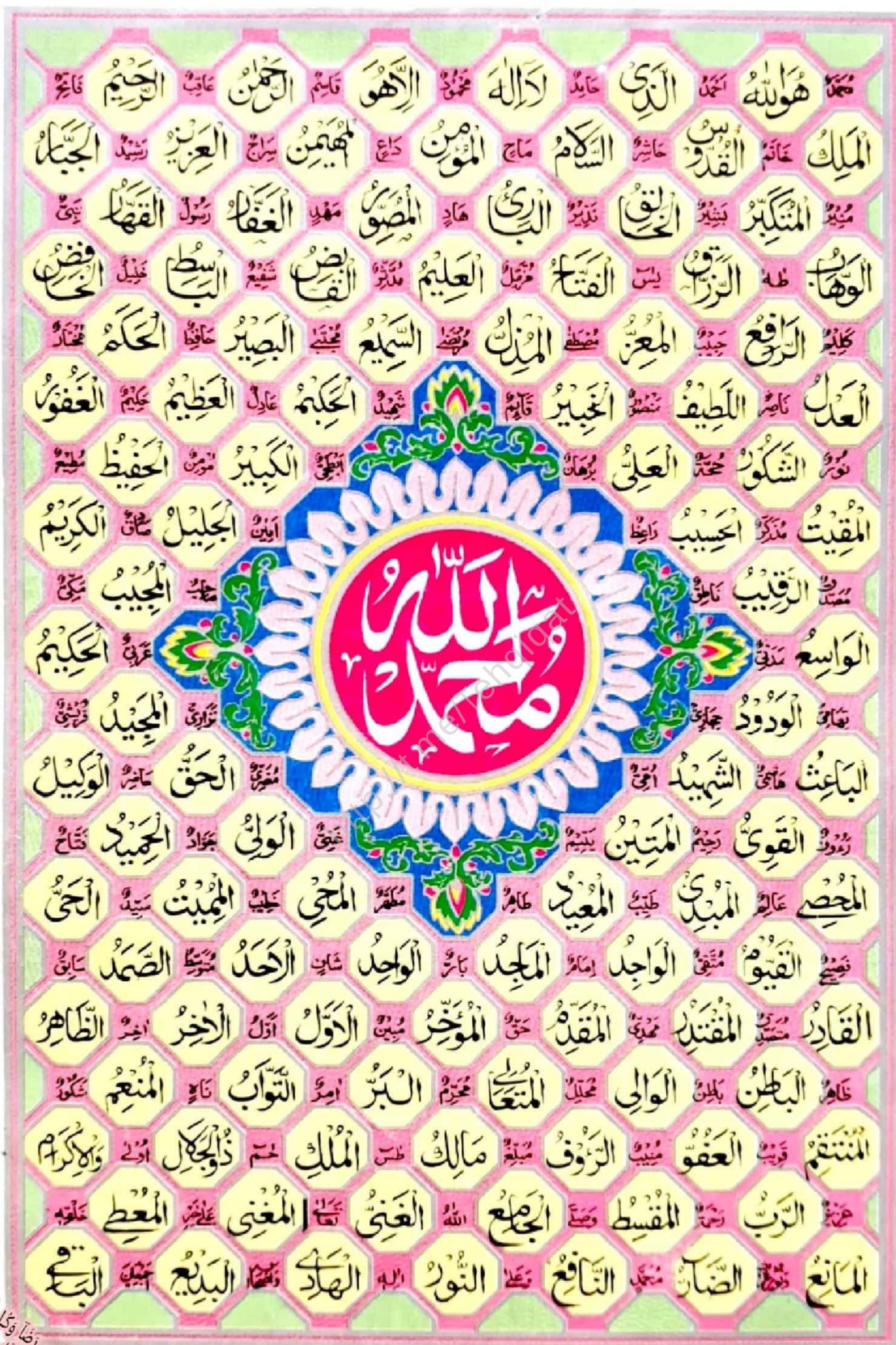
 اِسلامی معلومات عامہ 

https://t.me/islaamic_Knowledge

اسلامی معلومات : آڈیو فوٹو میسیج

CONTACT Us =  **https://t.me/TTSRB**

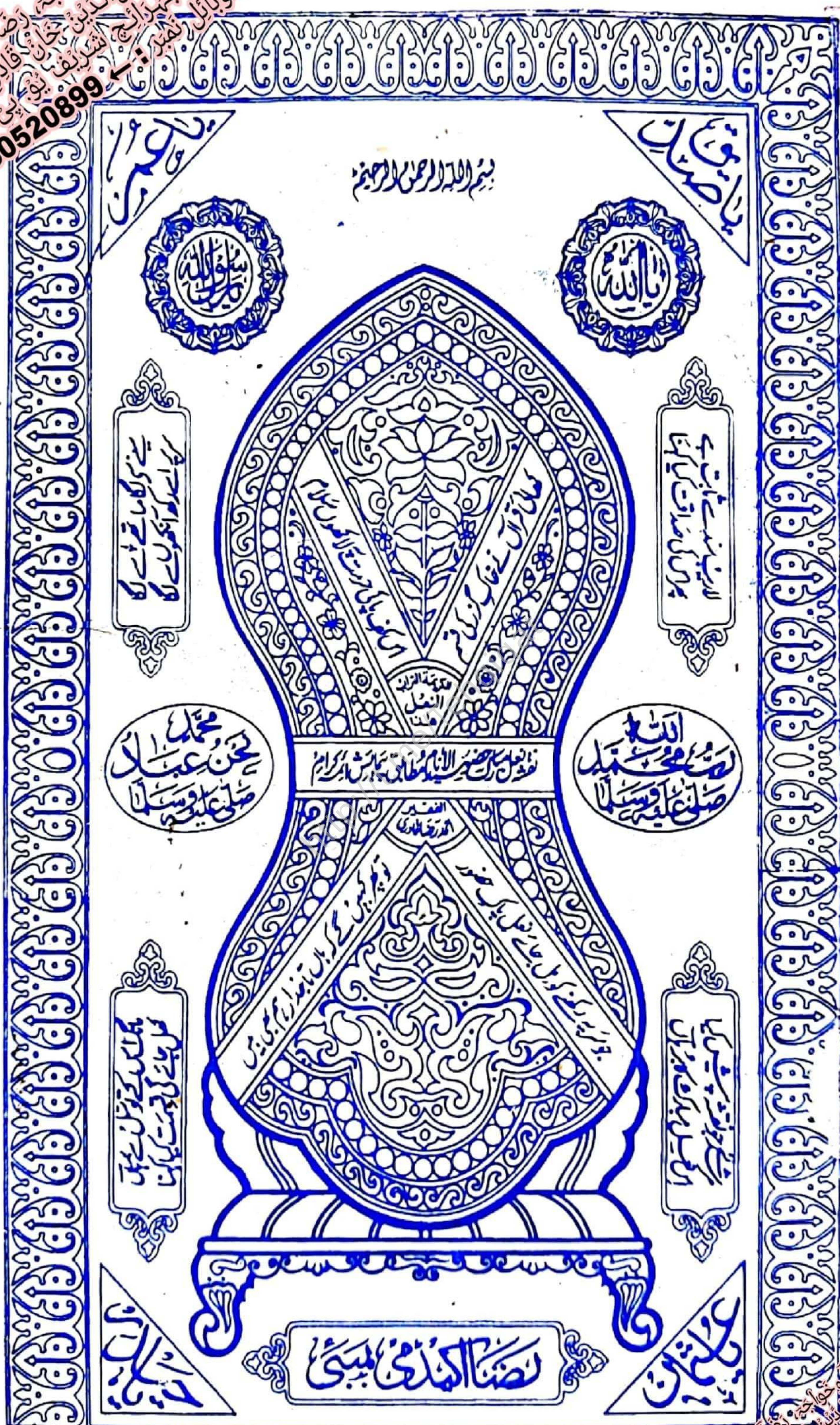
اسماء حسنیٰ اللہ جل شانہ و اسماء مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم



برائے ایصال ثواب

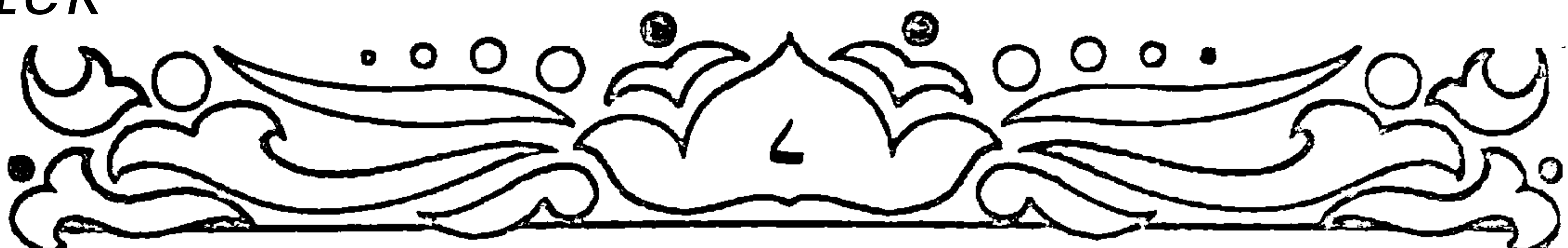
مرحوم حاجی اسماعیل نور محمد، باٹلی والا۔ وفات: ۱۱ رجب ۱۴۱۷ھ

RAZA OFFSET, Bombay-3. • Tel. : 371 23 13



عُبَید غوث و خواجہ رضا و کُل اولیاء
محمد جمال الدین خان قادری رضوی
ضلع بہرائچ شریف یو۔ پی۔ الہند
موبائل نمبر : ← 7860520899

فہرست



سورۂ یٰسٓ شریف مکیّۃ

ترجمہ از:- اعلیحضرت امام اہلسنت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالےٰ عنہ

رکوع ۵	بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○	آیات ۸۳

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

یٰسٓ ۚ ﴿۱﴾ وَ الۡقُرۡاٰنِ الۡحَکِیۡمِ ۙ ﴿۲﴾ اِنَّکَ

یٰسٓ حکمت والے قرآن کی قسم بے شک تم

لَمِنَ الۡمُرۡسَلِیۡنَ ۙ ﴿۳﴾ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسۡتَقِیۡمٍ ؕ ﴿۴﴾

بھیجے گئے ہو سیدھی راہ پر

تَنۡزِیۡلَ الۡعَزِیۡزِ الرَّحِیۡمِ ۙ ﴿۵﴾ لِتُنۡذِرَ قَوۡمًا

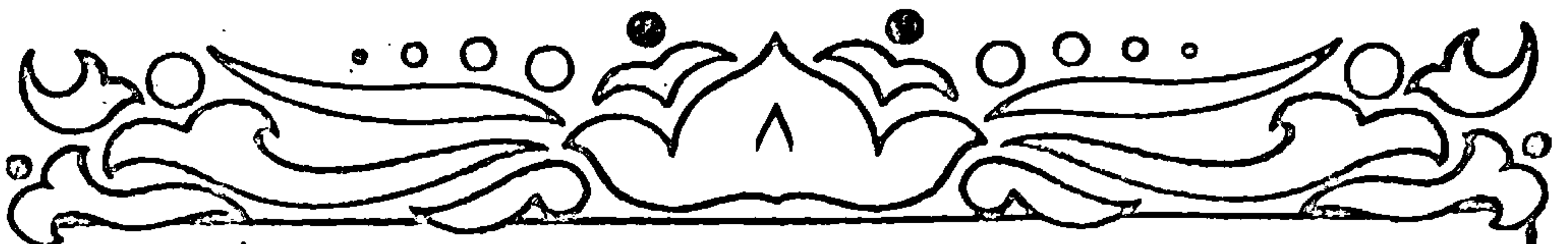
عزت والے مہربان کا اتارا ہوا تاکہ تم اس قوم کو

مَّاۤ اُنۡذِرَ اٰبَآؤُہُمۡ فَہُمۡ غٰفِلُوۡنَ ﴿۶﴾

ڈر سناؤ جس کے باپ دادا نہ ڈرائے گئے تو وہ بے خبر ہیں

لَقَدۡ حَقَّ الۡقَوۡلُ عَلٰۤی اَکۡثَرِہِمۡ فَہُمۡ

بیشک ان میں اکثر پر بات ثابت ہو چکی تو وہ



لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٧﴾ اِنَّا جَعَلْنَا فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ

ایمان نہ لائیں گے ہم نے انکی گردنوں میں طوق کر دیے ہیں

اَغْلٰلًا فَهِيَ اِلَى الْاَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ ﴿٨﴾

وہ ٹھوڑیوں تک ہیں تو یہ اوپر کو منہ اُٹھائے رہ گئے

وَجَعَلْنَا مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا

اور ہم نے انکے آگے دیوار بنا دی اور ان کے

وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ

پیچھے ایک دیوار اور انہیں اُوپر سے ڈھانک دیا

فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ﴿٩﴾ وَسَوَآءٌ عَلَيْهِمْ

تو اُنہیں کچھ نہیں سوجھتا اور انھیں ایک سا ہے

ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿١٠﴾

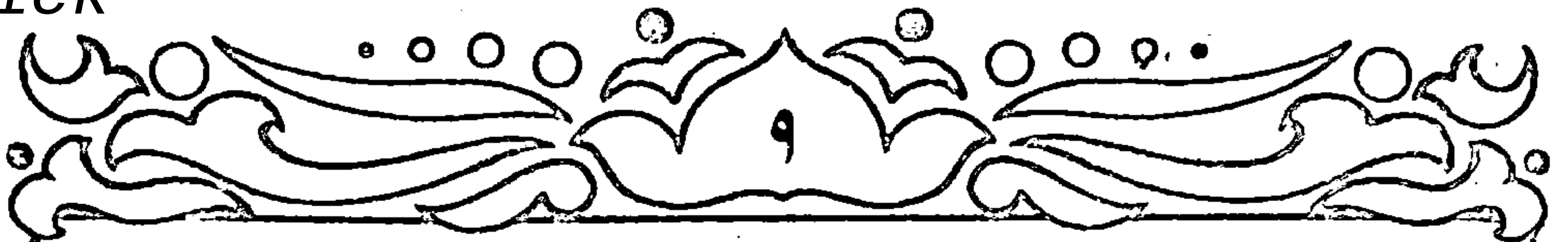
تم انھیں ڈراؤ یا نہ ڈراؤ وہ ایمان لانے کے نہیں

اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَخَشِيَ

تم تو اسی کو ڈر سناتے ہو جو نصیحت پر چلے اور

الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ ۚ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَّ

رحمٰن سے بے دیکھے ڈرے تو اُسے بخشش اور عزّت کے



اَجْرٍ كَرِيْمٍ ﴿۱۱﴾ اِنَّا نَحْنُ نُحْيِ الْمَوْتٰى

ثواب کی بشارت دو بیشک ہم مُردوں کو جلائیں گے

وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَاٰثَارَهُمْ ؕ وَكُلَّ

اور ہم لکھ رہے ہیں جو انھوں نے آگے بھیجا اور جو نشانیاں پیچھے

شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ فِيْۤ اِمَامٍ مُّبِيْنٍ ﴿۱۲﴾

چھوڑ گئے اور ہر چیز ہم نے گن رکھی ہے

وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا اَصْحٰبَ الْقَرْيَةِ

ایک بتانے والی کتاب میں اور اُن سے نشانیاں بیان کرو

اِذْ جَآءَهَا الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۱۳﴾ اِذْ اَرْسَلْنَآ

اُس شہر والوں کی جب انکے پاس فرستادے آئے جب ہم نے

اِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ فَكَذَّبُوْهُمَا

اُن کی طرف دو بھیجے پھر انھوں نے انکو جھٹلایا

فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوْۤا اِنَّاۤ اِلَيْكُمْ

تو ہم نے تیسرے سے زور دیا اور ان سب نے کہا بیشک ہم تمہاری

مُّرْسَلُوْنَ ﴿۱۴﴾ قَالُوْا مَاۤ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ

طرف بھیجے گئے ہیں بولے تم تو نہیں مگر ہم جیسے آدمی



مِّثْلُنَا ۙ وَمَآ اَنْزَلَ الرَّحْمٰنُ مِنْ شَیْءٍ ۙ

اور رحمٰن نے کچھ نہیں اُتارا تم

اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَكْذِبُوْنَ ﴿۱۵﴾ قَالُوْا رَبُّنَا

نرے جھوٹے ہو وہ بولے ہمارا رب

یَعْلَمُ اِنَّاۤ اِلَیْكُمْ لَمُرْسَلُوْنَ ﴿۱۶﴾ وَمَا

جانتا ہے کہ بے شک ضرور ہم تمہاری طرف بھیجے گئے ہیں اور ہمارے

عَلَیْنَاۤ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ ﴿۱۷﴾ قَالُوْۤا اِنَّا

ذمہ نہیں مگر صاف پہنچا دینا بولے ہم تمہیں

تَطَیَّرْنَا بِكُمْ ۚ لَىِٕنْ لَّمْ تَنْتَهُوْا

منحوس سمجھتے ہیں بے شک تم اگر باز نہ آئے

لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَ لَیَمَسَّنَّكُمْ مِّنَّا

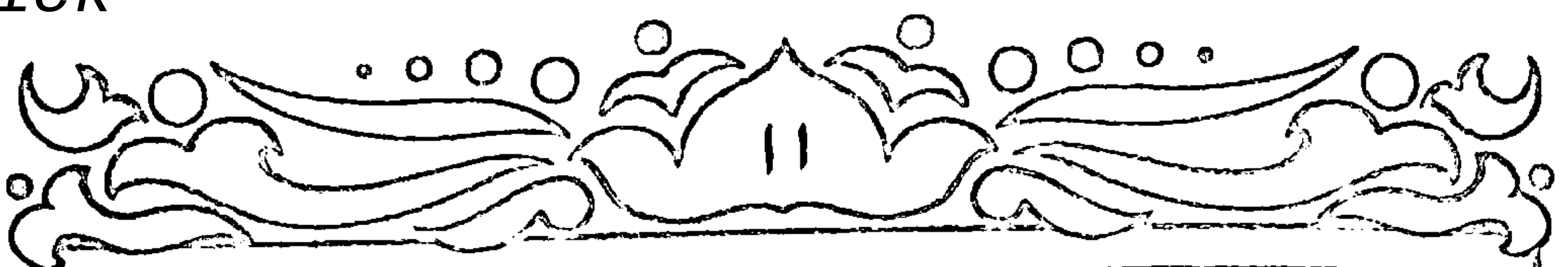
تو ضرور ہم تمہیں سنگسار کریں گے اور بیشک ہمارے

عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۱۸﴾ قَالُوْا طَآىِٕرُكُمْ مَّعَكُمْ ؕ

ہاتھوں تم پر دکھ کی مار پڑے گی۔ انہوں نے فرمایا تمہاری نحوست تو تمہارے

اَىِٕنْ ذُكِّرْتُمْ ؕ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ﴿۱۹﴾

ساتھ ہے۔ اس پر بدکتے ہو کہ تم سمجھائے گئے بلکہ تم حد سے بڑھنے والے لوگ ہو۔



وَجَآءَ مِنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ رَجُلٌ

اور شہر کے پرلے کنارے سے ایک مرد دوڑتا ہوا

يَّسْعٰى قَالَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۲۰﴾

آیا بولا اے میری قوم بھیجے ہوؤں کی پیروی کرو۔

اتَّبِعُوْا مَنْ لَّا يَسْئَلُكُمْ اَجْرًا وَّهُمْ

جو تم سے کچھ نہیں مانگتے اور وہ

مُّهْتَدُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَمَالِيَ لَآ اَعْبُدُ الَّذِيْ

راہ حق پر ہیں اور مجھے کیا ہے کہ اسکی بندگی نہ کروں

فَطَرَنِيْ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۲﴾ ءَاَتَّخِذُ

جس نے مجھے پیدا کیا اور اسی کی طرف تمہیں پلٹنا ہے۔ کیا اللہ کے سوا

مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً اِنْ يُّرِدْنِ الرَّحْمٰنُ

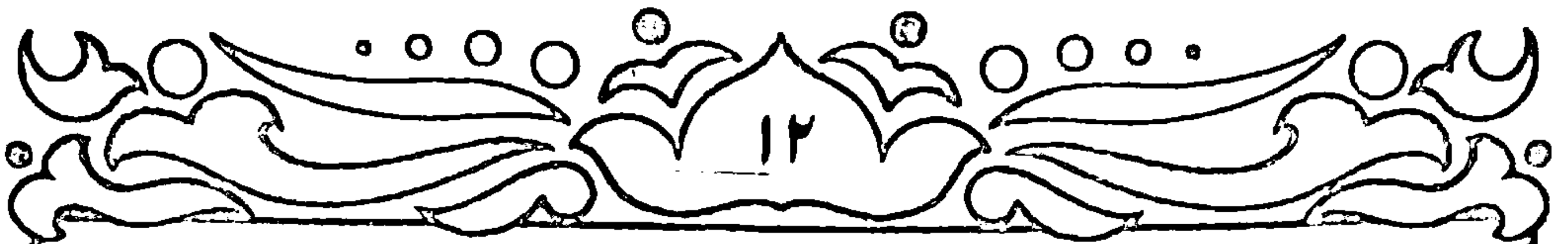
کیا۔ اللہ کے سوا اور خدا ٹھہراؤں کہ اگر رحمٰن میرا کچھ برا چاہے

بِضُرٍّ لَّا تُغْنِ عَنِّيْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْـًٔا

تو ان کی سفارش میرے کچھ کام نہ آئے اور نہ وہ مجھے

وَّلَا يُنْقِذُوْنِ ﴿۲۳﴾ اِنِّيْٓ اِذًا لَّفِيْ ضَلٰلٍ

بچا سکیں بیشک جب تو میں کھلی گمراہی



مُّبِیْنٍ ﴿۲۴﴾ اِنِّیْۤ اٰمَنْتُ بِرَبِّكُمْ فَاسْمَعُوْنِ ﴿۲۵﴾ ط

میں ہوں۔ مقرر ہیں تمہارے رب پر ایمان لایا تو میری سنو۔

قِیْلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ ط قَالَ یٰلَیْتَ قَوْمِیْ

اس سے فرمایا گیا کہ جنت میں داخل ہو جا۔ کہا کسی طرح میری

یَعْلَمُوْنَ ﴿۲۶﴾ لا بِمَا غَفَرَ لِیْ رَبِّیْ وَجَعَلَنِیْ

قوم جانتی جیسی میرے رب نے میری مغفرت کی

مِنَ الْمُكْرَمِیْنَ ﴿۲۷﴾ وَمَاۤ اَنْزَلْنَا عَلٰی

اور مجھے عزت والوں میں کیا۔ اور ہم نے اسکے بعد اس کی

قَوْمِهٖ مِنْۢ بَعْدِهٖ مِنْ جُنْدٍ مِّنَ

قوم پر آسمان سے نہ کوئی لشکر اُتارا گیا نہ ہمیں

السَّمَآءِ وَمَا كُنَّا مُنْزِلِیْنَ ﴿۲۸﴾ اِنْ

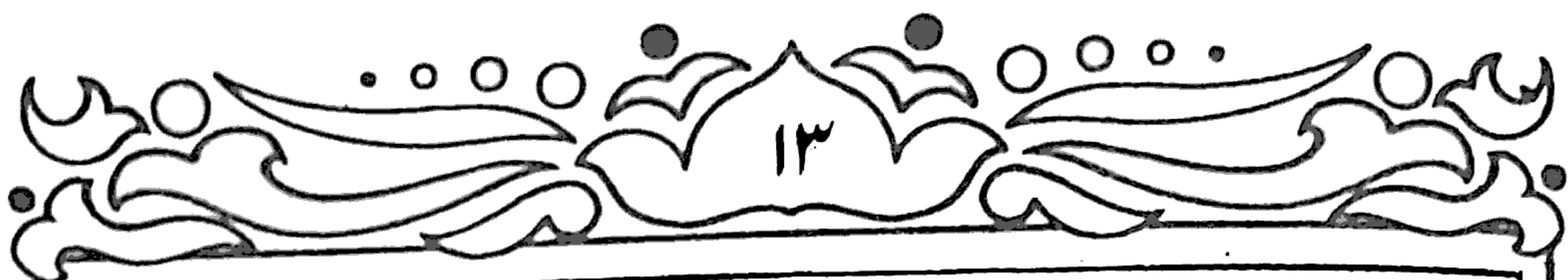
وہاں کوئی لشکر اُتارنا تھا۔ وہ تو

كَانَتْ اِلَّا صَیْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ

بس ایک ہی چیخ تھی جبھی وہ بجھ کر رہ گئے

خٰمِدُوْنَ ﴿۲۹﴾ یٰحَسْرَةً عَلَی الْعِبَادِ ج مَا

گئے۔ اور کہا گیا کہ ہائے افسوس ان بندوں پر جب انکے



يَأْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ

پاس کوئی رسول آتا ہے تو اس سے ٹھٹھا ہی

يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿٣٠﴾ اَلَمْ يَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا

کرتے ہیں کیا انھوں نے نہ دیکھا کہ ہم نے

قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ اَنَّهُمْ اِلَيْهِمْ

ان سے پہلے کتنی سنگتیں ہلاک فرمائیں کہ وہ اب

لَا يَرْجِعُوْنَ ﴿٣١﴾ وَاِنْ كُلٌّ لَّمَّا جَمِيْعٌ

ان کی طرف پلٹنے والے نہیں اور جتنے بھی ہیں سب ہمارے حضور

لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ﴿٣٢﴾ وَاٰيَةٌ لَّهُمُ

لائے جائیں گے اور ان کے لئے ایک نشانی

الْاَرْضُ الْمَيْتَةُ ۚۖ اَحْيَيْنٰهَا وَاَخْرَجْنَا

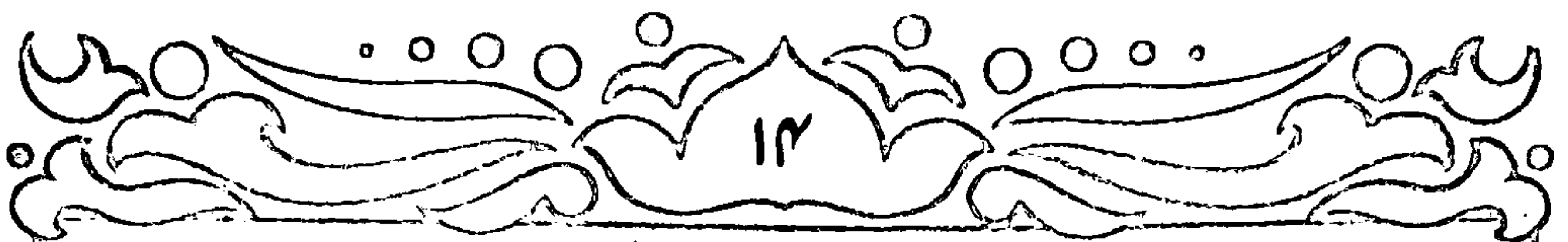
مُردہ زمین ہے ہم نے اسے زندہ کیا اور پھر اس سے

مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ يَاْكُلُوْنَ ﴿٣٣﴾ وَجَعَلْنَا

اناج نکالا تو اس میں سے کھاتے ہیں اور ہم نے

فِيْهَا جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ

اس میں باغ بنائے کھجوروں اور انگوروں کے



وَفَجَّرْنَا فِيهَا مِنَ الْعُيُونِ ﴿٣٤﴾ لِيَأْكُلُوا

اور ہم نے اس میں کچھ چشمے بہائے کہ اسکے

مِنْ ثَمَرِهٖ ۙ وَمَا عَمِلَتْهُ اَيْدِيهِمْ ؕ اَفَلَا

پھلوں میں سے کھائیں اور یہ کہ ان کے ہاتھ کے بنائے نہیں

يَشْكُرُونَ ﴿٣٥﴾ سُبْحٰنَ الَّذِي خَلَقَ

تو کیا حق نہ مانیں گے۔ پاکی ہے اُسے جس نے سب جوڑے بنائے

الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ

ان چیزوں سے جنھیں زمین اُگاتی ہے۔

وَمِنْ اَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٣٦﴾

اور خود اُن سے اور اُن چیزوں سے جن کی انھیں خبر نہیں۔

وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الَّيْلُ ۚۖ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ

اور اُن کے لئے ایک نشانی رات ہے ہم اس پر سے دن کھینچ لیتے ہیں

فَاِذَا هُمْ مُّظْلِمُوْنَ ﴿٣٧﴾ وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ

جبھی وہ اندھیرے میں ہیں اور سورج چلتا ہے

لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ؕ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ

اپنے ایک ٹھہراؤ کے لئے یہ حکم ہے زبردست

الْعَلِيْمِ ﴿۳۸﴾ وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ حَتّٰى

علم والے کا اور چاند کے لئے ہم نے منزلیں مقرر کیں

عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِيْمِ ﴿۳۹﴾ لَا الشَّمْسُ

یہاں تک پھر ہو گیا جیسے کھجور کی پرانی ڈال سورج کو نہیں

يَنْۢبَغِيْ لَهَآ اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا الَّيْلُ

پہنچتا کہ چاند کو پکڑ لے اور نہ رات دن پر

سَابِقُ النَّهَارِ ۭ وَكُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ ﴿۴۰﴾

سبقت لے جائے اور ہر ایک ایک گھیرے میں پیر رہا ہے

وَاٰيَةٌ لَّهُمْ اَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّيَّتَهُمْ فِي

اور ان کے لئے ایک نشانی یہ ہے کہ انھیں ان کے بزرگوں کی

الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ﴿۴۱﴾ وَخَلَقْنَا لَهُمْ مِّنْ

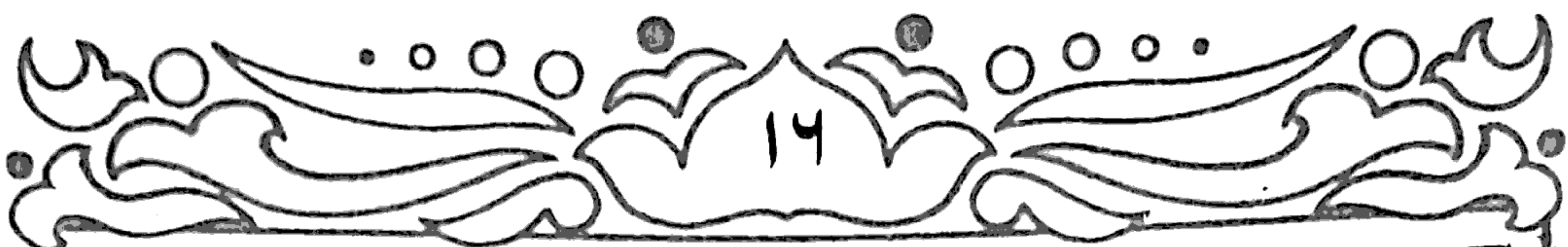
پیٹھ میں ہم نے بھری کشتی میں سوار کیا۔ اور انکے لئے ویسی ہی کشتیاں

مِّثْلِهٖ مَا يَرْكَبُوْنَ ﴿۴۲﴾ وَاِنْ نَّشَاْ نُغْرِقْهُمْ

بنا دیں جن پر سوار ہوتے ہیں اور ہم چاہیں تو انہیں ڈبو دیں

فَلَا صَرِيْخَ لَهُمْ وَلَا هُمْ يُنْقَذُوْنَ ﴿۴۳﴾

نہ تو کوئی ان کی فریاد کو پہنچے نہ وہ بچائے جائیں مگر ہماری



اِلَّا رَحْمَةً مِّنَّا وَمَتَاعًا اِلٰى حِيْنٍ ﴿۴۴﴾ وَاِذَا
طرف کی رحمت اور ایک وقت تک برتنے دینا اور جب

قِيْلَ لَهُمُ اتَّقُوْا مَا بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ وَمَا
اور جب اُن سے فرمایا جاتا ہے ڈرو تم اُس سے جو تمہارے سامنے ہے

خَلْفَكُمْ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَمَا
اور جو تمہارے پیچھے آنے والا ہے اس اُمید پر کہ تم پر مہر ہو تو منہ پھیر لیتے ہیں اور جب

تَاْتِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ مِّنْ اٰيٰتِ رَبِّهِمْ اِلَّا
کبھی ان کے رب کی نشانیوں میں سے کوئی نشانی انکے پاس آتی ہے تو

كَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ﴿۴۶﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ
اس سے منہ پھیر لیتے ہیں اور جب ان سے فرمایا جائے

اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
اللہ کے دینے میں سے کچھ اسکی راہ میں خرچ کرو تو کافر مسلمانوں کے

لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَنُطْعِمُ مَنْ لَّوْ يَشَآءُ اللّٰهُ
لئے کہتے ہیں کہ کیا ہم اُسے کھلائیں جسے اللہ چاہتا تو

اَطْعَمَهٗۤ ۖ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ
کھلا دیتا تم تو نہیں مگر کھلی گمراہی

مُّبِيْنٍ ﴿٤٧﴾ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ

میں اور کہتے ہیں کب آئے گا یہ وعدہ

اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٤٨﴾ مَا يَنْظُرُوْنَ اِلَّا

اگر تم سچے ہو راہ نہیں دیکھتے مگر

صَيْحَةً وَّاحِدَةً تَاْخُذُهُمْ وَهُمْ

ایک چیخ کی انھیں آلے گی جب وہ دنیا کے جھگڑے

يَخِصِّمُوْنَ ﴿٤٩﴾ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ تَوْصِيَةً

میں پھنسے ہوں گے نہ تو وصیت کر سکیں گے اور نہ اپنے

وَّلَآ اِلٰٓى اَهْلِهِمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿٥٠﴾ وَنُفِخَ

گھر پلٹ کر جائیں اور پھونکا

فِى الصُّوْرِ فَاِذَا هُمْ مِّنَ الْاَجْدَاثِ

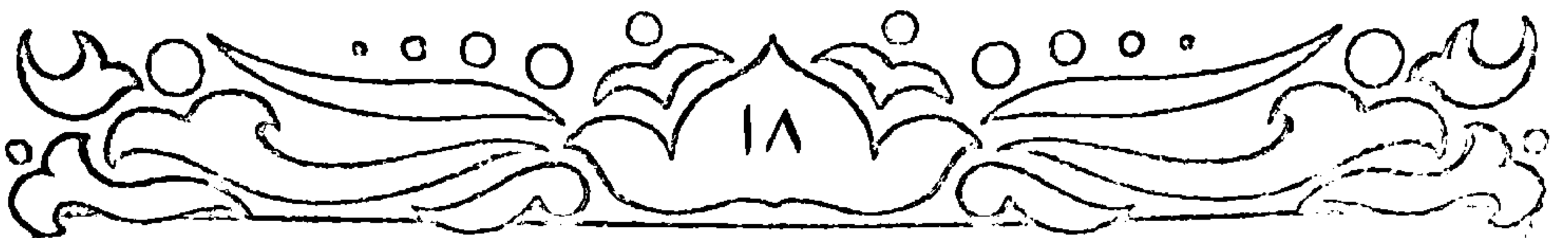
جائے گا صور جبھی وہ اپنی قبروں سے اپنے

اِلٰى رَبِّهِمْ يَنْسِلُوْنَ ﴿٥١﴾ قَالُوْا يٰوَيْلَنَا

رب کی طرف دوڑتے چلیں گے کہیں گے ہائے ہماری

مَنْۢ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا سکتہ هٰذَا مَا

خرابی کس نے ہمیں سوتے سے جگا دیا یہ ہے وہ جس کا



وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۵۲﴾

رحمٰن نے وعدہ دیا تھا اور رسولوں نے حق فرمایا۔

اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ

وہ تو نہ ہوگی مگر ایک چنگھاڑ جبھی وہ سب کے سب

جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ﴿۵۳﴾ فَالْيَوْمَ لَا

ہمارے حضور حاضر ہو جائیں گے۔ تو آج کسی جان پر

تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَّلَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا

کچھ ظلم نہ ہوگا اور تمہیں بدلہ نہ ملے گا مگر

كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۵۴﴾ اِنَّ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ

اپنے کیے کا بیشک جنت والے آج

الْيَوْمَ فِيْ شُغُلٍ فٰكِهُوْنَ ﴿۵۵﴾ هُمْ وَاَزْوَاجُهُمْ

دل کے بہلاوؤں میں چین کرتے ہیں وہ اور انکی بیبیاں

فِيْ ظِلٰلٍ عَلَى الْاَرَآئِكِ مُتَّكِـُٔوْنَ ﴿۵۶﴾

سایوں میں ہیں تختوں پر تکیہ لگائے

لَهُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّلَهُمْ مَّا يَدَّعُوْنَ ﴿۵۷﴾

ان کے لئے اس میں میوہ ہے اور انکے لئے ہے اس میں جو مانگیں

سَلٰمٌ قف قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ ٥٨ وَامْتَازُوا

ان پر سلام ہوگا مہربان رب کا فرمایا ہوا اور آج الگ

الْيَوْمَ اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ ٥٩ اَلَمْ اَعْهَدْ

پھٹ جاؤ اے مجرمو! اے اولاد آدم کیا میں نے

اِلَيْكُمْ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا

تم سے عہد نہ لیا تھا کہ شیطان کو نہ

الشَّيْطٰنَ ج اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ٦٠

پوجنا بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے

وَّاَنِ اعْبُدُوْنِيْ ط هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ٦١

اور میری بندگی کرنا یہ سیدھی راہ ہے

وَلَقَدْ اَضَلَّ مِنْكُمْ جِبِلًّا كَثِيْرًا ط

اور بے شک اس نے تم میں سے بہت سی خلقت کو بہکا دیا۔

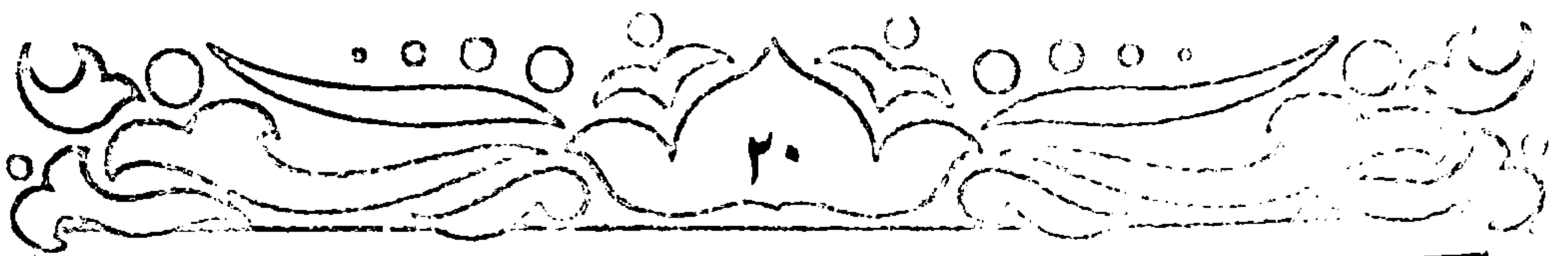
اَفَلَمْ تَكُوْنُوْا تَعْقِلُوْنَ ٦٢ هٰذِهٖ جَهَنَّمُ

تو کیا تمہیں عقل نہ تھی یہ ہے وہ جہنم جس کا

الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ٦٣ اِصْلَوْهَا

تم سے وعدہ تھا۔ آج اسی میں جاؤ

Click https://ataunnabi.blogspot.com/



اَلْيَوْمَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿٦٤﴾ اَلْيَوْمَ

بدلہ اپنے کفر کا آج ہم

نَخْتِمُ عَلٰٓى اَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَآ اَيْدِيْهِمْ

ان کے مونہوں پر مہر کردیں گے اور ان کے ہاتھ ہم سے

وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿٦٥﴾

بات کرینگے اور ان کے پاؤں ان کے کیے کی گواہی دینگے

وَلَوْ نَشَآءُ لَطَمَسْنَا عَلٰٓى اَعْيُنِهِمْ

اور اگر ہم چاہتے تو ان کی آنکھیں مٹا دیتے

فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَاَنّٰى يُبْصِرُوْنَ ﴿٦٦﴾

پھر لپک کر رستے کی طرف جاتے تو انھیں کچھ نہ سوجھتا

وَلَوْ نَشَآءُ لَمَسَخْنٰهُمْ عَلٰى مَكَانَتِهِمْ

اور اگر ہم چاہتے تو ان کے گھر بیٹھے ان کی صورتیں

فَمَا اسْتَطَاعُوْا مُضِيًّا وَّلَا يَرْجِعُوْنَ ﴿٦٧﴾

بدل دیتے نہ آگے بڑھ سکتے نہ پیچھے لوٹتے

وَمَنْ نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِى الْخَلْقِ ط

اور جسے ہم بڑی عمر کا کریں اُسے پیدائش میں الٹا پھیریں۔

اَفَلَا یَعْقِلُوْنَ ﴿٦٨﴾ وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ

تو کیا وہ سمجھتے نہیں اور ہم نے ان کو شعر کہنا نہ سکھایا

وَمَا یَنْبَغِیْ لَهٗ ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّ

اور نہ وہ انکی شان کے لائق ہے وہ تو نہیں مگر نصیحت

قُرْاٰنٌ مُّبِیْنٌ ﴿٦٩﴾ لِّیُنْذِرَ مَنْ كَانَ

اور روشن قرآن کہ اُسے ڈرائے جو

حَیًّا وَّ یَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكٰفِرِیْنَ ﴿٧٠﴾

زندہ ہو اور کافروں پر بات ثابت ہو جائے

اَوَلَمْ یَرَوْا اَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ مِّمَّا عَمِلَتْ

اور کیا انہوں نے نہ دیکھا کہ ہم نے اپنے ہاتھ کے بنائے ہوئے

اَیْدِیْنَاۤ اَنْعَامًا فَهُمْ لَهَا مٰلِكُوْنَ ﴿٧١﴾

چوپائے انکے لئے پیدا کئے تو یہ انکے مالک ہیں

وَ ذَلَّلْنٰهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوْبُهُمْ وَ

اور انہیں ان کے لئے نرم کر دیا تو کسی پر سوار ہوتے ہیں اور

مِنْهَا یَاْكُلُوْنَ ﴿٧٢﴾ وَ لَهُمْ فِیْهَا مَنَافِعُ

کسی کو کھاتے ہیں اور انکے لئے ان میں کئی طرح کے نفعے

وَمَشَارِبُ ۚ أَفَلَا يَشْكُرُونَ ﴿٧٣﴾ وَاتَّخَذُوا

اور پینے کی چیزیں ہیں تو کیا شکر نہ کرینگے اور انھوں نے

مِنْ دُونِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لَّعَلَّهُمْ

اللہ کے سوا اور خدا ٹھہرا لیے کہ شائد ان کی

يُنْصَرُونَ ﴿٧٤﴾ لَا يَسْتَطِيعُونَ نَصْرَهُمْ ۙ

مدد ہو وہ اُن کی مدد نہیں کر سکتے

وَهُمْ لَهُمْ جُنْدٌ مُّحْضَرُونَ ﴿٧٥﴾ فَلَا

اور وہ انکے لشکر سب گرفتار حاضر آئیں گے۔ تو تم

يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ ۘ إِنَّا نَعْلَمُ مَا

ان کی بات کا غم نہ کرو بیشک ہم جانتے ہیں

يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ ﴿٧٦﴾ أَوَلَمْ

جو وہ چھپاتے ہیں اور جو ظاہر کرتے ہیں کیا آدمی نے

يَرَ الْإِنْسَانُ أَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ

نہ دیکھا کہ ہم نے اسے پانی کی بوند سے بنایا جبھی

نُّطْفَةٍ فَإِذَا هُوَ خَصِيمٌ مُّبِينٌ ﴿٧٧﴾

وہ صریح جھگڑالو ہے

وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِيَ خَلْقَهٗ ؕ

اور ہمارے لئے کہاوت کہتا ہے اور اپنی پیدائش بھول گیا۔

قَالَ مَنْ يُّحْيِ الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيْمٌ ﴿۷۸﴾

بولا ایسا کون ہے کہ ہڈیوں کو زندہ کرے جب وہ بالکل گل گئیں

قُلْ يُحْيِيْهَا الَّذِيْٓ اَنْشَاَهَآ اَوَّلَ مَرَّةٍ ؕ

تم فرماؤ انہیں وہ زندہ کرے گا جس نے پہلی بار انہیں بنایا۔

وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيْمٌ ﴿۷۹﴾ الَّذِيْ

اور اسے ہر پیدائش کا علم ہے جس نے تمھارے

جَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الشَّجَرِ الْاَخْضَرِ

لئے ہرے پیڑ میں سے آگ پیدا کی

نَارًا فَاِذَآ اَنْتُمْ مِّنْهُ تُوْقِدُوْنَ ﴿۸۰﴾

جبھی تم اس سے سلگاتے ہو

اَوَلَيْسَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ

اور کیا وہ جس نے آسمان اور زمین بنائے

وَالْاَرْضَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يَّخْلُقَ

ان جیسے اور نہیں بنا سکتا۔

مِثْلَهُمْ بَلٰى ۚ وَهُوَ الْخَلّٰقُ

کیوں نہیں اور وہی ہے بڑا پیدا

الْعَلِيْمُ ﴿٨١﴾ اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَيْـًٔا

کرنے والا سب کچھ جانتا اسکا کام تو یہی ہے کہ جب کسی چیز

اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿٨٢﴾

کو چاہے تو اس سے فرمائے ہوجا وہ فوراً ہوجاتی ہے

فَسُبْحٰنَ الَّذِيْ بِيَدِهٖ

تو پاکی اسے جسکے ہاتھ ہر

مَلَكُوْتُ كُلِّ

چیز کا قبضہ ہے اور

شَيْءٍ وَّاِلَيْهِ

اسی کی طرف

تُرْجَعُوْنَ ﴿٨٣﴾

پھیرے جاؤ گے

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ط

۷۸۶
۹۲

فرائض غسل

غسل میں تین باتیں فرض ہیں۔ (۱) کلّی کرنا اس طرح کہ منھ کے ہر پرزے گوشے ہونٹ سے حلق کی جڑ تک ہر جگہ پانی بہ جائے (۲) ناک میں پانی ڈالنا یعنی دونوں نتھنوں کا جہاں تک نرم جگہ ہے دھلنا کہ پانی کو سونگھ کر اوپر چڑھائے بال برابر جگہ بھی دھلنے سے رہ نہ جائے۔ (۳) تمام ظاہر بدن یعنی سر کے بالوں سے پاؤں کے تلوؤں تک جسم کے ہر پرزے ہر رونگٹے پر پانی بہ جانا۔

وضو کا طریقہ

وضو کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھے، پھر مسواک کرے اگر مسواک نہ ہو تو انگلی سے دانت مل لے پھر دونوں ہاتھوں کو گٹوں تک تین بار دھوئے پہلے داہنے ہاتھ پر پانی ڈالے پھر بائیں ہاتھ پر۔ دونوں کو ایک ساتھ نہ دھوئے

پھر داہنے ہاتھ سے تین بار کلی کرے پھر بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے ناک صاف کرے اور داہنے ہاتھ سے تین بار ناک میں پانی چڑھائے پھر پورا چہرہ دھوئے یعنی پیشانی پر بال اگنے کی جگہ سے تھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان کی لَو سے دوسرے کان کی لَو تک ہر حصہ پر تین بار پانی بہائے اس کے بعد دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت تین بار دھوئے انگلیوں کی طرف سے کہنیوں کے اوپر تک پانی ڈالے کہنیوں کی طرف سے نہ ڈالے، پھر ایک بار دونوں ہاتھ سے پورے سر کا مسح کرے پھر کانوں کا اور گردن کا ایک ایک بار مسح کرے پھر دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت تین بار دھوئے۔ اور وضو کے بعد یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِیْنَ ۝

مسجد میں داخل ہوتے وقت کی دُعا

اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ

اے اللہ تو اپنی رحمت کے دروازے میرے لئے کھول دے

مسجد سے نکلتے وقت کی دُعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُکَ مِنۡ فَضۡلِکَ

اے اللہ میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں

اذان کے بعد کی دُعا

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعۡوَۃِ التَّآمَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الۡقَآئِمَۃِ اٰتِ سَیِّدَنَا مُحَمَّدَ نِ الۡوَسِیۡلَۃَ وَالۡفَضِیۡلَۃَ وَالدَّرَجَۃَ الرَّفِیۡعَۃَ وَابۡعَثۡہُ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدَا نِ الَّذِیۡ وَعَدۡتَّہٗ وَارۡزُقۡنَا شَفَاعَتَہٗ یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ اِنَّکَ لَا تُخۡلِفُ الۡمِیۡعَادَ ؕ

نماز کے مکروہ اوقات

سورج کے طلوع، غروب اور نصف النہار ان تینوں وقتوں میں کوئی نماز جائز نہیں نہ فرض نہ واجب نہ نفل نہ ادا نہ قضا یونہیں سجدۂ تلاوت و سجدۂ سہو بھی ناجائز ہے البتہ اس روز اگر عصر کی نماز نہیں پڑھی تو اگرچہ آفتاب ڈوبتا ہو پڑھ لے۔ مگر اتنی تاخیر کرنا حرام ہے حدیث میں اسکو منافق کی نماز فرمایا۔

نماز کا طریقہ

نماز پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ باوضو قبلہ کی طرف منھ کر کے اس طرح کھڑا ہو کہ دونوں پنجوں میں چار انگل کا فاصلہ رہے اور دونوں ہاتھ کان تک لے جائے کہ انگوٹھے کان کی لَو سے چھو جائیں باقی انگلیاں اپنے حال پر رہیں نہ بالکل ملی نہ بہت پھیلی اور ہتھیلیاں قبلہ کی طرف ہوں اور نگاہ سجدہ کی جگہ پر ہو اور جس وقت کی جو نماز پڑھتا ہو دل میں اس کا پکا ارادہ کر کے اللہ اکبر کہتا ہوا ہاتھ نیچے لا کر ناف کے

نماز کے مکروہ اوقات

سورج کے طلوع، غروب اور نصف النہار ان تینوں وقتوں میں کوئی نماز جائز نہیں نہ فرض نہ واجب نہ نفل نہ ادا نہ قضا یوہیں سجدۂ تلاوت وسجدۂ سہو بھی ناجائز ہے البتہ اس روز اگر عصر کی نماز نہیں پڑھی تو اگرچہ آفتاب ڈوبتا ہو پڑھ لے۔ مگر اتنی تاخیر کرنا حرام ہے حدیث میں اسکو منافق کی نماز فرمایا۔

نماز کا طریقہ

نماز پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ باوضو قبلہ کی طرف منھ کرکے اس طرح کھڑا ہو کہ دونوں پنجوں میں چار انگل کا فاصلہ رہے اور دونوں ہاتھ کان تک لے جائے کہ انگوٹھے کان کی لَو سے چھو جائیں باقی انگلیاں اپنے حال پر رہیں نہ بالکل ملی نہ بہت پھیلی اور ہتھیلیاں قبلہ کی طرف ہوں اور نگاہ سجدہ کی جگہ پر ہو اور جس وقت کی جو نماز پڑھتا ہو دل میں اس کا پکا ارادہ کرکے اللہ اکبر کہتا ہوا ہاتھ نیچے لاکر ناف کے

نیچے باندھ لے اس طرح کہ داہنی ہتھیلی کی گدی بائیں کلائی کے سرے پر ہو اور بیچ کی تینوں انگلیاں بائیں کلائی کی پیٹھ پر اور انگوٹھا اور چھوٹی انگلی کلائی کے اغل بغل ہو اور ثنا پڑھے پھر تعوذ پڑھے پھر تسمیہ پڑھے پھر سورۂ فاتحہ (الحمد) پوری پڑھے اور ختم پر آہستہ سے آمین کہے۔ اس کے بعد کوئی سورت یا تین آیتیں پڑھے یا ایسی ایک آیت پڑھے جو تین آیتوں کے برابر ہو۔ اب اللہ اکبر کہتا ہوا رکوع میں جائے اور گھٹنوں کو ہاتھ سے پکڑے اس طرح پر کہ ہتھیلیاں گھٹنے پر ہوں اور انگلیاں خوب پھیلی ہوں۔ اور پیٹھ بچھی ہو اور سر پیٹھ کے برابر ہو اونچا نیچا نہ ہو اور نظر پیر کی طرف ہو اور کم سے کم تین بار رکوع کی تسبیح پڑھے پھر تسمیع کہتا ہوا سیدھا کھڑا ہو جائے۔ اور جو منفرد یعنی اکیلا ہو تو اس کے بعد تحمید کہے پھر اللہ اکبر کہتا ہوا سجدہ میں جائے اس طرح کہ پہلے گھٹنا زمین پر رکھے پھر ہاتھ پھر دونوں ہاتھوں کے بیچ میں سر رکھے اس طور پر کہ پہلے ناک تب ماتھا اور ناک کی ہڈی زمین پر جم جائے اور نظر ناک کی طرف رہے۔ اور بازوؤں کو کروٹوں سے اور پیٹ کو رانوں سے اور

رانوں کو پنڈلیوں سے جدا رکھے اور دونوں پاؤں کی سب انگلیوں کو قبلہ کی طرف رکھے اس طرح کہ انگلیوں کا سارا پیٹ زمین پر جما رہے۔ اور ہتھیلیاں بچھی ہوں اور انگلیاں قبلہ کی طرف ہوں اور کم سے کم تین بار سجدہ کی تسبیح پڑھے پھر سر اٹھائے اس طرح کہ پہلے ماتھا پھر ناک پھر منھ پھر ہاتھ۔ اور داہنا قدم کھڑا کر کے اس کی انگلیاں قبلہ رخ کرے اور بایاں قدم بچھا کر اس پر خوب سیدھا بیٹھ جائے۔ اور ہتھیلیاں بچھا کر رانوں پر گھٹنوں کے پاس رکھے کہ دونوں ہاتھ کی انگلیاں قبلہ کو ہوں اور انگلیوں کا سرا گھٹنہ کے پاس ہو۔ پھر ذرا ٹھہر کر اللہ اکبر کہتا ہوا دوسرا سجدہ کرے۔ یہ سجدہ بھی پہلے کی طرح کرے۔ پھر سر اٹھائے اور ہاتھ کو گھٹنے پر رکھ کر پنجوں کے بل کھڑا ہو جائے۔ اٹھتے وقت بلا عذر ہاتھ زمین پر نہ ٹیکے۔ یہ ایک رکعت پوری ہو گئی۔ اب پھر صرف تسمیہ پڑھ کر سورۂ فاتحہ (الحمد) اور سورت پڑھے۔ اور پہلے کی طرح رکوع اور سجدہ کرے۔ پھر جب دوسرے سجدہ سے سر اٹھائے تو داہنا قدم کھڑا کر کے بایاں قدم بچھا کر بیٹھ

جائے۔ اور تشہد پڑھے۔ اور تشہد کے اندر جب کلمہ (لا) کے قریب پہونچے تو داہنے ہاتھ کی بیچ کی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ بنائے اور چھوٹی انگلی اور اس کے پاس والی کو ہتھیلی سے ملا دے اور لفظ (لا) پر کلمہ کی انگلی اٹھائے مگر اِدھر اُدھر نہ ہلائے اور (اِلَّا) پر گرادے اور سب انگلیاں فوراً سیدھی کرلے اب اگر دو سے زیادہ رکعتیں پڑھنی ہیں تو اٹھ کھڑا ہو اور اسی طرح پڑھے مگر فرض کی ان رکعتوں میں سورۂ فاتحہ (الحمد) کے ساتھ سورہ ملانا ضرور نہیں اب پچھلا قعدہ جس کے بعد نماز ختم کرے گا اس میں تشہد کے بعد درود شریف پڑھے پھر دعائے ماثورہ پڑھے پھر داہنے شانے کی طرف منھ کر کے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ کہے اور اسی طرح بائیں طرف۔ اب نماز ختم ہوگئی۔ اس کے بعد دونوں ہاتھ اٹھا کر کوئی دعا پڑھے اور منھ پر ہاتھ پھیر لے۔

عورتوں کیلئے نماز کے مخصوص مسائل

عورتیں تکبیر تحریمہ کے وقت کانوں تک ہاتھ نہ اٹھائیں بلکہ

مونڈھے تک اٹھائیں ہاتھ ناف کے نیچے نہ باندھیں بلکہ بائیں ہتھیلی سینہ پر چھاتی کے نیچے رکھ کر اس کی پیٹھ پر داہنی ہتھیلی رکھیں، رکوع میں زیادہ نہ جھکیں بلکہ تھوڑا جھکیں یعنی صرف اس قدر جھکیں کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہونچ جائے پیٹھ سیدھی نہ کریں اور گھٹنوں پر زور نہ دیں بلکہ محض ہاتھ رکھ دیں اور ہاتھوں کی انگلیاں ملی ہوئی رکھیں اور پاؤں کچھ جھکا ہوا رکھیں مردوں کی طرح خوب سیدھا نہ کر دیں۔ عورتیں سمٹ کر سجدہ کریں یعنی بازو کروٹوں سے ملا دیں اور پیٹ ران سے اور ران پنڈلیوں سے اور پنڈلیاں زمین سے اور قعدہ میں بائیں قدم پر نہ بیٹھیں بلکہ دونوں پاؤں داہنی طرف نکال دیں اور بائیں سُرین پر بیٹھیں۔ عورتیں بھی کھڑی ہو کر نماز پڑھیں فرض اور واجب جتنی نمازیں بغیر عذر بیٹھ کر پڑھ چکی ہیں ان کی قضا کریں اور توبہ کریں۔ اور عورتوں کا جماعت کرنا مکروہ تحریمی اور ناجائز ہے۔ اور عورتوں پر جمعہ اور عیدین کی نماز واجب نہیں۔

ثنا

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ

وَتَعَالٰی جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَیْرُكَ

تعوذ

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

تسمیہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سورۂ فاتحہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۙ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۙ مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ ؕ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ؕ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۙ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ ۙ۬ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ۠

سورۂ اخلاص

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ۙ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۧ

رکوع کی تسبیح

سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ ط

تسمیع

سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ

تحمید

اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ

سجدہ کی تسبیح

سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى

تشہد

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ
وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ
الصّٰلِحِیْنَ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ

درود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ
سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا
اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ
حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا
مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ

عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

دعائے ماثورہ

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِمَنْ تَوَالَدَ وَلِجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْاَحْیَاءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ اِنَّكَ مُجِیْبُ الدَّعَوَاتِ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ٥

نماز کے بعد کی دعا

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ وَاِلَیْكَ یَرْجِعُ السَّلَامُ فَحَیِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَاَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ وَتَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ یَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ

نمازِ اشراق

سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو شخص فجر کی نماز جماعت سے پڑھ کر ذکرِ الٰہی کرتا رہا یہاں تک کہ آفتاب بلند ہوگیا (یعنی طلوع کو بیس منٹ گذر گئے) پھر دو رکعتیں پڑھیں تو اسے پورے حج وعمرے کا ثواب ملے گا۔

نمازِ چاشت

نمازِ چاشت کی کم از کم دو٢ رکعت اور زیادہ سے زیادہ بارہ١٢ رکعتیں ہیں۔ اس کا وقت آفتاب بلند ہونے سے نصف النہار شرعی تک ہے اور بہتر یہ ہے کہ چوتھائی دن چڑھے پڑھے محبوبِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی پر اس کے ہر جوڑ کے بدلے صدقہ کرنا ہے اور بدن میں کل تین سو ساٹھ٣٦٠ جوڑ ہیں ہر تسبیح صدقہ ہے ہر حمد صدقہ ہے اور لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ کہنا صدقہ ہے اور اللہ اکبر کہنا صدقہ ہے اور اچھی بات کا حکم کرنا صدقہ ہے اور بُری بات

سے منع کرنا صدقہ ہے اور ان سب کی طرف سے دو رکعتیں چاشت کی کفایت کرتی ہے۔

صلوٰۃ اوّابین

صلوٰۃ اوّابین کی چھ رکعتیں ہیں۔

حدیث:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ تاجدار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص مغرب کے بعد چھ رکعتیں پڑھے اور ان کے درمیان میں کوئی بُری بات نہ کہے تو بارہ برس کی عبادت کے برابر کی جائیں گی۔ **مسئلہ:**۔ ان چھ رکعتوں میں اختیار ہے کہ سب ایک سلام سے پڑھے یا دو سے یا تین سے اور تین سلام سے یعنی ہر دو رکعت پر سلام پھیرنا افضل ہے۔

نمازِ تہجّد

تہجد کی نماز عشاء پڑھ کر سو رہنے کے بعد جس وقت جاگے وہ تہجّد کا وقت ہے مگر رات کے پچھلے تہائی حصّہ

میں پڑھنا افضل ہے۔ تہجد سنت ہے اور بہ نیت سنت پڑھی جاتی ہے۔ کم سے کم دو رکعتیں اور زیادہ سے زیادہ آٹھ رکعتیں۔

نماز استخارہ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم کو تمام امور میں استخارے کی تعلیم فرماتے جیسے قرآن کی سورت تعلیم فرماتے تھے۔ فرماتے ہیں جب کوئی کسی امر کا قصد کرے تو دو رکعت نفل پڑھے پھر سلام پھیرنے کے بعد کہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِیْمِ

فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَيْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ وَعَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِهٖ فَاقْدُرْهُ لِیْ وَیَسِّرْهُ لِیْ ثُمَّ بَارِكْ لِیْ فِیْهِ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ وَعَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِهٖ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَاقْدُرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ كَانَ ثُمَّ رَضِّنِیْ بِهٖ ۔ اور اپنی حاجت ذکر کرے خواہ بجائے ھٰذَا الْاَمْرَ حاجت کا نام لے یا اس کے بعد حاجت کا ذکر کرے۔

مسئلہ:۔ مستحب یہ ہے کہ نماز استخارہ کی پہلی رکعت میں قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۝ اور دوسری میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ پڑھے۔ اور اس دعا کے اول آخر اَلْحَمْدُ شریف اور درود شریف پڑھے۔

مسئلہ:۔ بہتر یہ ہے کہ سات بار استخارہ کرلے کیونکہ ایک حدیث میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے انس جب تم کسی کام کا قصد کرو تو اپنے رب سے اس کام میں سات بار استخارہ کرو پھر دیکھو (اس کام کے متعلق) تمہارے دل میں کیا خیال پیدا ہوا اسی خیال میں خیر ہے۔ اور بعض مشائخ سے منقول ہے کہ دعائے مذکور کو پڑھکر باطہارت قبلہ رو سو رہے۔ اگر خواب میں سفیدی یا سبزی دیکھے تو وہ کام بہتر ہے اور سیاہی یا سرخی دیکھے تو برا ہے اس سے بچے اور یہ بات یاد رہے کہ استخارے کا وقت اس وقت تک ہے کہ ایک طرف رائے پوری نہ جم چکی ہو۔

فاتحہ کا آسان طریقہ

پہلے تین یا پانچ یا سات بار درود شریف پڑھے پھر کم سے کم چاروں قل، سورۂ فاتحہ اور الٓمّٓ سے مفلحون تک پڑھے پھر آخر میں تین یا پانچ یا سات بار درود شریف پڑھے اور بارگاہ الٰہی میں ہاتھ اٹھا کر یوں دعا کرے۔ یا اللہ! ہم نے جو کچھ درود شریف

پڑھا ہے اور قرآن مجید کی آیتیں تلاوت کی ہیں ان کا ثواب (اگر کھانا یا شیرینی ہو تو اتنا اور کہے کہ اس کھانا اور شیرینی کا ثواب) میری جانب سے حضور سرورِ کائنات صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو نذر پہونچا دے پھر ان کے وسیلے سے جملہ انبیائے کرام علیہم السّلام و صحابہ اور تمام اولیاء و علماء کو عطا فرما (پھر اگر کسی خاص بزرگ کو ایصالِ ثواب کرنا ہو تو ان کا خصوصیّت سے نام لے مثلاً یوں کہے کہ) خصوصًا حضرت غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا خواجۂ اجمیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نذر پہونچا دے اور پھر جملہ مؤمنین و مؤمنات کی ارواح کو ثواب عطا فرما۔ اور کسی عام آدمی کو ایصال ثواب کرنا ہو تو اس کا ذکر خصوصیّت سے کرے مثلاً یوں کہے کہ خصوصًا ہمارے والد، والدہ یا دادا، دادی یا نانا، نانی کی رُوح کو ثواب پہونچا دے اور پھر جملہ مؤمنین و مؤمنات کی ارواح کو ثواب پہونچا دے۔ اٰمِیْنَ یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰاحِمِیْنَ ط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا صاحبِ الجمال و یا سیّد البشر
مِن وجھک المنیر لقد نُوّرِ القمر
لا یُمکن الثناءُ کما کان حقّہٗ
بعد از خدا بزرگ توئی قصّہ مختصر

درود و سلام پڑھنے کا افضل ترین طریقہ

درود و سلام پڑھنے کے وقت ادب کا خیال رکھنا ضروری ہے پاک جگہ پر بیٹھ کر، کھڑے ہو کر، چل پھر کر با وضو اور بے وضو[۱] پڑھ سکتے ہیں لیکن افضل ترین طریقہ یہ ہے کہ وضو کرے، ہو سکے تو خوشبو بھی لگائے اور قبلہ رو دو زانو بیٹھے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت بیداری یا خواب میں نصیب ہو چکی ہو تو

[۱] یعنی اجازت ہے۔ مگر افضل نہیں۔

آپ کی صورتِ پاک کو حاضر کرے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم سامنے موجود ہیں اور میں صلوٰۃ وسلام عرض کر رہا ہوں، نہایت تعظیم اور ہیبت و جلالتِ شان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیشِ نظر حیاء سے آنکھیں جھکائے رہے اور یہ یقین رکھے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم مجھے دیکھتے ہیں اور صلوٰۃ وسلام سنتے ہیں، جب تو ان کا ذکر کرتا ہے کیونکہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم اللہ تعالےٰ کی صفات سے متصف ہیں۔

وَاللّٰہُ جَلِیْسُ مَنْ ذَکَرَہٗ

"اور جو اللہ تعالےٰ کا ذکر کرتا ہے اللہ تعالےٰ اس کا ہم مجلس ہو جاتا ہے۔"

نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی یہ صفت غایت درجۂ کمال کو پہنچی ہوئی ہے، اگر تو یہ نہ کر سکے تو حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے روضہ کی زیارت کی ہو تو روضہ مبارکہ کا تصور دل میں جمالے کہ روضہ پہ حاضر ہوں اور حیاء وادب سے صلوٰۃ وسلام عرض کر رہا ہوں یہاں تک کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی روحانیت تیرے لئے جلوہ فگن ہو جائے۔

یہ بھی نہ ہو تو ہمیشہ صلوٰۃ وسلام پڑھتا رہ، یہ تصور قائم کرتے ہوئے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم تیرا درود وسلام سنتے ہیں نہایت توجہ، ادب، حضورِ دل اور کامل حیاء سے پڑھتا رہ، خواہ تکلف سے استحضار کرے، عنقریب ہی تیری روح اس سے الفت پذیر ہو جائے گی اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم تیرے لئے تشریف فرما ہوں گے، آنکھوں سے تو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو دیکھے گا اور حضور سے عرض معروض کرے گا، حضور صلے اللہ علیہ وسلم تیری عرض سنیں گے اور تجھ سے بات چیت کریں گے اور تجھ سے خطاب کریں گے اور باطن

میں تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالےٰ عنہم کے درجے تک کامیاب ہو جائے گا، انشاء اللہ تعالےٰ ان سے مل بھی جائے گا۔ (جواہر ج ۴، ص ۲۳۶ و ۲۳۸)

اور البیانہ کرنا کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرے یا آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر درود وسلام عرض کرے اور اس حالت میں مشغول کسی غیر کی طرف ہو تو تیرا صلوٰۃ وسلام بے روح جسم ہوگا کیونکہ ہر ایک نیک عمل جو بندہ کرے، جب وہ حضورِ دل سے ہو تو وہ عمل زندہ ہے اور جو غفلت سے ہو، دل کسی غیر کی طرف لگا ہوا ہو تو وہ مردہ کی مانند بے جان ہوتا ہے۔ (جواہر، جلد ۴، ص ۲۳۶)

تنبیہ

اختصار کے پیشِ نظر جن کتابوں سے یہ مقالہ مرتب کیا گیا ہے، ان کے نام بحوالہ صفحہ درج کر دیئے گئے ہیں یا ان کے اسماء کا اشارہ ان کے نام کے سامنے تحریر کر دیا ہے تاکہ تحقیق و تجسس کے متلاشی بسہولت اطمینان سے بہرہ یاب ہو سکیں۔

نمبر شمار	نام کتاب	مطبوعہ	اشارہ
۱	جلاء الافہام	منیریہ مصر	ج
۲	سعادۃ الدارین	بیروت	س
۳	افضل الصلوات	بیروت	افض
۴	صلوٰۃ الثناء	بیروت	صث
۵	حرز المنیع	مصر	حرز
۶	مسلم شریف	"	م
۷	منتخب کنز العمال	"	کنز

۸	جواہر البحار فی فضائل النبی المختار صلی اللہ علیہ وسلم	مصر	جواہر

فصلِ اوّل

فضائل و ثمرات صلوٰۃ و سلام

درود و سلام کے فضائل اور ثمرات مختصراً درج ذیل کئے جاتے ہیں تاکہ برادرانِ دین ذوق و شوق سے بکثرت صلوٰۃ و سلام نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حضورِ قلب سے باادب عرض کرتے رہا کریں۔

۱۔ درود و سلام پڑھنے سے اللہ کریم کے حکم کی تعمیل ہوتی ہے (قرآنِ مجید)

۲۔ درود و سلام پڑھنے میں اللہ تعالٰے کی موافقت ہوتی ہے۔ (〃)

۳۔ درود و سلام پڑھنے میں فرشتوں کی موافقت ہے۔ (〃)

۴۔ درود شریف پڑھنے والے کے لئے جنت کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں۔ (س ص۵۷)

۵۔ جو ایک بار درود شریف پڑھے اللہ کریم اس پر دس بار صلوٰۃ بھیجتا ہے۔ (م۔ج ص۲۰)

۶۔ جمعرات اور جمعہ کو فرشتے درود شریف چاندی کے صحیفوں میں سونے کے قلم سے لکھتے ہیں۔ (س ص۵۷)

۷۔ جو ایک بار سلام عرض کرے اللہ تعالٰے اس پر دس سلام بھیجتا ہے (ص ش ۱۸)

۸۔ درود و سلام پڑھنے سے بھولی ہوئی چیز یاد آجاتی ہے۔ (کنز اص ۳۵۳)

۹۔ اللہ کریم درود شریف پڑھنے والے کی دس نیکیاں لکھ دیتا ہے۔ (ج ص ۲۹)

۱۰۔ اس کے دس درجے بلند کر دیتا ہے۔ (ج ص ۲۹)

۱۱۔ اور دس گناہ مٹا دیتا ہے۔ (ج ص ۲۹)

۱۲۔ اور دس بار رحمت بھیجتا ہے۔ (ترمذی اول ص ۱۵۷، ج ص ۲۹)

۱۳۔ اللہ کریم فرماتے ہیں کہ اے میرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم جو مسلمان آپ پر ایک بار درود بھیجے مَیں اور میرے فرشتے اس پر دس بار درود بھیجتے ہیں۔

۱۴۔ جمعہ کے روز کثرت سے درود پڑھنے والا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے قریب ہوگا۔ (طبرانی ص ۵۹)

۱۵۔ جمعہ کی رات اور جمعہ کے دن درود شریف پڑھنے والے کی سو حاجتیں پوری ہوتی ہیں، ستّر آخرت کی اور تیس دنیا کی۔ (بیہقی س ص ۶۰)

۱۶۔ جو درود شریف پڑھتا ہے اللہ تعالےٰ اس پر رحمت بھیجتا ہے اور جو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور میں سلام عرض کرتا ہے اللہ کریم اس پر سلام بھیجتا ہے۔ (س ص ۶۱)

۱۷۔ دعا سے پہلے، درمیان اور آخر میں درود و سلام پڑھنے کا حکم ہے اس سے دعا جلد قبول ہوتی ہے۔ (کنز اول ص ۳۵۳، س ص ۱۸۸)

۱۸۔ درود و سلام پڑھنے سے گناہ بخشے جاتے ہیں۔ (کنز اول ص ۳۴۹)

۱۹۔ کثرت سے درود و سلام پڑھنا بندے کو قرب نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی دولت سے مالا مال کرتا ہے۔ (ترمذی اول ص ۱۵۷)

۲۰۔ بندے کے دنیوی اور آخرت کے اہم معاملات میں درود و سلام کفایت کرتا ہے۔ (کنز اول ص ۳۵۳)

۲۱۔ تنگدست کے لئے درود وسلام صدقے کے قائم مقام ہو جاتا ہے۔
(جواہر ۴ صفحہ ۱۵۵)

۲۲۔ درود وسلام پڑھنے والا پاک ہو جاتا ہے۔ (س صفحہ ۵۸)

۲۳۔ صلوٰۃ وسلام پڑھنے والے کو فوت ہونے سے پہلے جنت کی خوشخبری دی جاتی ہے۔ (صث صفحہ ۳۶)

۲۴۔ بکثرت درود وسلام پڑھنا قیامت کی ہولناکیوں سے نجات کا باعث بن جاتا ہے۔ (س صفحہ ۸۴)

۲۵۔ درود وسلام پڑھنے والے پر نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم صلوٰۃ وسلام بھیجتے ہیں۔ (صث صفحہ ۳۶)

۲۶۔ درود وسلام سے مجلس مزین ہو جاتی ہے۔ (س صفحہ ۶۷)

۲۷۔ محتاجی دور ہو جاتی ہے۔ (س صفحہ ۴۲)

۲۸۔ بخل مٹ جاتا ہے اور بدبختی دور ہو جاتی ہے۔ (س صفحہ ۴۲)

۲۹۔ جو شخص ہر روز پچاس بار درود شریف پڑھتا رہا کرے، قیامت کے دن فرشتے اس سے مصافحہ کریں گے۔ (جواہر ۴، صفحہ ۱۶۲)

۳۰۔ جنت کو سیدھی راہ چلا جاتا ہے۔ (صث صفحہ ۳۶)

۳۱۔ درود وسلام پلصراط پر بہت زیادہ نور ملنے کا ذریعہ ہے۔ (س صفحہ ۶۸)

۳۲۔ اللہ کریم درود خواں کی اچھی صفت آسمان اور زمین والوں میں بیان کرتا ہے۔ (صث صفحہ ۳۶)

۳۳۔ درود خواں کے دل میں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت اور عشق زیادہ ہوتا جاتا ہے۔ (صث صفحہ ۳۷)

۳۴۔ درود وسلام پڑھنے والا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا محبوب ہو جاتا

ہے۔ (صث ص۳۷)

۳۵۔ درود و سلام پڑھنے سے دل زندہ ہوجاتا ہے اور ہدایت کا باعث بن جاتا ہے۔ (صث ص۳۷)

۳۶۔ درود و سلام پڑھنے والے کا نام اور اس کے باپ کا نام نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا جاتا ہے۔ (صث ص۱۸)

۳۷۔ صلوٰۃ و سلام پلصراط پر ثبات قدمی اور پار چلے جانے کا سبب بنجاتا ہے۔ (صث ص۳۷)

۳۸۔ درود شریف پڑھنے سے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حقوق میں سے کچھ حق ادا ہوجاتا ہے۔ (صث ص۳۸)

۳۹۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت اور تشریف آوری اللہ تعالےٰ کی نعمتِ عظمےٰ ہے، صلوٰۃ وسلام پڑھنے سے اللہ کریم کی بہت بڑی نعمت کا قدرے شکریہ ادا ہوجاتا ہے۔ (صث ص۳۸)

۴۰۔ جس مجلس میں درود و سلام پڑھا جائے اس مجلس والوں پر قیامت کے روز کوئی حسرت نہیں ہوگی۔ (صث ص۳۹)

۴۱۔ صلوٰۃ وسلام پڑھنے والے کو دس غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملتا ہے۔ (س ص۸) (لوافح)

۴۲۔ اس کے نامۂ اعمال میں اُحد پہاڑ جتنا ثواب لکھا جاتا ہے۔ (صث ص۱۸)

۴۳۔ رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم قیامت کے روز اس کی گواہی دیں گے۔ (فض ص۴۷)

۴۴۔ دس بار درود پڑھنے والے سے اللہ تعالےٰ راضی ہوگا۔ (فض ص۴۷)

۴۵۔ اللہ کریم کے عذاب سے امان ہوگا۔ (س ص۶۹)

۴۶۔ بکثرت درود شریف پڑھنے والے کو عرشِ الٰہی کا سایہ نصیب ہوگا۔ (س ص۶۳)

۴۷۔ حشر میں نیکیوں کا پلڑہ بھاری ہوگا۔ (فضل ص۴۷)

۴۸۔ حوضِ کوثر پر جانا نصیب ہوگا۔ (فضل ص۴۷)

۴۹۔ پلصراط پر سے چمکنے والی بجلی کی طرح گزر جائے گا۔ (فضل ص۴۷)

۵۰۔ پیاس سے امن میں ہوگا۔ (فضل ص۴۷)

۵۱۔ موت سے پہلے اپنا جنت والا گھر دیکھ لے گا۔ (فضل ص۴۷)

۵۲۔ درود و سلام کا ثواب بیس غزوات (جہادوں) کے ثواب سے زیادہ ہے۔ (کنز اول ص۵۲)

۵۳۔ درود شریف کی برکت سے مال بڑھ جاتا ہے۔ (فضل ص۴۷)

۵۴۔ درود و سلام عبادت ہے اور اللہ کریم کے نزدیک تمام اعمال سے زیادہ محبوب ہے۔ (فضل ص۴۸)

۵۵۔ درود و سلام پڑھنا اہلِ سنت کی نشانی ہے۔ (لواقح الانوار القدسیہ شعرانی فضل ص۴۸)

۵۶۔ اس سے مجلس معطر ہو جاتی ہے۔ (صنت ص۳۶)

۵۷۔ بھلائیاں حاصل ہوتی ہیں۔ (فضل ص۴۸)

۵۸۔ درود شریف پڑھنے والا خود بھی اور اس کی اولاد بھی اس سے نفع حاصل کرتے ہیں۔ (فضل ص۴۸)

۵۹۔ اس سے قربِ الٰہی حاصل ہوتا ہے۔ (فضل ص۴۸)

۶۰۔ درود و سلام پڑھنے والے کے لئے قبر میں نور ہو جاتا ہے۔ (فضل ص۴۸)

۶۱۔ حشر میں درود خواں کے لئے نور ہوگا۔ (صنت ص۲۳)

۶۲۔ دشمنوں پر فتح ملتی ہے۔ (فضل ص۴۸)

۶۳۔ نفاق اور میل کچیل سے دل پاک ہو جاتا ہے۔ (فضل ص۴۸)

۶۴- اس سے تمام مومن محبت کرنے لگ جاتے ہیں اور منافق جلتے رہتے ہیں۔ (فضل ۴۸)

۶۵- نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت خواب میں نصیب ہوتی ہے۔ (فضل ۴۵)

۶۶- کثرت سے درود و سلام پڑھنے والے کو رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت بیداری میں ہونے لگتی ہے۔ (فضل ۴۸)

۶۷- درود خواں کی ذات، عمل، عمر اور اس کی بھلائیوں کے اسباب میں برکت ہوتی ہے۔

۶۸- صلوٰۃ و سلام پڑھنے والے کی شفاعت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ضرور فرمائیں گے۔ (طبرانی ج ۵۶)

۶۹- صبح و شام جو شخص دس دس بار ہر روز درود شریف پڑھا کرے گا وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی شفاعت پائے گا۔ (کنز اول ۳۵)

۷۰- جو شخص سو بار درود و سلام پڑھے اللہ کریم اس کی پیشانی پر نفاق سے پاک ہو جانا اور دوزخ سے بری ہو جانا لکھ دیتا ہے۔ (صث ۱۷)

۷۱- جو مومن سو بار درود و سلام پڑھے اللہ کریم اس کو سو شہیدوں کے ساتھ جنت میں جگہ دے گا۔ (صث ۱۷)

۷۲- جو ایک بار درود و سلام پڑھتا ہے اللہ تعالےٰ اور اس کے فرشتے اس پر ستر بار رحمت بھیجتے ہیں۔ (مسند امام احمد اول ۲۵۳)

۷۳- درود و سلام پڑھنے والے کے لئے دو فرشتے بخشش کی دعا کرتے ہیں اللہ تعالےٰ اور اس کے تمام فرشتے ان دو فرشتوں کی دعا پر آمین کہتے ہیں۔ (طبرانی صث ۲۰)

۷۴- درود شریف کی مجلس پر اللہ تعالےٰ کی رحمت چھا جاتی ہے اور جو گنہگار بھولا بھٹکا اس مجلس میں تماش بینی کے طور پر شامل ہو جائے وہ بھی محروم

نہیں رہتا۔ (ص۲ ص۲۰)

۷۵۔ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سلام کا جواب دیتے ہیں۔ (ابوداؤد، ج۲، ص۱۵۰، مسند امام احمد، ج۲، ص۵۲۷)

۷۶۔ ایک بار درود و سلام پڑھنے والے کا درود و سلام قبول ہوجائے تو اللہ تعالےٰ اس کے اسّی سال کے گناہ مٹا دیتا ہے۔ (ص ص۲۳)۔

۷۷۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر جب امتی سلام عرض کرتا ہے تو اللہ تعالےٰ اس پر دس بار سلام بھیجتا ہے۔ (ص ص۱۸)

۷۸۔ ایک بار درود شریف پڑھنے والے پر اللہ تعالےٰ اور اس کے فرشتے دس دس بار صلوٰۃ بھیجتے ہیں۔ (س ص۸)

۷۹۔ پانی آگ کو بجھا دیتا ہے، نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام پڑھنا گناہوں کو اس سے زیادہ مٹا دیتا ہے اور آپ پر صلوٰۃ و سلام عرض کرنا گردن آزاد کرنے سے زیادہ افضل ہے۔ (کنز اول ص۳۵۳)

۸۰۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کتاب میں میرے نام کے ساتھ درود شریف لکھا، فرشتے اس کے لئے بخشش مانگتے رہیں گے جب تک میرا نام اس کتاب میں رہے گا۔ (جواہر ۴، ص۱۶۹)

۸۱۔ نماز میں درود شریف نہ پڑھا جائے تو نماز کامل نہیں ہوتی۔ (ابن ماجہ) جواہر ج۴ ص۱۶۴)

۸۲۔ جو شخص جمعہ کے روز نمازِ عصر کے بعد اپنی جگہ سے اٹھنے سے پہلے مندرجہ ذیل درود و سلام اسّی بار پڑھے، اس کے اسّی سال کے گناہ بخشے جائیں اور اس کے لئے اسّی سال کی عبادت لکھی جائے۔ (س ص۸۲)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا

فصلِ دوم

مقامات و مواطن

صلوٰۃ و سلام

قرآنِ مجید کی آیت اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ الآیۃ اس امر کی واضح دلیل ہے کہ ہر حال، ہر وقت، ہر مقام میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور میں صلوٰۃ وسلام عرض کرتے رہنا، برکات، درجات، ہر قسم کی مرادات، فیوضات، قربِ الٰہی و قربِ نبوی کے حصول کا باعث ہے۔

کوئی وقت، زمانہ اور حال ایسا نہیں ہے کہ جس میں صلوٰۃ وسلام عرض کرنے کی ممانعت ہو۔ حدیث شریف میں وضاحت ہے کہ جہاں تک ہو سکے ہر مسلم، مومن تمام اوقات و حالات میں درود و سلام کا وظیفہ بکثرت پڑھتا رہا کرے۔ (جواہر ج ۴ ص ۱۵۴ بحوالہ حدیث طبرانی)

حتّٰی کہ امامِ شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک تو درمیانی التحیات کے بعد بھی درود شریف پڑھے، باقی تینوں اماموں کے نزدیک نہ پڑھا جائے اگر بھول کر پڑھ لے تو سجدہ سہو کرے۔

اسی طرح امامِ شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ذبح کے وقت اور چھینک آنے کے وقت پڑھے اور امامِ اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں نہ پڑھے۔

تاجر سودا بیچتے وقت نہ پڑھے، تعجب، جماع، انسانی حاجت کے وقت اور نجس مقام پر نہ پڑھے۔ (س ص۱۲۵)

جن مقامات، مواطن، اوقات، حالات میں صلوٰۃ وسلام عرض کرنے کی تاکید یا وضاحت ہے، ان کی مختصر تفصیل مستند کتابوں کے حوالہ جات سے درج ذیل کیجا رہی ہے:

۱- آخری قعدہ میں التحیات کے بعد پڑھے۔ (س ۴)

۲- نماز جنازہ میں دوسری تکبیر کے بعد۔ (ج ۲۵۲)

۳- جمعہ کے دونوں خطبوں میں۔ (ج ۲۵۶)

۴- نمازِ عیدین میں۔ (ج ۳۰۱)

۵- خطبۂ عیدین میں۔ (ج ۲۵۶)

۶- خطبۂ استسقاء میں (ج ۲۵۶)

۷- سورج اور چاند کے گہن کے وقت (س ۱۷۴)

۸- پانچوں وقت کی نمازوں کے بعد (ج ۲۹۷، س ۱۷۴)

۹- اذان کے بعد (ج ۲۵۸، س ۱۶۹، مسلم مع ذہنی ج ۱ ص ۱۴۳)

۱۰- اذان کے بعد الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ (س ۱۷۲)

۱۱- اقامتِ نماز کے وقت (س ۱۷۳)

۱۲- مسجد میں داخل ہونے کے وقت (ج ص۲۶۲، س ص۱۷۳)

۱۳- مسجد سے باہر آنے کے وقت (س ۱۷۳)

۱۴- جب مسجد میں سے گزرے (ج ۲۸۱، س ۱۹۱)

۱۵- مساجد میں (س ۱۷۳)

۱۶- وضو کرتے وقت (حرز ۹۶، س ۱۶۹)

۱۷۔ وضو کے بعد (ج ص ۲۹۲)

۱۸۔ تیمم کرنے کے بعد (س ۱۶۹)

۱۹۔ غسلِ جنابت کے بعد (س ص ۱۶۹)

۲۰۔ عورت غسلِ حیض کے بعد (س ۱۶۹)

۲۱۔ دعا کے اول (ج ۲۶۰)

۲۲۔ دعا کے درمیان (ج ۲۶۰)

۲۳۔ دعا کے بعد (ج ۲۶۰)

۲۴۔ دعائے قنوت کے بعد امامِ شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک مستحب ہے۔ (ج ۲۵۱، س ۱۶۳)

۲۵۔ حاجی تلبیہ کے بعد پڑھے (ج ۲۷۶)

۲۶۔ قیامِ عرفات میں (س ۱۷۶)

۲۷۔ مسجد خیف میں (س ۱۷۶)

۲۸۔ کوہِ صفا پر (۲۶۳)

۲۹۔ کوہِ مروہ پر (ج ۲۶۳)

۳۰۔ حجرِ اسود کو بوسہ دیتے وقت (ج ۲۷۷، س ۱۹۴)

۳۱۔ طوافِ وداع سے فارغ ہونے پر (س ۱۷۶)

۳۲۔ مدینہ منورہ میں داخل ہونے کے وقت (س ۱۷۶)

۳۳۔ زیارتِ روضۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت (سنن ابوداؤد)

۳۴۔ آثارِ متبرکۂ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے وقت (س ۱۸۶)

۳۵۔ مقامِ بدر، احد وغیرہ دیکھنے کے وقت (س ۱۸۶)

۳۶۔ جمعہ کی رات کثرت سے صلوٰۃ وسلام پڑھے۔ (س ۱۶۶)

۳۷۔ جمعہ کے دن کثرت سے صلوٰۃ وسلام پڑھے۔ (ج ۲۷۹، س ۱۶۶)

۳۸- جمعہ کے روز نمازِ عصر کے بعد اسّی بار (س ۸۲)

۳۹- صبح اور شام کے وقت (ج ۲۸۸، س ۱۶۸)

۴۰- ہفتہ اور اتوار کے دن (حرز ص ۱۰۱)

۴۱- پیر کی رات (س ۱۶۸)

۴۲- منگل کی رات (س ۱۶۸)

۴۳- فجر اور نمازِ مغرب کے بعد (س ۱۵۴)

۴۴- ماہِ شعبان میں ہر روز سات سو بار (س ۱۶۹)

۴۵- شب برات میں ایک تہائی رات (س ۱۶۹)

۴۶- نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا نام ہفت ضمیر کہنے اور لکھنے کے وقت پڑھے (ج ۲۷۲، س ۱۸۹)

۴۷- اجتماعِ قوم میں (ج ۲۶۳)

۴۸- مجلس سے اٹھتے وقت (ج ۲۸۱)

۴۹- بازار کو جاتے وقت (ج ۲۸۱، س ۱۹۴)

۵۰- دعوت کی طرف جاتے وقت (ج ۲۷۸)

۵۱- سونے کے وقت (س ۱۹۴)

۵۲- جب سو کر اٹھے (ج ۲۷۷)

۵۳- جب نمازِ تہجد کے لئے اٹھے (س ۱۷۴)

۵۴- جس کو نیند نہ آئے، پڑھے۔ (س ۱۹۴)

۵۵- ہر مجلسِ ذکر میں (ج ۲۹۳)

۵۶- ختمِ قرآن کے وقت (ج ۲۷۸، س ۱۸۸)

۵۷- حفظِ قرآن کے لئے (حرز ۱۲۴)

۵۸۔ وعظ اور تقریر کے وقت (ج ۲۸۵)

۵۹۔ درس اور تعلیم دینے کے وقت (ج ۲۸۵)

۶۰۔ گناہ کے بعد توبہ کرتے وقت پڑھے (ج ۲۸۸، س ۱۹۴)

۶۱۔ گھر میں داخل ہونے کے وقت (ج ۲۹۳، س ۱۹۴)

۶۲۔ کسی چیز کے بھول جانے کے وقت (ج ۲۹۳، ۱۹۴)

۶۳۔ نکاح کے وقت (ج ۲۹۰)

۶۴۔ محتاجی کے وقت (ج ۲۹۰)

۶۵۔ مفلس کے پاس مال نہ ہو تو اس کا صدقہ درود شریف پڑھنا ہے۔ (ج ۲۹۹)

۶۶۔ مصیبت اور سختی کے وقت (ج ۲۸۱، س ۱۹۱)

۶۷۔ حاجت روائی کے وقت (ج ۲۹۴)

۶۸۔ کلام کرنے سے پہلے (س ۱۹۰)

۶۹۔ احباب سے ملنے کے وقت (س ۱۹۱)

۷۰۔ سفر کے ارادے کے وقت (س ۱۷۶)

۷۱۔ کسی سواری پر سوار ہونے کے وقت (س ۱۷۵)

۷۲۔ پاؤں کے سُن ہو جانے پر (س ۱۹۴)

۷۳۔ مولی کی پہلی پھانک کھانے کے وقت اس نیت سے پڑھے کہ اس کی بدبو
نہ رہے (حرز ۱۱۹)

۷۴۔ فتوے لکھنے کے وقت (حرز ۱۲۷)

۷۵۔ فیصلہ سناتے وقت (حرز ۱۲۸)

۷۶۔ الزام سے بری ہونے کے لئے (س ۱۹۲)

۷۷۔ طاعون واقع ہو جانے پر (س ۱۹۱)

۷۸۔ طلب شفائے مرض کے لئے۔ (س ۱۹۱)

۷۹۔ کان کے درد کے وقت (س ۲۳)

۸۰۔ وصیت لکھنے کے وقت (س ۷۸)

۸۱۔ میت کو قبر میں داخل کرنے کے وقت (س ۱۷۵)

۸۲۔ دفعِ مرضِ نسیان کے لئے (قف ۱۹۱)

فصلِ سوم

صلوٰۃ و سلام کے خاص فضائل والے صیغے چند ایک، مقالہ ہٰذا میں تحریر کئے جا رہے ہیں، مزید صیغے شائقین حضرات دلائل الخیرات، القول البدیع سعادۃ الدارین وغیرہ کتبِ معتبرہ سے معلوم کر سکتے ہیں۔

اَلصَّلٰوۃُ الْمَشِیْشِیَّۃُ

قطبِ جامع، الکامل، الوارث، الواصل الموصل مولٰنا عبد السلام بن مشیش رضی اللہ تعالٰے عنہ۔

اس درود شریف کی نسبت بڑے بڑے اغواث، اقطاب، اوتاد، نجباء، نقباء، مفسرین، محدثین، اولیاء، صلحاء اور فقہاء کا اتفاق ہے کہ درود شریف کے اکثر صیغوں سے افضل ہے، اکثر اغواثِ زمانہ اور اقطابِ وقت

متعدد شرحیں لکھتے رہے ہیں، شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس کی شرح فیوض الحرمین میں لکھی ہے۔

فضائل قطبِ وقت سید عبدالغنی رضی اللہ تعالےٰ عنہ مجددِ وقت، مجددِ دین امام زبیدی کے پیر و مرشد ہیں، عارف باللہ احمد نخعی سے روایت کرتے ہیں کہ اس درود شریف کے پڑھنے سے وہ انوار و برکات حاصل ہوتے ہیں جن کی حقیقت سوائے اللہ تعالےٰ کے اور کوئی نہیں جانتا اور اس کے پڑھنے سے اللہ تعالےٰ کی مدد اور فتح ربانی حاصل ہوتی ہے اور صدق و اخلاص سے ہمیشہ پڑھنے والے کا سینہ کھل جاتا ہے، کاروبار میں کامیابی ہوتی ہے اور باطن اور ظاہر کی تمام آفتوں، بلاؤں اور باطنی و ظاہری بیماریوں سے اللہ تعالےٰ کی حفاظت میں آجاتا ہے اور دشمنوں پر فتح پاتا ہے اور کاروبار میں اللہ تعالےٰ کی تائید سے توفیق دیا جاتا ہے، اللہ تعالےٰ اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی عنایات اس کے شاملِ حال رہتی ہیں۔

وظیفہ اس درود شریف کا وظیفہ دو طرح پر ہے:-

۱- نمازِ فجر کے بعد ایک مرتبہ اور نمازِ مغرب کے بعد ایک مرتبہ پڑھا جائے۔

۲- بعد نمازِ فجر ۳ بار، بعد نماز مغرب ۳ بار، بعد نمازِ عشاء ۳ بار پڑھا جائے۔ (فض ۱۱۱، ۱۱۲)

درود شریف یہ ہے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مَنْ مِّنْہُ انْشَقَّتِ الْاَسْرَارُ وَانْفَلَقَتِ الْاَنْوَارُ وَفِیْہِ ارْتَقَتِ الْحَقَائِقُ وَتَنَزَّلَتْ عُلُوْمُ اٰدَمَ فَاَعْجَزَ الْخَلَائِقَ وَلَہٗ تَصَاءَلَتِ الْفُهُوْمُ فَلَمْ یُدْرِکْہُ

منا سابق ولا لاحق فرياض الملكوت بزهر جماله
مونقة وحياض الجبروت بفيض انواره متدفقة
ولا شيئ الا وهو به منوط اذ لولا الواسطة لذهب
كما قيل الموسوط صلوة تليق بك منك اليه
كما هو اهله اللهم انه سرك الجامع الدال
عليك وحجابك الاعظم القائم لك بين يديك
اللهم الحقني بنسبه وحققني بحسبه وعرفني
اياه معرفة اسلم بها من موارد الجهل واكرع بها
من موارد الفضل واحملني على سبيله الى حضرتك
حملا محفوفا بنصرتك واقذف بي على الباطل
فادمغه وزج بي في بحار الاحدية وانشلني من اوحال
التوحيد واغرقني في عين بحر الوحدة حتى لا ارى و
لا اسمع ولا اجد ولا احس الا بها واجعل الحجاب
الاعظم حيوة روحي وروحه سر حقيقتي وحقيقته
جامع عوالمي بتحقيق الحق الاول يا اول يا اخر يا
ظاهر يا باطن اسمع ندائي بما سمعت به نداء
عبدك زكريا وانصرني بك لك وايدني بك لك و
اجمع بيني وبينك وحل بيني وبين غيرك الله
الله الله ان الذي فرض عليك القرآن لرادك الى
معاد ط ربنا اتنا من لدنك رحمة وهيئ لنا من امرنا
رشدا - ان الله وملئكته يصلون على النبي ط يا يها الذين

اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۝

(ترجمہ) "یا اللہ! اس ذاتِ والا پر درود بھیج جس سے اسرار ظہور پذیر ہوئے اور انوار طلوع ہوئے اور وہ جس میں حقیقتیں ارتقاء و کمال کو پہنچیں اور حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علوم بھی آپ میں اترے کہ تمام مخلوق کو عاجز کر دیا اور اس کے سامنے تمام عقول عاجز آگئیں، اس کی حقیقت کو نہ ہم سے پہلے پاسکے اور نہ بعد والے پاسکیں گے، عالمِ ملکوت کے باغات اس کے جمال کی چمک سے مزیّن ہیں اور عالمِ جبروت کے حوض اس کے انوار کے فیضان سے چھلک رہے ہیں اور تمام کائنات میں کوئی شے ایسی نہیں ہے جو اس سے مربوط نہ ہو جب کہ واسطہ نہ رہے تو موسوط بھی نہیں رہتا۔ یا اللہ! ایسا درود بھیج جو تیری عظمت کے لائق تیری جناب سے اس ذاتِ والا کی طرف اس شان و عظمت کے ساتھ ہو جس کی اہلیت و قابلیت اس ہستیٔ پاک میں ہے۔ اے اللہ بلاشک و شبہ وہ ذاتِ والا تیرا جامع ترین بھید ہے جو تیری ہستی پاک کی بے مثل دلیل ہے اور تیرے حضور میں تیرا سب سے بڑا حجاب قائم ہے۔ یا اللہ! مجھے اس کے نسب سے ملا دے اور اس کے حسب یعنی تقویٰ سے متحقق کر دے اور اس کے واسطہ سے مجھے ایسی معرفت عطا فرما کہ اس معرفت کے ذریعہ سے جہالت کے گڑھوں سے بچ جاؤں اور اس کے ذریعہ سے فضائل و کمالات کے گھاٹوں سے سیراب ہو جاؤں اور اس ذاتِ والا کے راستہ پر اپنی بارگاہ تک اپنی بھرپور مدد کے

ساتھ چلائے جا اور مجھے باطل پر حملہ آور ہونے کی طاقت عطا فرما کہ میں اسے کچل کر رکھ دوں اور مجھے احدیت کے سمندر میں ڈال دے اور مجھے توحید کے شکوک و شبہات سے بچا لے اور مجھے بحرِ وحدت کے چشمے میں غرق فرما دے یہاں تک کہ میں نہ دیکھوں، نہ سنوں، اور نہ پاؤں اور نہ محسوس کروں مگر اسی سے اور حجابِ اعظم محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو میری روح کی زندگی اور ان کی روحِ مبارک کو میری حقیقت کا بھید بنا دے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقت کو میرے تمام حالات اجزاء اعضائے ظاہری و باطنی سے متعلق فرما دے تاکہ آپ کے سوا اور کسی سے تعلق ہی نہ رہے، یہ بنائے تحقیقِ حق یعنی روزِ میثاق کے عہد اور بلیٰ (کہ اتباع محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں کیا) اے اول، اے آخر، اے ظاہر، اے باطن! میری پکار سن لے جس طرح اپنے بندے زکریا علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی پکار سن لی اپنی خاص اعانت سے خاص اپنی رضا کے لئے میری مدد فرما اور میرے اور اپنی جناب میں جمعیت فرما اور میرے اور اپنے غیر کے درمیان میں آجا یعنی کسی وقت بھی مجھے کسی حجاب میں نہ رکھیو، اللہ اللہ اللہ بے شک جس اللہ کریم نے آپ پر قرآنِ مجید اتارا، معاد یعنی جہاں کا وعدہ کیا ہے وہاں لوٹائے گا، اے ہمارے رب اپنی جناب سے رحمت عطا فرما اور ہمارے لئے ہمارے معاملے کی بھلائی مہیا کر، ضرور اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی کریم پر درود بھیجتے ہیں، اے ایمان والو! تم بھی اس پر درود بھیجو اور سلام جیسا کہ سلام کا حق ہے۔"

اَلصَّلٰوۃُ التَّفْرِیْجِیَّۃُ

فضائل خزینۃ الاسرار میں شیخ عارف محمد حقی نازلی امام قرطبی سے نقل کرتے ہیں کہ جو شخص اس درود شریف کو ہر روز ہمیشہ ۴۱ بار یا ۱۰۰ بار یا زیادہ پڑھتا ہے، اللہ تعالےٰ اس کے غم اور فکر کو دور، اس کی تکلیف اور مشکل کو حل کر دے، اس کا کام آسان کرے، اس کا سر نورانی کر دے، اس کی قدر بلند کر دے، اس کی حالت سنوار دے اور اس کا رزق وسیع کرے، بہت زیادہ بھلائیوں اور نیکیوں کے دروازے اس پر کھول دے، حکومت میں اس کی بات کا اثر ڈال دے، زمانے کے حادثوں سے اسے مامون کرے، بھوک اور محتاجی کی تکلیف سے اسے بچالے، مخلوق کے دلوں میں اس کی محبت ڈال دے اور اللہ کریم سے جو چیز مانگے اللہ تعالےٰ اس کو وہ چیز عطا کرے۔

مذکورہ فوائد اور اس کے علاوہ بے شمار برکات اس درود شریف کو ہمیشہ پڑھتے رہنے سے حاصل ہوتی ہیں۔

وظیفہ اس درود شریف کا وظیفہ کرنے کے مندرجہ ذیل طریقے ہیں :۔

۱۔ ہر پنجگانہ نماز کے بعد گیارہ بار پڑھے۔

۲۔ نمازِ صبح کے بعد اکتالیس بار پڑھے۔

۳۔ ہر روز سو بار پڑھے۔

۴۔ ہر روز مرسلین کی گنتی کے مطابق ۳۱۳ بار پڑھے۔ (علیہم السلام)

۵۔ ہر روز ایک ہزار بار ہمیشہ پڑھے۔

اس کو وہ کچھ ملے کہ صفت کرنے والے اس کی تعریف نہ کر سکیں کہ نہ اس کو کسی آنکھ نے دیکھا، نہ کسی انسان کے دل میں خیال گزرا۔

۶۔ کسی اہم معاملہ میں کامیابی چاہنے والا یا کسی بلا میں گرفتار شخص یہ درود شریف چار ہزار چار سو چوالیس بار پڑھے، اللہ تعالیٰ اس کی مراد اور مطلب برآری نیت کے مطابق کر دے گا۔ (فضل ص۱۶۴ و ص۱۶۵)

درود شریف یہ ہے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ صَلٰوةً كَامِلَةً وَّسَلِّمْ سَلَامًا تَامًّا عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ الَّذِىْ تَنْحَلُّ بِهِ الْعُقَدُ وَتَنْفَرِجُ بِهِ الْكُرَبُ وَتُقْضٰى بِهِ الْحَوَآئِجُ وَتُنَالُ بِهِ الرَّغَآئِبُ وَحُسْنُ الْخَوَاتِمِ وَيُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ فِىْ كُلِّ لَمْحَةٍ وَّنَفَسٍ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ

(ترجمہ) "یا اللہ درود بھیج کامل اور پورا اسلام بھیج ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ اس کے وسیلہ سے مشکلات حل ہو جائیں اور اس کے ذریعہ سے پریشانیاں کھل جائیں اور اس کے وسیلہ سے حاجات پوری ہو جائیں اور اس کے توسل سے تمنائیں برآئیں اور انجام اچھے ہوں اور بادل آپ کے چہرہ مبارک کی برکت سے برستا ہے اور ان کی آل اور اصحاب پر بھی ہر لمحہ میں

ہر سانس میں اپنی تمام کی تمام معلومات کی تعداد کے مطابق (درود وسلام بھیج)

اَلصَّلٰوۃُ الْمُنْجِیَۃُ

فضائل ہر مہم اور مصیبت کے وقت ایک ہزار بار پڑھا جائے تو مشکل حل ہوجائے اور مراد پوری ہوجائے، یہ درود شریف رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شیخ صالح موسٰے ضریر رحمۃ اللہ علیہ کو اس وقت سکھایا جب کہ وہ بحری جہاز میں سوار تھے، جہاز ڈوبنے لگا، تمام لوگ چلانے لگے۔ شیخ مذکور پر خواب کا غلبہ ہوا رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی، فرمایا جہاز والوں سے کہو کہ یہ درود شریف ہزار بار پڑھیں۔ کہتے ہیں کہ میری آنکھ کھلی اور میں نے جہاز والوں سے بیان کیا تو جب ہم نے تین سو بار پڑھا تو جہاز چل پڑا اور جو کوئی پانسو بار پڑھے، ہر قسم کا فائدہ اور غنا حاصل کرے۔

شیخِ اکبر رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ یہ درود شریف عرش کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔ آدھی رات کو جو کوئی کسی دنیوی یا اخروی حاجت کے لئے پڑھے، اللہ تعالٰے پوری کردے گا، واقعی قبولیتِ دعا کے لئے اُچک لیجانے والی بجلی سے بھی زیادہ تیز رفتار، اکسیرِ اعظم اور بہت بڑا تریاق ہے۔ (فض ۷۶ تا ۷۸)

درود شریف یہ ہے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تُنْجِیْنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَھْوَالِ

وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِیْ لَنَا بِهَا جَمِیْعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّئَاتِ وَتَرْفَعُنَا بِهَا عِنْدَكَ اَعْلَی الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِهَا اَقْصَی الْغَایَاتِ مِنْ جَمِیْعِ الْخَیْرَاتِ فِی الْحَیٰوةِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ

(ترجمہ) "یا اللہ! ہمارے سردار حضرتِ محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر اور ہمارے سردار حضرتِ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی آل پر درود بھیج، ایسا درود کہ اس کے وسیلہ سے تو ہمیں تمام خطرات اور آفات سے بچا، اور اس کے وسیلہ سے ہماری جملہ حاجتیں پوری کر دے اور اس کے وسیلہ سے تو ہمیں تمام گناہوں سے پاک کر دے اور اس کے ذریعہ سے اپنی جناب میں بلند درجات سے سرفراز فرما، اور اس کے سبب سے ہماری انتہائی خواہشاتِ زندگی اور موت کے بعد کی ہر قسم کی بھلائیوں تک پہنچا دے، اے تمام رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والے۔"

درودِ تاج

حضرتِ مولانا قاری سلیمان صاحب پھلواری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب صلوٰۃ وسلام میں لکھا ہے کہ حضرتِ خواجہ سید ابوالحسن شاذلی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے درودِ تاج نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی جناب میں زیارت کے

وقت پیش کیا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس درود شریف کے لئے منظوری عطا فرمایئے کہ یہ ایصالِ ثواب کے وقت ختم میں پڑھا جایا کرے حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے منظور فرمالیا۔ اس درود شریف کی یہ فضیلت بہت بڑی ہے، دیگر فضائل اور اس کے پڑھنے کے طریقے مطبوعہ کتابوں میں تحریر ہیں

درود شریف یہ ہے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ التَّاجِ وَالْمِعْرَاجِ وَالْبُرَاقِ وَالْعَلَمِ دَافِعِ الْبَلَآءِ وَالْوَبَآءِ وَالْقَحْطِ وَالْمَرَضِ وَالْاَلَمِ اِسْمُهٗ مَكْتُوْبٌ مَّرْفُوْعٌ مَّشْفُوْعٌ مَّنْقُوْشٌ فِی اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ سَیِّدِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ جِسْمُهٗ مُقَدَّسٌ مُّعَطَّرٌ مُّطَهَّرٌ مُّنَوَّرٌ فِی الْبَیْتِ وَالْحَرَمِ شَمْسِ الضُّحٰی بَدْرِ الدُّجٰی صَدْرِ الْعُلٰی نُوْرِ الْهُدٰی كَهْفِ الْوَرٰی مِصْبَاحِ الظُّلَمِ جَمِیْلِ الشِّیَمِ شَفِیْعِ الْاُمَمِ صَاحِبِ الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ وَاللّٰهُ عَاصِمُهٗ وَجِبْرِیْلُ خَادِمُهٗ وَالْبُرَاقُ مَرْكَبُهٗ وَالْمِعْرَاجُ سَفَرُهٗ وَسِدْرَةُ الْمُنْتَهٰی

مَقَامُهٗ وَقَابَ قَوْسَيْنِ مَطْلُوْبُهٗ وَالْمَطْلُوْبُ مَقْصُوْدُهٗ

وَالْمَقْصُوْدُ مَوْجُوْدُهٗ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ

شَفِيْعِ الْمُذْنِبِيْنَ اَنِيْسِ الْغَرِيْبِيْنَ رَحْمَةٍ لِّلْعٰلَمِيْنَ

رَاحَةِ الْعَاشِقِيْنَ مُرَادِ الْمُشْتَاقِيْنَ شَمْسِ الْعَارِفِيْنَ

سِرَاجِ السَّالِكِيْنَ مِصْبَاحِ الْمُقَرَّبِيْنَ مُحِبِّ الْفُقَرَآءِ

وَالْغُرَبَآءِ وَالْمَسَاكِيْنِ سَيِّدِ الثَّقَلَيْنِ نَبِيِّ الْحَرَمَيْنِ اِمَامِ

الْقِبْلَتَيْنِ وَسِيْلَتِنَا فِي الدَّارَيْنِ صَاحِبِ قَابَ قَوْسَيْنِ

مَحْبُوْبِ رَبِّ الْمَشْرِقَيْنِ وَالْمَغْرِبَيْنِ جَدِّ الْحَسَنِ

وَالْحُسَيْنِ مَوْلَانَا وَمَوْلَى الثَّقَلَيْنِ اَبِي الْقَاسِمِ مُحَمَّدِ

بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ نُوْرٍ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰهِ يَآاَيُّهَا الْمُشْتَاقُوْنَ بِنُوْرِ

جَمَالِهٖ صَلُّوْا عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ط

(ترجمہ) " یا اللہ! درود بھیج ہمارے سردار اور آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تاج والے، معراج والے، براق والے، عَلَم والے، پر بلاء، وبار، قحط، مرض دور کرنے والے پر، ان کا نام لکھا ہوا، بلند کیا ہوا لوح وقلم میں مشفوع، منقوش ہے، عرب وعجم کے سردار ہیں، ان کا جسم بیت وحرم میں مقدس، معطّر، مطہّر، منوّر ہے، چاشت کے

آفتاب، اندھیرے کو دور کرنے والے، چودھویں کے ماہِ منیر، بلندی کے صدر، ہدایت کے نور، مخلوق کو پناہ دینے والے، اندھیروں کے چراغ، اچھی عادات والے، تمام امتوں کی شفاعت کرنے والے، صاحبِ جود و کرم، اللہ کریم ان کا حافظ اور جبریل علیہ السلام ان کا خادم، براق ان کی سواری اور معراج ان کا سفر، سدرۃ المنتہیٰ مقام، قاب قوسین (قربِ الٰہی) ان کا مطلوب اور مطلوب ان کا مقصود اور مقصود ان کا موجود، تمام رسولوں کے سردار، تمام نبیوں کے ختم کرنیوالے، گناہگاروں کی شفاعت کرنے والے، غرباء سے اُنس رکھنے والے، تمام جہانوں کے لئے رحمت، عاشقوں کی راحت، مشتاقوں کی مراد، عارفوں کے آفتاب، اللہ کی راہ میں چلنے والوں کے لئے چراغ، مقربین کے لئے شمعِ فروزاں، فقیروں، غریبوں اور مسکینوں سے محبت کرنیوالے، ثقلین کے سردار، حرمین کے نبی، دونوں قبلوں کے امام، دونوں جہانوں میں ہمارے وسیلہ، قاب قوسین والے، دونوں مشرقوں اور دونوں مغربوں کے رب کے محبوب، امامِ حسن اور امامِ حسین کے نانا، ہمارے آقا اور ثقلین کے والی، ابوالقاسم محمد بن عبداللہ، اللہ تعالٰے کے نور کے نور، اے اس کے جمال کے نور کا اشتیاق رکھنے والو! اس پر، اس کی آل پر، اس کے صحابہ پر درود بھیجو اور سلام عرض کرو جیسا کہ سلام عرض کرنے کا حق ہے۔"

اَلصَّلٰوۃُ الْفَاتِحَۃُ

جواہر المعانی مطبوعہ مصر میں اس درود شریف کے بہت زیادہ محیر العقول فضائل درج ہیں، عارفِ تیجانی رحمۃ اللہ علیہ کو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بوقت زیارت ارشاد فرماتے ہیں، جو اس درود شریف کو ایک بار پڑھے اس کو اتنا ثواب مل جائے گا جتنا کہ اس دن درود و وظائف پڑھنے والوں کو ملے گا۔

غوثِ زمانہ حضرتِ محمد السکری الکبیر رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جو مسلمان اس درود شریف کو عمر بھر میں ایک بار پڑھ لے گا اگر بفرضِ محال وہ دوزخ میں داخل ہو جائے تو اللہ تعالےٰ کے حضور میں میرا دامنگیر ہو جائے۔ (افضل صہ ۱۴۴)

درود شریف یہ ہے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الْفَاتِحِ لِمَا اُغْلِقَ وَالْخَاتِمِ لِمَا سَبَقَ وَالنَّاصِرِ الْحَقِّ بِالْحَقِّ وَالْهَادِیْ اِلٰى صِرَاطِكَ الْمُسْتَقِيْمِ ط صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ حَقَّ قَدْرِهٖ وَمِقْدَارِهِ الْعَظِيْمِ ۝

(ترجمہ) "یا اللہ! درود اور سلام اور برکت بھیج ہمارے سردار حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر جو کھولنے والے ہیں اس کے جو بند کیا گیا تھا اور جو گزرا اس کے بند کرنے والے ہیں اور جو دین حق کی حق کے ساتھ مدد کرنے والے ہیں اور تیری سیدھی راہ کی طرف ہدایت کرنے والے ہیں، اللہ تعالےٰ ان پر اور ان کی آل پر اور ان کے اصحاب پر ان کی قدر و منزلتِ عظیمہ کے حق کے مطابق درود بھیج۔"

صَلوٰةُ النُّورِ الذَّاتِیّ

لسیدی ابی الحسن شاذلی رضی اللہ تعالےٰ عنہ مولف حزب البحر و امام طریقہ شاذلیہ علیہ۔

فضائل

۱۔ اس درود شریف کو ایک بار پڑھا جائے تو ایک لاکھ بار درود شریف پڑھنے کا ثواب ملتا ہے۔

۲۔ اگر کسی کو کوئی حاجت پیش آجائے تو یہ درود شریف پانسو بار پڑھا جائے اللہ کریم بحرمت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اس کی حاجت پوری کر دیتا ہے اور مشکل حل فرما دیتا ہے۔

درود شریف یہ ہے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النُّوْرِ الذَّاتِیِّ السَّارِیْ فِیْ جَمِیْعِ الْاٰثَارِ وَالْاَسْمَآءِ وَالصِّفَاتِ

وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

(ترجمہ) " یا اللہ! درود بھیج ہمارے سردار حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر جو نورِ ذاتی ہیں، تمام اسمار و آثار و صفات میں سریان کئے ہوتے ہیں اور ان کی آل اور اصحاب پر اور سلام بھیج "

صَلٰوۃُ السَّعَادَۃِ

امامِ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ اس درود شریف کو ایک بار پڑھا جائے تو چھ لاکھ بار درود شریف پڑھنے کا ثواب ملتا ہے۔ (فض ۱۴۹)

درود شریف یہ ہے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلٰوۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ۔

(ترجمہ) " یا اللہ! درود بھیج ہمارے سردار محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر اس تعداد کے مطابق جو اللہ کے علم میں ہے، ایسا درود جو اللہ تعالےٰ کے دائمی ملک کے ساتھ دوامی ہو "

صَلٰوۃِ غَوْثِیَّہ

یہ درود شریف اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں صاحب بریلوی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی بیاض سے لیا گیا ہے۔

درود شریف یہ ہے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مَّعْدِنِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ وَاٰلِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ۔

(ترجمہ) "یا اللہ ہمارے سردار اور آقا کرم و سخا کی کان حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل پر درود، برکت اور سلام بھیج"

صلوٰۃ چشتیہ

از بیاض قبلہ الحاج پیر غوث محمد صاحب چشتی صابری رحمۃ اللہ علیہ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ ذَرَّۃٍ مِائَۃَ اَلْفِ اَلْفِ مَرَّۃٍ

(ترجمہ) "یا اللہ ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ہر ذرہ کی گنتی کے مطابق (ایک لاکھ ضرب ایک ہزار یعنی) دس کروڑ بار درود بھیج۔"

صلوٰۃ نقشبندیہ

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِبْرَاسِ الْاَنْبِیَآءِ وَنَیِّرِ الْاَوْلِیَآءِ وَ زِبْرِقَانِ الْاَصْفِیَآءِ وَیُوْحِ الثَّقَلَیْنِ وَضِیَآءِ الْخَافِقَیْنِ۔

(ترجمہ) "یا اللہ ہم آپ سے سوال کرتے ہیں کہ آپ ہمارے سردار انبیاء کے چراغ، اولیاء کے آفتابِ تاباں، برگزیدہ بندوں کے ماہِ درخشاں، ثقلین کے سورج، مشرق و مغرب کی ضیاء حضرتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج"

صَلوٰۃِ خِضرِیّہ

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(ترجمہ) " اللہ تعالےٰ اپنے حبیب حضرتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل پر سلام اور درود بھیجے "

(اجازت عطا فرمودہ حضرت قبلہ میاں شیر محمد صاحب شرقپوری رضی اللہ تعالےٰ عنہ)

صَلوٰۃ کَمَالِیَّہ

فضائل

۱۔ ایک بار پڑھنے سے ستر ہزار مرتبہ درود شریف پڑھنے کا ثواب ملتا ہے۔

۲۔ اگر کسی کو نسیان کی بیماری ہو تو وہ نمازِ مغرب اور عشاء کے درمیان بلا تعداد اس درود شریف کو پڑھا کرے انشاء اللہ یہ بیماری دور ہو جائے گی اور حافظہ بڑھ جائے گا۔

درود شریف یہ ہے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْکَامِلِ وَعَلٰی اٰلِہٖ کَمَا لَانِهَایَةَ لِکَمَالِكَ وَعَدَدَ کَمَالِہٖ

(فض ۱۹۱)

(ترجمہ) "یا اللہ ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبی کامل پر اور آپ کی آل پر درود وسلام اور برکتیں بھیج، ایسی جیسی تیرے کمال کی انتہا نہیں ہے اور اس نبی پاک کے کمال کا شمار نہیں ہے۔"

صَلٰوۃُ حَلِّ الْمُشْکِلَاتِ

مفتی دمشق حامد آفندی رحمۃ اللہ علیہ ایک دفعہ سخت مشکلات میں گرفتار ہو گئے، وہاں کا وزیر اُن کا سخت دشمن ہو گیا، وہ رات کو نہایت درجہ کرب وبلا میں تھے کہ آنکھ لگ گئی، نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، تسلی دی اور یہ درود شریف سکھایا کہ جب تو اس کو پڑھے گا، اللہ کریم تیری مشکل حل کر دے گا، آنکھ کھل گئی، یہ درود شریف پڑھا تو مشکل حل ہو گئی۔

اکابرین ملت نے اکثر مشکلات میں اس کو پڑھا ہے، فتاویٰ شامی کے مؤلف علامہ سید ابن عابدین رحمۃ اللہ علیہ کے ثبت میں اس کی باضابطہ سند موجود ہے۔ (فض ص ۱۵۴)

اس کے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ عشاء کی نماز کے بعد تازہ وضو کر کے دو رکعت نماز نفل پڑھے، پہلی رکعت میں الحمد شریف کے بعد سورۂ قُل یَا اَیُّہَا الْکٰفِرُوْن اور دوسری رکعت میں بعد الحمد سورۂ اخلاص پڑھے، فارغ ہونے پر قبلہ رُو ایسی جگہ بیٹھے جہاں سو جانا ہو اور صدقِ دل سے توبہ کرتے ہوئے ایک ہزار بار اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ پڑھے، اس کے بعد دو زانو مؤدبانہ بیٹھ کر یہ تصور باندھ لے کہ رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوں اور عرض کر رہا ہوں، سو بار، دو سو بار، تین سو بار، غرضیکہ پڑھتا جائے، جب نیند کا غلبہ ہو تو اسی جگہ دائیں کروٹ پر قبلہ کی طرف منہ کر کے سو جائے۔ جب پچھلی رات جاگے تو پھر اسی جگہ مؤدّبانہ

بیٹھ کر صبح کی نماز تک درود شریف پڑھتا رہے، پڑھتے وقت اپنی حاجت یا حلِ مشکلات کا تصور رکھے، انشاء اللہ تعالیٰ ایک رات میں یا تین راتوں میں مراد بر آئے گی، آخری رات جمعہ کی ہو تو بہتر ہے۔

درود شریف یہ ہے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ قَدْ ضَاقَتْ حِيْلَتِيْ اَدْرِكْنِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔

(ترجمہ) "یا اللہ! ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام اور برکتیں بھیج، یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) دستگیری کیجئے میرا حیلہ اور کوشش تنگ آ چکے ہیں۔"

صلوٰۃ قطب الاقطاب سیّد احمد بدوی رضی اللہ عنہ

فضائل

۱۔ انوارِ کثیرہ حاصل ہوتے ہیں۔
۲۔ بہت سے اسرار منکشف ہو جاتے ہیں۔
۳۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت خواب اور بیداری میں ہو جاتی ہے
۴۔ قطب کے درجے تک پہنچنے کا ذریعہ ہے۔
۵۔ باطنی اور ظاہری رزق بسہولت میسر آتا ہے۔
۶۔ نفس، شیطان اور تمام دشمنوں پر اللہ تعالیٰ کی مدد سے غالب آ جاتا ہے
۷۔ اس کے خواص بے شمار اور ان گنت ہیں۔
۸۔ اسے تین مرتبہ پڑھیں تو دلائل الخیرات کے ختم کا ثواب ملتا ہے۔

شرائطِ ورد
۱۔ وضو کامل ہو۔
۲۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے انوار کی حضوری کا تصور ہو۔

وظیفہ
۱۔ نمازِ فجر اور مغرب کے بعد ۳۳-۳۳ بار پڑھے، عجیب و غریب اسرار نظر آئیں
۲۔ ہر نماز کے بعد سات بار پڑھے۔
۳۔ ایک سو بار پڑھے تو ۳۳ بار دلائل الخیرات کے پڑھنے کا ثواب ملے۔
۴۔ چالیس روز ۱۰۰ بار روزانہ استقامت کے ساتھ پڑھے تو ایسے انوار اور بھلائیاں دیکھے کہ ان کی قدر اللہ تعالےٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا ہے۔
(فضل ص ۵۶، ص ۸۷)

درود شریف یہ ہے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ شَجَرَةِ الْاَصْلِ النُّوْرَانِیَّةِ وَلَمْعَةِ الْقَبْضَةِ الرَّحْمَانِیَّةِ وَاَفْضَلِ الْخَلِیْقَةِ الْاِنْسَانِیَّةِ وَاَشْرَفِ الصُّوْرَةِ الْجِسْمَانِیَّةِ وَمَعْدِنِ الْاَسْرَارِ الرَّبَّانِیَّةِ وَخَزَائِنِ الْعُلُوْمِ الْاِصْطِفَائِیَّةِ صَاحِبِ الْقَبْضَةِ الْاَصْلِیَّةِ وَالْبَهْجَةِ السَّنِیَّةِ وَالرُّتْبَةِ الْعَلِیَّةِ مَنِ انْدَرَجَتِ النَّبِیُّوْنَ تَحْتَ لِوَآئِهٖ فَهُمْ مِّنْهُ وَاِلَیْهِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ

وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ عَدَدَ مَا خَلَقْتَ وَرَزَقْتَ وَاَمَتَّ وَاَحْيَيْتَ اِلٰى يَوْمِ تَبْعَثُ مَنْ اَفْنَيْتَ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔

(ترجمہ) "یا اللہ درود، سلام، برکت بھیج ہمارے سردار اور آقا حضرتِ محمد صلے اللہ علیہ وسلم نورانی اصل کے شجر اور رحمانی ظہور کی چمک اور انسانی تخلیق کے افضل اور جسمانی صورت کے اشرف اور ربانی بھیدوں کی کان اور برگزیدہ علوم کے خزانے، اصلی ظہور والے اور روشن طلعت اور بلند مرتبہ پر وہ جس کے جھنڈے کے نیچے تمام انبیائے کرام علیہم السلام ہوں گے، وہ سب نبی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے فیضیاب ہیں اور آپ ہی کی طرف رجوع کرنیوالے اور منتسب ہیں، اور صلوٰۃ وسلام اور برکت ہو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اور آپ کی آل پر اور آپ کے اصحاب پر اس تعداد کے مطابق جو آپ نے مخلوق پیدا کی اور رزق دیا اور موت دی، زندگی بخشی، اس دن تک کہ تو زندہ کرے گا جس کو مردہ کیا اور خوب سلام بھیج اور بالواسطہ، بلاواسطہ تمام تحمیدات اللہ رب العالمین کے لئے ہیں"

درود شریف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَذِقْنَا بِالصَّلٰوۃِ عَلَیْہِ لَذَّۃَ وِصَالِہٖ۔

(ترجمہ) "یا اللہ درود، سلام، برکات بھیج ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل پر اور درود کے وسیلہ سے آپ کے وصال کی لذت چکھا دے۔"

(جواہر البحار، ج ۳، ص ۳۸)

خاصیت : برکاتِ زیارت۔

درود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ طِبِّ الْقُلُوْبِ وَدَوَآئِھَا وَعَافِیَۃِ الْاَبْدَانِ وَشِفَآئِھَا وَنُوْرِ الْاَبْصَارِ وَضِیَآئِھَا وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ۔

(ترجمہ) "یا اللہ درود بھیج ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو دلوں کے طبیب اور ان کی دوا ہیں اور جسم کی عافیت اور ان کی شفا ہیں اور آنکھوں کا نور اور ان کی چمک ہیں اور آپ کی آل اور اصحاب پر درود اور سلام بھیج۔"

(جواہر البحار، ج ۳، ص ۴۰)

خاصیت : جسمانی و روحانی بیماریوں سے شفاء۔

درود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

(ترجمہ) "یا اللہ درود بھیج ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو نبی امی ہیں، حبیب ہیں، عالی قدر، بڑے مرتبے والے ہیں اور ان کی آل اور اصحاب پر بھی درود و سلام ہو"
(جواہر البحار، ج ۳، صفحہ ۴۰)

خاصیت: ہر شب جمعہ کو خواہ ایک بار پڑھے (زیارت ہوگی) سرکار کی تشریف آوری لحد میں بھی ہوگی۔

اجازت

احقر تمام برادرانِ اہل سنت کو رسالہ ھذا میں درج کیئے گئے صلوٰۃ و سلام کے صیغوں کی اجازت دیتا ہے اور دعائے مغفرت کا طالب ہے۔

واٰخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علی حبیبہٖ سیدنا ومولانا محمد خاتم النبیین وعلی اٰلہٖ واصحابہٖ اجمعین

درودِ رضویہ کے فضائل وفوائد

از سیّدی اعلیحضرت علیہ الرحمہ

(۱) اس کے چالیس فائدے ہیں جو صحیح اور معتبر حدیثوں سے ثابت ہیں یہاں مشتے نمونہ چند ذکر کئے جاتے ہیں۔ جو شخص رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم سے محبّت رکھے گا جو ان کی عظمت تمام جہان سے زیادہ دل میں رکھے گا جو ان کی شان گھٹانے والوں سے ان کے ذکر پاک مٹانے والوں سے دور رہے گا دِل سے بیزار ہوگا۔ ایسا جو کوئی مسلمان اس درود شریف کو پڑھے گا اللہ تعالیٰ تین ہزار رحمتیں اس پر اتار تا رہے گا۔

(۲) اس پر دو ہزار بار اپنا سلام بھیجے گا۔

(۳) پانچ ہزار نیکیاں اس کے نامۂ اعمال میں لکھے گا۔

(۴) اس کے پانچ ہزار گناہ معاف فرمائے گا۔

(۵) قیامت میں رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم اس سے مصافحہ کریں گے۔

(۶) اس کے ماتھے پر یہ لکھ دے گا کہ یہ منافق نہیں۔

(۷) اس کے ماتھے پر تحریر فرمادے گا کہ یہ دوزخ سے آزاد ہے۔

(۸) اللہ اسے قیامت کے دن شہیدوں کے ساتھ رکھے گا۔

(۹) اس کے مال میں ترقی دے گا۔

(۱۰) اس کی اولاد اور اولاد کی اولاد میں برکت دے گا۔

(۱۱) دشمنوں پر غلبہ دے گا۔

(۱۲) دِلوں میں اس کی محبّت رکھے گا۔

(۱۳) کسی دن خواب میں برکت زیارت اقدس سے مشرف ہوگا۔

(۱۴) ایمان پر خاتمہ ہوگا۔

(۱۵) قیامت میں رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی شفاعت اس کے لئے واجب ہوگی۔

(۱۶) اللہ عزوجل اس سے ایسا راضی ہوگا کہ کبھی ناراض نہ ہوگا۔

اس درود شریف کی تمام سنّیوں کے لئے اجازت عطا فرمائی ہے بشرطیکہ بدمذہبوں سے بچیں۔

دُرودِ رضویہ کا طریقہ

اس درود مقبول کو اکثر حضرات درود جمعہ بھی کہتے ہیں۔ بعد نمازِ جمعہ مدینہ منورہ کی جانب منہ کر کے دست بستہ کھڑے ہو کر سَو بار پڑھے بہتر ہے دو چار دس بیس حضرات مِل کر پڑھیں۔ یہ ایک درود دس کی برابر ہے اور ہر درود کا ثواب دس گنا ہے گویا جو اس درود کو ایک بار پڑھے۔ سو درود کا ثواب پائے اسی طرح دس افراد مل کر ایک ایک بار پڑھیں تو ہر ایک فرد ایک ہزار کا ثواب پائے ایک ہزار گناہ مٹیں ایک ہزار نیکیاں ملیں ایک ہزار بار اس پر رحمت ہو۔ یہ تو صرف ایک بار پڑھنے کا ثمرہ ہے اسی طرح ہر ایک نے سوسو بار پڑھا تو کتنا اجر مِلے گا۔

جن حضرات تک یہ چیز پہنچے انہیں چاہئے کہ اپنے دوست، احباب رشتہ داروں اور نماز جمعہ پڑھنے والے ہمراہیوں کو بھی اس طرف توجہ دِلائیں۔ تاکہ درود پڑھنے والوں کی بھی جماعت کثیر ہو جایا کرے کیونکہ جتنے زیادہ افراد شامل ہوں گے ان کا دس گنا ثواب ہر ایک کو مِلے گا۔ اور جو توجہ

دِلائے گا اس کو ان سب کا دس گنا ہو کر اس تنہا کو ثواب مِلے گا اور پڑھنے والوں کے ثواب سے کچھ کم نہ ہوگا۔

اس کو یوں سمجھئے کہ دس افراد نے شامل ہو کر ایک ایک بار پڑھا تو ہر ایک کو ایک ہزار کا ثواب ملا۔ اور جس نے دوسروں کو توجہ دِلائی اس کو ان سب کا دس گنا ہو کر دس ہزار کا ثواب ملے گا۔ مولیٰ تعالیٰ توفیق بخشے (آمین)

جب درود ختم کریں تو دعا کے لئے جس طرح ہاتھ اٹھائے جاتے ہیں اٹھا کر دعائے شجرہ منظوم امام یا کوئی ایک فرد پڑھے اور سب آمین کہیں۔ اسکے بعد فاتحہ پڑھ کر حضور سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلم وصحابہ کرام ودیگر بزرگانِ دین کی روح کو ثواب بخشیں اس کے بعد مناجات منظوم پڑھیں اور اپنے لئے دعا کریں ساتھ میں تمام سنّی مسلمانوں کے لئے بھی ایمان پر خاتمہ اور بخشش کی دعا کریں۔

مدینہ منورہ کا رخ یہاں سے مغرب اور شمال کے درمیان پڑتا ہے۔ اسلئے قبلہ سے داہنے ہاتھ ترچھے ہو کر کھڑے ہوں تو آپ کا رخ مدینہ منورہ کی جانب ہو جائے گا۔

درود رضویہ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

صَلٰوۃً وَّسَلَامًا عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ

انتباہ

بزرگانِ دین کا ارشاد ہے کہ زمانہ قربِ قیامت میں دو وظیفے نہایت ضروری ہیں تاکہ فتنوں اور آفات سے محفوظ رہ کر نجات مل جائے۔

۱۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب میں صلوٰۃ و سلام عرض کرتے رہنا۔

۲۔ توبہ و استغفار کرتے رہنا، رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے سید الاستغفار پڑھتے رہا کرو جو صبح کو پڑھے، شام سے پہلے مر جائے جنتی ہوگا اور جو رات کو پڑھے صبح سے پہلے مر جائے جنتی ہوگا۔

سَيِّدُ الْاِسْتِغْفَارِ

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰی عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ

(ترجمہ) "اے اللہ تو میرا رب ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے تو نے ہی مجھے پیدا کیا ہے اور میں تیرا بندہ ہوں اور تیرے ساتھ کئے ہوئے عہد کا پابند ہوں اور تیرے وعدے پر جہاں تک ہو سکے

قائم ہوں جو میں نے برائی کی ہے اس سے تیری پناہ لیتا ہوں تیری نعمت جو مجھ پر ہے اس کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے عیب کو مانتا ہوں، پس اے میرے رب مجھے بخش دے کیونکہ یہ حقیقت ہے کہ تیرے سوا گناہوں کو کوئی نہیں بخشتا ہے۔"

(حم۔ن۔طب، بخاری جلد ۴ صفحہ)

طالبِ دُعا

محمد سعید شبلی قادری رضوی نقشبندی مجددی فریدی اویسی شاذلی
سابق خطیب آستانہ عالیہ حضرت بابا فرید شکر گنج رضی اللہ تعالیٰ عنہ
پاکپتن شریف (ضلع ساہیوال)
پاکستان
(حال آباد، کوٹھی ۱۲، بلاک ۷، جوہر روڈ، ساہیوال)

کتبہ

گدائے پیر سیال، شاہ محمد چشتی عفی عنہ
محمود پورہ، قصور

شعائر اللہ کی عظمت وبرکت

رب کائنات نے جن احکام ومناسک اور مقامات واماکن کی حرمت وتکریم کا حکم دیا ہے انھیں حرمات وشعائر اللہ کہا جاتا ہے۔ وہ اللہ کی نشانیاں ہیں۔ انھیں دیکھ کر اور ان سے متعلق ہدایات پر عمل کر کے ایمان کی لذت وحلاوت میں اضافہ ہوتا ہے۔ اور مومن کے درجۂ ایمان اور منصب شرف وکرامت میں رب کائنات ترقیاں عطا فرماتا ہے۔

طواف بیت اللہ وغیرہ کا حکم بیان کرنے کے بعد ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

ذٰلِكَ وَمَنْ يُّعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۔ (سورۂ حج آیت ۳۰)

بات یہ ہے اور جو اللہ کی حرمتوں کی تعظیم کرے تو وہ اس کے لئے اس کے رب کے یہاں بہتر ہے۔

حُرُمٰتِ اللّٰہ سے رب کے احکام وارشادات مراد ہیں، خواہ وہ جن فرائض وعبادات سے متعلق ہوں۔ مناسک حج بھی مراد ہیں۔ اور بعض مفسرین بیت حرام، مشعر حرام، شہر حرام، بلد حرام، اور مسجد حرام بھی مراد لیتے ہیں۔

اس کے بعد والی دوسری آیت کریمہ میں بھی اسی طرح کا حکم ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

ذٰلِكَ وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ

(سورۂ حج آیت ۳۲)

بات یہ ہے اور جو اللہ کی نشانیوں کی تعظیم کرے تو یہ دلوں کی پرہیزگاری سے ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عباس کے نزدیک یہاں شعائر اللہ سے مراد قربانی کے جانور ہیں۔ اور ان کی تعظیم یہ ہے کہ فربہ خوبصورت قیمتی لیے جائیں۔

شعائر اللہ میں جاندار اور بے جان دونوں چیزیں شامل ہیں۔ اور انھیں عظمت وبرکت سے نوازا گیا ہے۔

جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَالْبُدْنَ جَعَلْنٰهَا لَكُمْ مِّنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ لَكُمْ فِيْهَا خَيْرٌ۔ (سورۂ حج آیت ۳۶)

اور قربانی کے ڈیل دار جانور اونٹ اور گائے ہم نے تمہارے لئے اللہ کی نشانیوں سے کیے۔ تمہارے لیے ان میں بھلائی ہے۔

اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کیلئے پانی کی تلاش میں حضرت ہاجرہ نے جن دو بے جان پہاڑیوں کا چکر لگایا۔ اور پھر حضرت اسمٰعیل کی ایڑیوں کے نیچے سے چشمۂ زم زم ابل پڑا۔ یہ دونوں چیزیں بھی شعائر اللہ میں داخل ہوگئیں۔ حجاج و زائرین احتراماً کھڑے ہو کر قبلہ رخ ہو کر آبِ زم زم سے سیراب ہوتے ہیں۔ اور حج و عمرہ کرنے والے صفا و مروہ کی سعی کرتے ہیں۔

صفا و مروہ کے شعائر اللہ میں داخل ہونے اور اسکے طواف کے بارے میں اس آیت کریمہ کے اندر صراحت موجود ہے۔

اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ۔ (سورۂ بقرہ آیت ۱۵۸)

بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں، تو جو اس بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے اس پر کچھ گناہ نہیں کہ وہ ان دونوں (صفا و مروہ) کا طواف کرے۔ اور جو کوئی بھلی بات اپنی طرف سے کرے تو اللہ نیکی کا صلہ دینے والا علم والا ہے۔

حج سال میں صرف ایک مرتبہ اپنے متعین وقت پر ہوگا۔ اور عمرہ ہر دن ہوسکتا ہے۔ حج و عمرہ دونوں میں صفا و مروہ کے درمیان سعی لازم ہے۔

مفسرین کرام فرماتے ہیں کہ شعائر اللہ سے دین کی نشانیاں مراد ہیں مثلاً مقاماتِ متبرکہ میں سے کعبہ، صفا، مروہ، منیٰ، مزدلفہ، عرفات، مساجد وغیرہ۔ اور

ازمنۂ مقدسہ میں سے جمعہ، ایام تشریق، عیدالفطر، عیدالاضحیٰ، رمضان، اشہر حرام وغیرہ۔ اسی طرح دیگر نشانیاں مثلاً اذان، اقامت، نماز باجماعت، نماز جمعہ نماز عیدین، ختنہ وغیرہ۔ یہ سب شعائر اللہ میں داخل ہیں، جن کا اکرام و اہتمام اہل ایمان کا مذہبی فریضہ ہے۔

کعبۃ اللہ! معبود حقیقی کا پہلا گھر اور اسکی عظیم نشانی ہے۔ جس کی طرف رخ کر کے مسلمان اپنی نمازیں ادا کرتے ہیں۔ ارشاد ربانی ہے۔

اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَکَّۃَ مُبٰرَکًا وَّھُدًی لِّلْعٰلَمِیْنَ۔ (سورۂ آل عمران۔ آیت ۹۶)

بیشک سب سے پہلا گھر جو لوگوں کی عبادت کو مقرر ہوا وہ ہے جو مکہ میں ہے جو برکت والا ہے اور سارے عالم کا رہنما ہے۔

اس کعبۃ اللہ سے متصل ایک عظیم نشانی مقام ابراھیم ہے۔ اور یہ وہ پتھر ہے جس پر کھڑے ہو کر حضرت ابراھیم علیہ السلام نے کعبہ کی تعمیر کی جس پر آپ کے نشان قدم پڑ گیے اور امتداد زمانہ کے باوجود پہلوئے کعبہ میں یہ مقام ابراھیم آج بھی موجود ہے۔ اسی مقام ابراہیم کے بارے میں رب کائنات ارشاد فرماتا ہے۔

فِیْہِ اٰیٰتٌ بَیِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرَاھِیْمَ (آل عمران آیت ۹۷)

اس (کعبہ) میں کھلی نشانیاں ہیں۔ مقام ابراہیم ہے۔

اس مقام ابراہیم کے قریب نماز پڑھنے کا خود اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے جس سے اس کی شرف و فضیلت کا اظہار ہوتا ہے۔

وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاھِیْمَ مُصَلًّی (سورہ بقرہ آیت ۱۲۵)

اور ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کا مقام بناؤ۔

وادیٔ منیٰ میں حجاج کرام قربانی کرتے ہیں۔ کیونکہ وہ جگہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام سے متعلق واقعۂ قربانی کی یاد دلاتی ہے۔ اور شعائر اللہ میں وادیٔ منیٰ بھی داخل ہے جہاں حج کے موقعہ پر قربانی دی جاتی ہے۔

اسی طرح تابوت سکینہ بھی اللہ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے۔ اور اس کا ذکر قرآن حکیم میں موجود ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد حضرت شمویل علیہ السلام بنی اسرائیل کے نبی بنائے گئے۔ بنی اسرائیل پر اس زمانہ میں ایک ظالم وجابر بادشاہ جالوت مسلط تھا۔ بنیامین بن حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد میں سے ایک صالح اور عالم و شجاع شخص کو حضرت شمویل علیہ السلام نے بحکم الٰہی بنی اسرائیل کا بادشاہ مقرر کیا۔ بنی اسرائیل نے کہا کہ نبوت لاوی بن حضرت یعقوب علیہ السلام اور سلطنت یہود بن حضرت یعقوب علیہ السلام میں چلی آرہی ہے۔ اور یہ ان دونوں خاندانوں میں سے نہیں تو یہ ہمارے بادشاہ کیسے ہوسکتے ہیں۔

حضرت شمویل علیہ السلام نے فرمایا کہ سلطنت کا تعلق نسل و خاندان سے نہیں بلکہ صرف توفیق و فضل الٰہی سے ہے۔ پھر طالوت کے بارے میں حضرت شمویل نے کہا۔

قَالَ اِنَّ اللّٰہَ اصْطَفٰہُ عَلَیۡکُمْ وَزَادَہٗ بَسْطَۃً فِی الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ وَاللّٰہُ یُؤْتِیۡ مُلْکَہٗ مَنۡ یَّشَآءُ (سورہ بقرہ آیت ۲۴۷)

فرمایا! اسے اللہ نے تم پر چن لیا۔ اور اسے علم اور جسم میں کشادگی زیادہ دی۔ اور اللہ اپنا ملک جسے چاہے دے۔

پھر بنی اسرائیل نے حضرت شمویل سے کہا کہ اگر طالوت بحکم الٰہی ہمارے بادشاہ ہیں تو ان کی نشانی کیا ہے؟ حضرت شمویل نے کہا جس کی حکایت قرآن میں اس طرح ہے

وَقَالَ لَہُمْ نَبِیُّہُمْ اِنَّ اٰیَۃَ مُلْکِہٖۤ اَنۡ یَّاۡتِیَکُمُ التَّابُوۡتُ فِیۡہِ سَکِیۡنَۃٌ مِّنۡ رَّبِّکُمْ وَبَقِیَّۃٌ مِّمَّا تَرَکَ اٰلُ مُوۡسٰی وَاٰلُ ہٰرُوۡنَ تَحْمِلُہُ الْمَلٰٓئِکَۃُ ؕ اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیَۃً لَّکُمْ اِنۡ کُنۡتُمۡ مُّؤْمِنِیۡنَ۔ (سورہ بقرہ آیت ۲۴۸)

اور ان سے ان کے نبی نے فرمایا۔ اس کی بادشاہی کی نشانی یہ ہے کہ آئے تمہارے پاس تابوت جس میں تمہارے رب کی طرف سے دلوں کا چین ہے اور

کچھ بچی ہوئی چیزیں ہیں معزز موسیٰ و معزز ہارون کے ترکہ کی۔ اٹھاتے لائینگے اسے فرشتے۔ بیشک اس میں بڑی نشانی ہے تمہارے لیے۔ اگر تم ایمان رکھتے ہو۔

اس موقعہ پر جب بنی اسرائیل پر جہاد فرض ہوا تو وہ بہانے بنا کر پیچھے ہٹ گیے۔ بیت المقدس سے لشکر طالوت کی روانگی اور جہاد کے پہلے مرحلہ میں صرف تین سو تیرہ افراد نے شرکت کی۔ جن میں حضرت داؤد علیہ السلام بھی شامل تھے اور آپ ہی نے جالوت کو قتل کیا جس کے انعام میں طالوت نے اپنی بیٹی سے آپ کا نکاح کر دیا۔ اور انتقالِ طالوت کے بعد تمام ملک پر حضرت داؤد کی سلطنت ہو گئی۔ ارشادِ باری تعالےٰ ہے۔

وَقَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ وَاٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَهٗ مِمَّا يَشَآءُ (سورہ بقرہ آیت ۲۵۱)

اور داؤد نے جالوت کو قتل کیا۔ اور اللہ نے اسے سلطنت و حکمت عطا فرمائی۔ اور اسے جو چاہا سکھایا۔

تابوت سکینہ جسے اللہ نے نشانی قرار دیا ہے وہ شمشاد کی لکڑی کا بنا ہوا تین ہاتھ لمبا اور دو ہاتھ چوڑا صندوق تھا۔ تفسیر جلالین و جمل و خازن و مدارک وغیرہ میں اس کی تفصیل اس طرح ہے۔

تابوتِ سکینہ کو اللہ تعالےٰ نے حضرت آدم علیہ السلام پر نازل فرمایا تھا۔ اس میں تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی تصویریں تھیں۔ اور آخر میں حضور سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی اور حضور کے دولت سرائے اقدس کی تصویر ایک سرخ یاقوت میں تھی کہ حضور بحالتِ نماز قیام میں ہیں اور آپ کے گرد آپ کے اصحاب ہیں۔

حضرت آدم علیہ السلام نے ان تمام تصویروں کو دیکھا۔ یہ صندوق وراثۃً منتقل ہوتا ہوا حضرت موسیٰ علیہ السلام تک پہنچا۔ آپ اس میں توریت بھی رکھتے تھے۔

اور اپنا مخصوص سامان بھی۔ چنانچہ اس تابوت میں الواح توریت کے ٹکڑے بھی تھے۔
اور حضرت موسیٰ علیہ السّلام کا عصا اور آپ کے کپڑے اور آپ کی نعلین شریفین ـــــ اور حضرت ہارون علیہ السّلام کا عمامہ اور ان کا عصا، اور تھوڑا سا "من" جو بنی اسرائیل پر نازل ہوتا تھا۔
حضرت موسیٰ علیہ السّلام جنگ کے موقعوں پر اس صندوق کو آگے رکھتے تھے اس سے بنی اسرائیل کے دل کی تسکین رہتی تھی۔
آپ کے بعد یہ تابوت بنی اسرائیل میں متوارث ہوتا چلا آیا جب انھیں کوئی مشکل درپیش ہوتی وہ اس تابوت کو سامنے رکھ کر دعائیں کرتے اور کامیاب ہوتے۔ دشمنوں کے مقابلہ میں اس کی برکت سے فتح پاتے۔
جب بنی اسرائیل کی حالت خراب ہوئی اور ان کی بدعملی بہت بڑھ گئی اور اللہ نے ان پر عمالقہ کو مسلّط کیا تو وہ ان سے تابوت چھین کر لے گیے۔ اسے گندے اور نجس مقامات پر رکھا اور اس کی بے حرمتی کی ان گستاخیوں کی وجہ سے عمالقہ طرح طرح کے امراض و مصائب میں مبتلا ہوئے۔ ان کی پانچ آبادیاں ہلاک ہوئیں۔ اور انھیں یقین ہوا کہ تابوت کی اہانت ان کی بربادی کا باعث ہے۔
اپنی یہ بربادی دیکھ کر عمالقہ نے تابوت کو ایک بیل گاڑی پر رکھ کر بیلوں کو چھوڑ دیا اور فرشتے اس کو بنی اسرائیل کے سامنے طالوت کے پاس لائے۔
اس طابوت کا آنا بنی اسرائیل کے لیے طالوت کی بادشاہی کی نشانی قرار دیا گیا تھا۔ بنی اسرائیل نے اسے دیکھ کر طالوت کی بادشاہی قبول کی اور بلا پس و پیش جہاد کے لیے تیار ہو گیے کیونکہ تابوت پاکر انھیں اپنی فتح کا یقین ہو گیا۔
طالوت نے بنی اسرائیل میں سے ستّر ہزار جوان منتخب کیے جن میں حضرت داؤد علیہ السّلام بھی تھے۔ (تفسیر خزائن العرفان)
تابوتِ سکینہ کی تصویریں اللہ کی طرف سے آئی تھیں، کسی انسان کی بنائی ہوئی نہیں تھیں۔ جاندار کی تصویر سازی و تصویر کشی انسان کے لئے ممنوع و حرام ہے۔

مذکورہ تفصیلاتِ تابوتِ سکینہ سے معلوم ہوا کہ انبیاء وصالحین کے آثار و تبرکات کا اعزاز و اکرام اہلِ ایمان کے لئے ضروری ہے۔ ان کی برکت سے دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ حاجتیں پوری ہوتی ہیں، بلائیں دفع ہوتی ہیں۔ دشمن پر فتح حاصل ہوتی ہے۔ دل کو سکون ملتا ہے۔ اور ان کی بے حرمتی و اہانت، بدنصیبوں، گستاخوں اور گمراہوں کا طریقہ ہے اور بربادی و ہلاکت کا سبب ہے۔

شعائر اللہ ہی میں قمیص حضرت یوسف بھی شامل ہے۔ برادران حضرت یوسف نے جب آپ کو حضرت یعقوب سے جدا کر دیا اور اپنے بیٹے حضرت یوسف کی جدائی میں روتے روتے حضرت یعقوب کی بینائی زائل ہو گئی تو عرصہ دراز کے بعد حضرت یعقوب کے حکم پر برادرانِ یوسف کنعان سے مصر پہنچے۔ ملاقات کے بعد جب حضرت یوسف کو اپنے والد کا یہ حال ان کی زبانی معلوم ہوا تو انھوں نے کہا۔

اِذْهَبُوْا بِقَمِيْصِيْ هٰذَا فَاَلْقُوْهُ عَلٰى وَجْهِ اَبِيْ يَاْتِ بَصِيْرًا۔ (سورۂ یوسف آیت ۹۳)

میرا یہ کرتا لے جاؤ۔ اسے میرے باپ کے منہ پر ڈالو، ان کی آنکھیں کھل جائیں گی۔

یہ قمیص حضرت یوسف حضرت یعقوب کے پاس پہنچی اور

فَلَمَّآ اَنْ جَآءَ الْبَشِيْرُ اَلْقٰهُ عَلٰى وَجْهِهٖ فَارْتَدَّ بَصِيْرًا۔ (سورۂ یوسف آیت ۹۶)

جب خوشخبری سنانے والا آیا اس نے وہ کرتا یعقوب کے منہ پر ڈالا تو ان کی آنکھیں پھر روشن ہو گئیں۔

اب آپ نگاہ مومن کو روشنی، قلب کو سکون، روح کو تازگی، جسم کو شفا دینے والے آثار و تبرکات جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق چند مستند احادیث و روایت ملاحظہ فرمائیں۔

حضرت سہل بن سعد بیان کرتے ہیں۔ ایک شخص نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

سے سوال کیا کہ یا رسول اللہ! مجھے آپ اپنی یہ چادر مبارک عنایت فرما دیں۔ آپ نے اسے وہ چادر عطا فرما دی۔ صحابۂ کرام کے سوال پر اس شخص نے چادر حاصل کرنے کی یہ وجہ بتائی۔

فقال الرجل واللہ ما سألتها الا لتکون کفنی یوم اموت فقال سهل فکانت کفنه (بخاری)

اس شخص نے کہا۔ واللہ! میں نے یہ چادر آپ سے اس لئے مانگی ہے کہ اسے اپنا کفن بناؤں ــــ سہل بن سعد کہتے ہیں۔ یہی چادر اس کا کفن بنی۔

حضرت اسماء بنت ابی بکر صدیق کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک جبہ تھا۔ جس کے بارے میں وہ کہتی ہیں۔

فقالت هذه کانت عند عائشة حتی قبضت فلما قبضت قبضتها۔ وکان النبی صلی اللہ علیه وسلم یلبسها فنحن نغسلها للمرضیٰ یستشفی بها۔ (ص ۱۹۰ مسلم جلد دوم)

اسماء نے کہا کہ یہ جبہ عائشہ صدیقہ کے پاس ان کے انتقال کے وقت تک رہا انتقال کے بعد اسے میں نے لے لیا۔ نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسے پہنا کرتے تھے ہم اسے دھو کر مریضوں کو اس کا پانی پلاتے ہیں جس سے انھیں شفا مل جاتی ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک بار ہمارے گھر تشریف لائے۔ اور ایک لٹکے ہوئے مشکیزہ کے منہ سے آپ نے پانی پیا۔ میری ماں ام سلیم نے مشکیزہ کے اس حصہ کو کاٹ کر محفوظ کر لیا جس سے لبہائے رسول صلی اللہ علیہ وسلم مس ہوئے تھے۔ مشکیزہ کا یہ منہ ہمارے گھر میں محفوظ ہے۔ (مسند امام احمد بن حنبل)

حضرت خداش بن ابی خداش کے پاس ایک پیالہ تھا۔ جس میں پہلے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پانی پیا کرتے تھے اور آپ سے ہی خداش بن ابی خداش نے حاصل کر لیا تھا۔

حضرت عمر فاروق جب کبھی حضرت خداش کے پاس جاتے تو وہی پیالہ منگواتے۔ اور اس میں آب زم زم رکھ کر پیتے پھر اپنے چہرے پر اس پانی کے چھینٹے مارتے۔ (ترجمہ خداش۔ الاصابہ۔ کنز العمال)

حضرت ابو عبد الرحمٰن السلمی حضرت احمد بن فضلویہ کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ ان کے پاس حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ مبارک سے مس کردہ ایک کمان تھی جسے وہ بغیر طہارت کے نہیں چھوتے تھے۔

قال ما مسست القوس بیدی الا علیٰ طھارۃ منذ بلغنی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخذ القوس بیدی۔

(ص ۴۴ الشفا جلد دوم قاضی عیاض مالکی متوفی ۵۴۴ھ)

انھوں نے کہا جب سے مجھے معلوم ہوا کہ نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ مبارک سے یہ کمان مس کردہ ہے اس وقت سے بغیر طہارت کے میں نے اسے نہیں چھوا ہے۔

حضرت انس بن مالک بیان کرتے ہیں۔

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی الغداۃ جاء خدم المدینۃ بآنیتھم فیھا الماء۔ فما یؤتی باناء الا غمس یدہ فیھا۔ فربما جاء فی الغداۃ الباردۃ فیغمس یدہ فیھا (صحیح مسلم جلد دوم ص ۲۵۶)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب فجر کی نماز پڑھ لیتے تو مدینہ طیبہ کے بچے اپنے برتن میں پانی بھر کر آپ کے پاس لاتے اور آپ ہر برتن میں اپنا دست مبارک ڈبو دیتے۔ کبھی کبھی سخت سردی میں بھی فجر کے وقت بچے آتے تب بھی آپ ان برتنوں میں اپنا دست مبارک ڈبو دیتے۔

حضرت ابو جحیفہ بیان کرتے ہیں۔

رأیت بلالا اخذ وضوء النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ورأیت الناس یبتدرون ذٰلک الوضوء۔ فمن اصاب منہ شیئًا تمسح بہ۔ ومن لم یصب منہ شیئًا اخذ من بلل ید صاحبہ۔ (بخاری)

میں نے بلال حبشی کو دیکھا کہ انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا بچا ہوا پانی جمع کر لیا۔ اور میں نے یہ بھی دیکھا کہ لوگ وہ پانی حاصل کرنے کے لئے ایک دوسرے پر لوٹے پڑ رہے ہیں۔ جسے کچھ پانی مل گیا اس نے تو اسے (منہ اور بدن پر) مل لیا۔ اور جو اس سے محروم رہا وہ پانی حاصل کرنے والے شخص کے ہاتھ کی تری ہی سے فیض حاصل کر رہا ہے۔

حضرت انس بن مالک سے روایت ہے۔

ثلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اظفارہ و قسّم بین الناس (مسند امام احمد بن حنبل)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ناخن مبارک کٹوائے اور انھیں موجود لوگوں کے درمیان تقسیم فرما دیا۔

حضرت انس بن مالک سے روایت ہے۔

رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والحلاق یحلقہ وطاف بہ اصحابہ فمایریدون ان تقع شعرۃ الا فی ید رجل۔ (ص ۲۵۶ جلد دوم مسلم)

میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال حجام مونڈ رہا ہے اور صحابۂ کرام آپ کے گرد منڈلا رہے ہیں۔ ان کی خواہش و کوشش یہ تھی کہ آپ کا موئے مبارک کسی کے ہاتھ ہی میں گرے۔

حضرت محمد بن سیرین تابعی سے روایت ہے۔

قلت لعبیدۃ عندنا من شعر النبی صلی اللہ علیہ وسلم اصبناہ من قبل انس او من قبل اھل انس قال لان تکون عندی

شعرۃ منہ احب الیّ من الدنیا و ما فیہا۔ (بخاری۔کتاب الوضوء)

میں نے حضرت عبیدہ سے کہا کہ ہمارے پاس نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک ہیں جو انس بن مالک یا ان کے گھر والوں کے ذریعہ ہمیں حاصل ہوئے ہیں۔

حضرت عبیدہ نے کہا میرے پاس حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک موئے مبارک ہونا دنیا و مافیہا سے زیادہ محبوب ہے۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی (متوفی ۱۰۵۲ھ) تحریر فرماتے ہیں۔

روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے متروکات و تبرکات میں سے بعض چیزیں حضرت عمر بن عبدالعزیز کے پاس تھیں جنہیں انھوں نے ایک کمرہ میں احترام کے ساتھ محفوظ کر رکھا تھا اور ہر روز ایک بار ان تبرکات کی زیارت کیا کرتے تھے۔

سادات و اشراف میں سے جب کوئی آپ سے ملاقات کے لئے آتا تو اسے بھی آپ ان کی زیارت کراتے اور عرض کرتے کہ یہی تبرکات تو میرا سرمایہ و میراث ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ان کی برکت سے تمہیں عزت دے۔

کمرہ کے اندر رکھے ہوئے تبرکات یہ تھے۔ چارپائی، چمڑے کا تکیہ جس میں کھجور کی چھال بھری ہوتی تھی، ایک جوڑا موزہ، چکی اور ترکش جس میں چند تیر تھے۔

تکیے کے اندر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک کی چکنائی کا اثر تھا۔ ایک شخص کو سخت بیماری لاحق ہوئی جس سے اسے شفا نہیں مل رہی تھی۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز سے اس کے بارے میں ذکر کیا گیا اور پھر آپ کی اجازت سے اس چکنائی میں سے کچھ دھو کر بیمار کی ناک میں ٹپکا دیا گیا۔ جس سے وہ تندرست ہو گیا۔

(مدارج النبوۃ)

حضرت علامہ جلال الدین سیوطی (ولادت ۸۴۹ھ وصال ۹۱۱ھ) ایک روایت نقل کرتے ہیں۔

جب کعب بن زہیر نے اپنا قصیدہ بانت سعاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑھ کر سنایا تو آپ نے چادر مبارک دوش اطہر سے اتار کر کعب کو عطا فرمائی۔ امیر معاویہ نے کعب کو لکھا کہ دس ہزار درہم لے لو اور چادر مبارک ہم کو دے دو۔ لیکن کعب نے انکار میں جواب دیا۔ جب کعب کا انتقال ہوا تو امیر معاویہ نے ان کے بیٹوں سے وہ چادر مبارک بیس ہزار درہم میں حاصل کرلی۔ پھر وہ چادر خلفائے بنو عباس میں منتقل ہوگئی۔ (ص ۸۲ تاریخ الخلفاء مطبوعہ دہلی)

حضرت مولانا علی قاری بن سلطان محمد ہروی (متوفی ۱۰۱۴ھ) حضرت امیر معاویہ بن ابی سفیان کی وصیت کے بارے میں لکھتے ہیں۔

وصیت کرتے ہوئے امیر معاویہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تبرکات میں لنگی، چادر اور کرتہ میرے پاس ہے۔ چند موئے مبارک اور ناخن کے تراشے ہیں۔

مجھے کفن میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کرتہ پہنایا جائے۔ آپ کی چادر میں مجھے لپیٹا جائے، اور آپ کی لنگی مجھے باندھ دی جائے۔ پھر میرے ان اعضاء پر جن سے سجدہ کیا جاتا ہے، آپ کے موئے مبارک اور تراشہ ناخن اقدس رکھ کر مجھے ارحم الراحمین کے رحم وکرم پر چھوڑ دیا جائے۔ (ص ۶۲۸ جلد ۵ مرقاۃ شرح مشکوۃ)

وادئ منیٰ، صفا ومروہ، مقام ابراہیم، تابوت سکینہ، پیالہ، جبہ، چادر، ناخن، بال، کمان، موزہ، تکیہ، چارپائی و دیگر آثار و تبرکات کے ساتھ انبیاء و صالحین کے جذبۂ احترام کے ایمان افروز مناظر سے آپ کی نگاہیں روشن و منور ہوئیں۔ صحابہ و تابعین کے والہانہ انداز محبت کو دیکھ کر آپ کا بھی جذبۂ عقیدت جاگ اٹھا اور ایسا کیوں نہ ہو کہ۔

وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْب

(سورۂ حج آیت ۳۱)

اور جو اللہ کی نشانیوں کی تعظیم کرے تو یہ دلوں کی پرہیز گاری سے ہے“۔
حضرت یوسف کنعانی کی قمیص سے حضرت یعقوب کی نگاہیں روشن ہوگئیں اور حضرت محمد عربی کے تبرکات سے صحابہ و تابعین نے اپنے جسم و روح اور قلب و ضمیر کو روشن کیا۔ اور آپ کے آثارِ مقدسہ کے نکھرے ہوئے جلوؤں سے انھوں نے زمین کے اوپر اور زمین کے نیچے بھی روشنی اور سکونِ دل حاصل کر کے اپنے صحرائے قلوب کو گلزار و نخلستان بنا دیا۔

اللہ اللہ! بہارِ چمنستانِ عرب — پاک ہیں لوثِ خزاں سے گل و ریحانِ عرب
عرش سے مژدۂ بلقیس شفاعت لایا — طائرِ سدرہ نشیں مرغِ سلیمانِ عرب
کوچہ کوچہ میں مہکتی ہے یہاں بوئے قمیص — یوسفستان ہے ہر ایک گوشۂ کنعانِ عرب
دل وہی دل ہے جو آنکھوں سے ہو حیرانِ عرب — آنکھیں وہ آنکھیں ہیں جو دل سے ہوں قربانِ عرب
فصلِ گل لاکھ نہ ہو وصل کی رکھ آس ہزار — پھولتے پھلتے ہیں بے فصل گلستانِ عرب
صدقے ہونے کو چلے آتے ہیں لاکھوں گلزار — کچھ عجب رنگ سے پھولا ہے گلستانِ عرب

ہشت خلد آئیں وہاں کسب لطافت کو رضاؔ
چار دن برسے جہاں ابرِ بہارانِ عرب



تبرکاتِ رسول

امام المحدثین ابو عبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری (ولادت ۱۹۴ھ وصال ۲۵۶ھ) تبرکاتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ایک باب کے تحت چند احادیثِ کریمہ کی روایت اپنی صحیح بخاری میں اس طرح کرتے ہیں۔

باب ماذکر من درع النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعصاہ وسیفہ وقدحہ وخاتمہ۔ وما استعمل الخلفاء بعدہ من ذلک مما لم یذکر قسمتہ ومن شعرہ ونعلہ وآنیتہ مما یتبرک اصحابہ وغیرہم بعد وفاتہ۔

تبرکاتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم، یعنی آپ کی زرہ، عصا، تلوار، پیالہ اور انگوٹھی کا ذکر جنہیں بعد میں آپ کے خلفاء نے استعمال کیا اور انھیں تقسیم نہیں کیا گیا۔ نیز آپ کے موئے مبارک، نعلین مبارک اور برتنوں کو آپ کے وصال کے بعد صحابۂ کرام و دیگر حضرات نے تبرکات قرار دے کر ان سے برکت حاصل کی۔

اس باب کے تحت امام بخاری نے مندرجہ ذیل احادیث رسول کی روایت کی ہے۔

.... عن انس ان ابا بکر رضی اللہ عنہ لمّا استخلف بعثہ الی البحرین وکتب لہ ھٰذا الکتاب وختمہ وکان نقش الخاتم ثلٰثۃ اسطر۔ محمد سطر، ورسول سطر، واللہ سطر (صحیح بخاری)

حضرت انس بن مالک سے روایت ہے۔ جب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ بنائے گئے تو آپ نے انس کو بحرین بھیجا اور ان کے لئے ایک خط لکھا جس پر (حضور اکرم والی) مہر لگا دی تھی۔ مہر کی تین سطریں کندہ تھیں۔ (یعنی محمد رسول اللہ) پہلی سطر میں لفظ محمد، دوسری سطر میں لفظ رسول، اور تیسری سطر میں لفظ اللہ۔

.... حدثنا عیسی بن طہمان قال اخرج الینا انس نعلین

جر وادین لھما قبالان۔ فحدثنی ثابت البنانی بعد عن انس انھما نعلا النبی صلی اللہ علیہ وسلم (صحیح بخاری)

حضرت عیسیٰ بن طہمان سے روایت ہے۔ انس بن مالک نے انھیں دو پرانے جوتے دکھائے۔ جن میں سے ہر ایک میں دو تسمے تھے۔ پھر حضرت ثابت بنانی نے مجھے بتایا کہ انس بن مالک انھیں تبلایا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلین مبارک ہیں۔

عن ابی بردۃ قال اخرجت الینا عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کساء ملبدا وقالت فی ھٰذا نزعت روح النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ (صحیح بخاری)

حضرت ابوبردہ سے روایت ہے۔ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ہمیں ایک موٹی چادر دکھائی اور تبلایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی کے اندر وصال فرمایا۔

...... عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ ان قدح النبی صلی اللہ علیہ وسلم انکسر فاتخذ مکان الشعب سلسلۃ من فضۃ قال عاصم رأیت القدح وشربت فیہ (صحیح بخاری)

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ جب ان کے پاس وہ محفوظ پیالہ ٹوٹ گیا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا تو انھوں (انس بن مالک) نے ٹوٹے ہوئے حصے پر چاندی کی پتر لگوادی۔

راوی حدیث عاصم کہتے ہیں۔ میں نے وہ پیالہ دیکھا بھی ہے اور اس میں پانی بھی پیا ہے۔

...... ان علی بن حسین حدثہ۔ انھم حین قدموا من المدینۃ من عند یزید بن معاویہ مقتل حسین بن علی رحمۃ اللہ علیہ لقیہ مسور بن مخرمۃ۔ فقال لہ ھل لک

الیٰ من حاجۃٍ تامرنی بھا۔ فقلت لہ لا۔ فقال لہ فھل انت معطی سیف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ فانی اخاف ان یغلبك القوم علیہ۔ وایم اللہ لئن اعطیتنیہ لا یخلص الیھم ابدا۔ حتی تبلغ نفسی۔ الخ (صحیح بخاری)

امام زین العابدین علی بن حسین بن علی بن ابی طالب بیان کرتے ہیں۔ کہ شہادت امام حسین کے بعد یزید بن معاویہ کے پاس سے جب آپ مدینہ منورہ پہنچے تو حضرت مسور بن مخرمہ نے ان سے ملاقات کر کے کہا کہ کوئی ضرورت ہو تو مجھے حکم دیں۔ میں نے کہا مجھے کوئی ضرورت نہیں۔ مسور بن مخرمہ نے کہا کیا آپ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار عنایت فرما دیں گے؟ مجھے خطرہ ہے کہ مخالفین آپ سے یہ تلوار لے لیں گے۔ اور اگر آپ مجھے عنایت فرما دیں گے تو واللہ العظیم! جب تک میرے جسم میں جان ہے کوئی شخص بھی مجھ سے یہ تلوار نہیں لے سکتا۔

قلب و روح کی گہرائیوں میں اتر جانے والا ایمان افروز منظر

بموقعہ صلح حدیبیہ سنہ ۶ ہجری

حضرت مسور بن مخرمہ بیان کرتے ہیں۔ عروہ بن مسعود ثقفی نمائندہ قریش بن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مقام حدیبیہ میں آئے اور صحابۂ کرام کی طرف سے اس موقعہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و توقیر دیکھ کر جب مکہ مکرمہ واپس ہوئے تو قبیلۂ قریش سے خطاب کرتے ہوئے انھوں نے کہا۔ (عروہ بن مسعود ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے)

واللہ لقد وفدت علی الملوك۔ ووفدت علیٰ قیصر و کسریٰ والنجاشی۔

واللہ ان رأیت ملکا قط یعظمہ اصحابہ ما یعظم اصحاب محمدٍ محمداً!۔
واللہ ان تنخم نخامۃ الا وقعت فی کف رجلٍ منھم فدلک بھا وجھہ وجلدہ۔ واذا امرھم ابتدروا امرہ۔ واذا توضأ کادو یقتتلون علی وضوئہ۔ واذا تکلم خفضوا أصواتھم عندہ۔ وما یحدون الیہ النظر تعظیماً لہ۔

(ص ۳۷۹ جلد اوّل صحیح بخاری)

واللہ! میں بادشاہوں سے ملاقات کر چکا ہوں۔ قیصر وکسریٰ اور نجاشی کے دربار میں میری حاضری ہوئی ہے۔
واللہ! میں نے کوئی بادشاہ ایسا نہیں دیکھا جسکی تعظیم اس کے ہمنشیں اتنی زیادہ کرتے ہوں۔ جتنی تعظیم وتوقیر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے صحابہ اپنے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی کرتے ہیں۔
واللہ! جب وہ تھوکتے ہیں تو ان کا لعاب دہن کسی نہ کسی صحابی کی ہتھیلی ہی پر گرتا ہے جسے وہ اپنے چہرہ اور بدن پر مل لیتا ہے۔ وہ جب کوئی حکم دیتے ہیں تو ان کے صحابہ فوراً تعمیلِ حکم کرتے ہیں۔ جب وہ وضو کرتے ہیں تو ان کے وضو کا پانی حاصل کرنے کے لئے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ لوگ آپس میں لڑ پڑیں گے۔ وہ جب بات کرتے ہیں تو ان کی بارگاہ میں لوگ اپنی آوازیں پست رکھتے ہیں۔ اور تعظیماً ان کی طرف آنکھ بھر کر نہیں دیکھتے۔
محمد بن مسلم بن عبید اللہ بن شہاب زہری کی روایت کے مطابق ابو محمد عبد الملک بن ہشام بن ایوب حمیری بصری ثم مصری (وصال ۲۲۳ھ/۸۳۸ء) نے محمد بن اسحٰق بن یسار مدنی ثم بغدادی (ولادت ۸۵ھ/۷۰۴ء وصال ۱۵۰ھ) کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ صلح حدیبیہ کے موقعہ پر عروہ بن مسعود ثقفی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہی باتیں کیں جو اس کے دوسرے ساتھیوں سے کر چکے تھے کہ ہم تو جنگ کی نیت سے

نہیں بلکہ ادائیگی عمرہ کے لئے مکہ مکرمہ کا رخ کیا ہے۔ پھر آپ کے پاس کھڑے ہو کر عروہ بن مسعود نے یہ منظر دیکھا۔

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ آپ کے ساتھ کس طرح پیش آتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتے ہیں تو آپ کے وضو کا پانی لینے کے لئے صحابہ ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کرتے ہیں۔ آپ لعاب دہن پھینکتے ہیں تو اس پر بھی لوگ ٹوٹ پڑتے ہیں۔ آپ کے جسم کا کوئی بال گرتا ہے تو اسے بھی وہ اٹھا کر رکھ لیتے ہیں"۔

یہ منظر دیکھ کر قریش مکہ کو خطاب کرتے ہوئے عروہ بن مسعود نے کہا۔

اے گروہ قریش! میں کسریٰ سے اس کے ملک میں جا کر ملا۔ میں قیصر سے اسکے ملک میں جا کر ملا۔ میں نجاشی سے اس کے ملک میں جا کر ملا۔ مگر

واللہ! میں نے کوئی بادشاہ ایسا نہیں دیکھا جو اپنی قوم میں اتنا معزز ہو جتنے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنے صحابہ میں معزز ہیں۔

اور میں نے وہاں ایسی قوم دیکھی ہے جو کسی قیمت پر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو یکہ و تنہا نہیں چھوڑ سکتی۔ اب تم جو چاہو اپنی رائے قائم کرو،،

(ص ۲۷۴۔ سیرۃ ابن ہشام جلد دوم۔ اعتقاد پبلشنگ ہاؤس۔ سوئیوالان، دہلی)



مقدس ابرو و مژگاں

امام حسن بن علی بن ابی طالب نے ہند بن ابی ہالہ کی یہ روایت بیان کی۔
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ابرو مبارک مقدار میں طویل تھے اور ان پر بال متناسب مقدار میں نہ بہت زیادہ نہ بالکل کم اور باہم ملے ہوئے نہیں تھے۔ اتنے قریب تھے کہ دور سے باہم ملے ہوئے معلوم ہوتے۔ دونوں ابروؤں کے درمیان ایک رگ مبارک تھی جو حالتِ رعب و جلال میں تڑپتی تھی اور خون میں جوش پیدا ہونے سے اس کے اندر لرزہ سا معلوم ہوتا۔

(ص ۴۴۳۔ الوفا باحوال المصطفٰی لابی الفرج عبدالرحمٰن بن ابی الحسن المعروف بہ ابن الجوزی۔ اعتقاد پبلشنگ ہاؤس۔ سوئیوالان۔ دہلی)

ان الفرجة التی کانت بین حاجبیه یسیرة لا تبین الا من دق النظر۔ (سیرۃ حلبیہ)

دونوں ابروؤں کے درمیان اتنی قلیل کشادگی تھی کہ اسی شخص پر واضح ہوتی جو غور سے دیکھتا۔

امام حسن بن علی بن ابی طالب نے ہند بن ابی ہالہ کی یہ روایت بیان کی۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس آنکھوں کی پتلی بہت سیاہ، مبارک بھویں طویل، باریک بالوں والی، اور مکمل ملی ہوئی نہیں تھیں (اگرچہ لگتا تھا کہ مل گئی ہیں) اور مبارک پلکیں دراز تھیں۔ (ص ۴۴۴۔ الوفا باحوال المصطفٰی لابن الجوزی)

حضرت علی بن ابی طالب نے مقرون الحاجبین (آپ کے ابرو باہم پیوست تھے) حضرت سوید بن غفلہ نے مقرون الحاجبین (ابرو آپس میں ملے ہوئے) اور ایک دوسرے صحابیٔ رسول نے دقیق الحاجبین (لطیف و باریک ابرو والے) کی صفت بیان کی ہے۔ طائرانہ نظر ڈالنے پر ابرو متصل معلوم ہوتے مگر غور سے

دیکھنے میں دونوں ابروؤں کے درمیان کشادگی واضح طور پر معلوم ہو جاتی۔
حضرت علی بن ابی طالب کی روایت کے مطابق آپ کی پلکیں لمبی اور خوبصورت تھیں۔ حضرت ام معبد کہتی ہیں فی اشفارہ غطف۔ آپ کی پلکیں حسین اور لمبی تھیں۔ اور حضرت ابو ہریرہ بیان کرتے ہیں۔
کان اھدب اشفارہ العینین (دلائل النبوۃ للامام البیہقی) آپ کی پلکیں بڑی لمبی تھیں۔ ؎

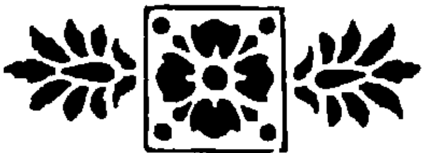
ہلال کیسے نہ بنتا کہ ماہِ کامل کو
سلام ابروئے شہ میں خمیدہ ہونا تھا

یاد ابرو کر کے تڑپو بلبلو
ٹکڑے ٹکڑے دام ہو ہی جائے گا

آج عید عاشقاں ہے گر خدا چاہے کہ وہ
ابروئے پیوستہ کا عالم دکھاتے جائینگے

رنگ مژہ سے کرکے خجل یادشاہ میں
کھینچا ہے ہم نے کانٹوں پہ عطر جمال گل

جن کے سجدہ کو محراب کعبہ جھکی
ان بھنوؤں کی لطافت پہ لاکھوں سلام
ان کی آنکھوں پہ وہ سایہ افگن مژہ
ظلۂ قصر رحمت پہ لاکھوں سلام
اشکباریٔ مژگاں پہ برسے درود
سلکِ دُرِّ شفاعت پہ لاکھوں سلام



ریشِ مبارک

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مبارک داڑھی سیاہ، گھنی اور خوش منظر تھی۔ صحابہ کرام بیان کرتے ہیں۔

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان کث اللحیہ تملأ صدرہ۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی داڑھی گھنی اور سینہ کو پُر کئے ہوئے تھی۔

حضرت نافع بن جبیر کہتے ہیں۔ حضرت علی بن ابی طالب نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت بیان کرتے ہوئے کہا۔

ضخم الھامۃ عظیم اللحیۃ۔ آپ کا سرِ اقدس بڑا اور داڑھی اعتدال کے ساتھ لمبی تھی۔

حضرت ہند بن ابی ہالہ کا بیان ہے۔

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کث اللحیۃ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھی گھنی تھی۔

حضرت سعید بن مسیب حضرت ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں۔

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسود اللحیۃ۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی داڑھی خوب سیاہ تھی۔

حضرت سعد بن ابی وقاص بیان کرتے ہیں۔

کانت لحیتہ حسنۃ شدید سواد اللحیۃ۔ آپ کی داڑھی نہایت اچھی اور خوب سیاہ تھی۔

حضرت عمرو بن شعیب کی ایک روایت اَلْوَفَا بِاَحْوالِ الْمُصْطَفٰے اور ترمذی شریف میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ بڑھی ہوئی داڑھی کو طول و عرض دونوں

طرف سے برابر کاٹ دیا کرتے تھے۔

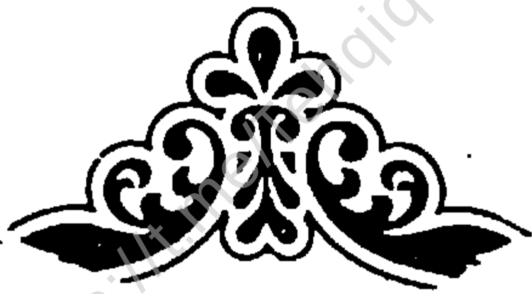
اور حضرت انس بن مالک کی روایت ہے۔

کانت لحیۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد ملأت ھٰھنا الیٰ ھٰھنا۔ آپ کی مبارک داڑھی یہاں سے یہاں تک تھی (یعنی طویل و معتدل تھی) ؎

مصحف عارض پہ ہے خطِ شفیعہ نور کا
لو! سیہ کارو مبارک ہو قبالہ نور کا

خط کہ گرد دھن وہ دل آرا پھبن
سبزۂ نہرِ رحمت پہ لاکھوں سلام

ریش خوش معتدل، مرہم ریش دل
ہالۂ ماہِ ندرت پہ لاکھوں سلام



گیسوئے عنبریں

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے گیسوئے پاک نہایت خوبصورت، سیاہ، خمدار، نہ بالکل سیدھے، نہ زیادہ گھنگھریالے تھے۔

حضرت انس بن مالک بیان کرتے ہیں۔

نبئ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اپنے سرِ مبارک میں بکثرت تیل لگاتے، داڑھی میں کنگھی کرتے اور اکثر وبیشتر اپنے سر پر تیل لگا کر اس پر کپڑے کا ایک ٹکڑا رکھ دیتے تاکہ اسکی چکناہٹ عمامہ پر نہ لگ سکے۔

حضرت سعد بن ابی وقاص کی روایت ہے۔

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شدید سواد الرأس و اللحیۃ ــــ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سر اور داڑھی کے بال نہایت سیاہ تھے۔

حضرت ابو قرصافہ کی ایک روایت ابن عساکر نے نقل کی ہے۔

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شدید سواد الشعر۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے گیسو بہت سیاہ تھے۔

حضرت علی بن ابی طالب کا بیان ہے۔

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حسن الشعر۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے گیسو بہت خوبصورت تھے۔

حضرت انس بن مالک اس گیسوئے پاک کے بارے میں عرض کرتے ہیں۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بال قدرے گھنگھریالے تھے، نہ بالکل سیدھے نہ بالکل خمدار۔

حضرت براء بن عازب کہتے ہیں۔

آپ کے گیسو کانوں کی لو تک تھے ۔۔۔ اور عرض کرتے ہیں۔ آپ کے بال کاندھوں تک تھے۔

حضرت عمر بن خطاب بیان کرتے ہیں۔

آپ کے مبارک بال کانوں تک تھے۔

حضرت عائشہ صدیقہ بیان کرتی ہیں۔

آپ کے بال کانوں اور دونوں شانوں کے درمیان تھے۔

مرویات میں آپ کے گیسوئے مبارک کا وصف بیان کرتے ہوئے تین الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔ وفرۃ ۔ لمۃ ۔ جمۃ

وفرۃ ! کانوں کی لو تک پہنچنے والے بال۔ لمۃ ! کانوں اور کاندھوں کے بیچ تک پہنچنے والے بال۔ جمۃ ! کاندھوں کو چھو لینے والے بال۔

جس موقعہ پر جس کیفیت میں گیسوئے پاک ہوا کرتے اسی منظر کی صحابۂ کرام اپنے اپنے انداز سے عکاسی کرتے ہیں

کوچۂ گیسوئے جاناں سے چلے ٹھنڈی نسیم
بال و پر افشاں ہوں یارب! بلبلان سوختہ

رخ دن ہے یا مہر سما، یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں
شب زلف یا مشک ختنا، یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

انا فی عطش وسخاک اتم۔ اے گیسوئے پاک اے ابر کرم
برسن ہارے رم جھم رم جھم دو بوند ادھر بھی گرا جانا

ہے کلام الٰہی میں شمس و ضحٰی، ترے چہرۂ نور فزا کی قسم
قسم شب تار میں راز یہ ہے کہ حبیب کی زلف دوتا کی قسم

وہ کرم کی گھٹا گیسوئے مشک سا ۔۔۔ لکۂ ابر رحمت پہ لاکھوں سلام
لیلۃ القدر میں مطلع الفجر حق ۔۔۔ مانگ کی استقامت پہ لاکھوں سلام
لخت لخت دل ہر جگر چاک سے ۔۔۔ شانہ کرنے کی حالت پہ لاکھوں سلام

تقسیم موئے مبارک

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتی منی فاتی الجمرۃ فرماھا ثم اتی منزلہ بمنی ونحر ثم قال للحلاق خذ واشار الی جانبہ الایمن ثم الایسر ثم جعل یعطیہ الناس۔

(ص ۴۲۱ صحیح مسلم۔ جلد اول۔ کتب خانہ رشیدیہ، دہلی)

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وادیٔ منیٰ میں فروکش ہوئے۔ پھر جمرہ کے پاس تشریف لے جاکر رمیٔ جمار کیا۔ پھر منیٰ تشریف لاکر قربانی کی۔ پھر حجام سے فرمایا کہ دائیں طرف سے میرا سر مونڈنا شروع کرو۔ پھر بائیں جانب۔ پھر آپ نے موئے مبارک لوگوں کے درمیان تقسیم فرمایا۔

حضرت انس بن مالک ہی سے دوسری روایت اس طرح ہے۔

لما رمی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الجمرۃ ونحر نسکہ وحلق ناول الحالق شقہ الایمن فحلقہ ثم دعا اباطلحۃ الانصاری فاعطاہ ایاہ۔ ثم ناولہ الشق الایسر فقال احلق فحلقہ فاعطاہ اباطلحۃ فقال قسمہ بین الناس۔ (ص ۴۲۱ صحیح مسلم جلد اول)

رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم جب رمیٔ جمار اور قربانی فرما چکے تو حلق (سر مونڈنا) فرمایا۔ حجام کی طرف اپنا دایاں حصہ سر کرتے ہوئے اسے مونڈنے کا حکم دیا۔ اور ابوطلحہ انصاری کو طلب کر کے انھیں موئے مبارک عنایت فرمایا۔ پھر حجام کو حکم دیا کہ وہ آپ کا بایاں حصہ سر مونڈے۔ تو اس نے سر مونڈا اور آپ نے موئے مبارک ابوطلحہ انصاری کو عنایت فرمایا۔ اور حکم صادر فرمایا کہ اسے لوگوں کے درمیان تقسیم کردو۔

شارحِ مسلم ابوزکریا محی الدین یحییٰ بن شرف، المعروف بہ امام نوذی (ولادت ۶۳۱ھ، وصال ۶۷۶ھ) حدیث مذکور الصدر کے فوائد بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

ومنها التبرك بشعرہ صلی اللہ علیہ وسلم واقتناءہ للتبرك۔

(حاشیہ حوالہ مذکورہ)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک سے برکت حاصل کی جاتی ہے۔ اور حصولِ برکت کے لئے موئے مبارک کو چن کر اسے محفوظ رکھنا جائز ہے۔

پھر امام نوذی نے لکھا ہے کہ حجۃ الوداع کے موقعہ پر حلق رأس کرنے اور موئے مبارک کی تقسیم کا یہ جو واقعہ پیش آیا۔ تو حلق رأس کرنے والے حجام کون تھے۔ انکے نام کے سلسلے میں محدثین کا اختلاف ہے۔ مشہور یہ ہے کہ وہ معمر بن عبداللہ العدوی تھے۔

تقسیم موئے مبارک کا یہ واقعہ صحیح بخاری اور ترمذی شریف میں بھی تقریباً اسی طرح ہے۔ اور رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انس بن مالک کو باقاعدہ حکم دیا کہ یہ موئے مبارک اپنی ماں ام سلیم کو بھی دے دینا۔ ام سلیم ابوطلحہ انصاری کی بیوی ہیں۔ انس بن مالک بیان کرتے ہیں۔

لما حلق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رأسہ بمنی اخذ شق رأسہ الایمن بیدہ۔ فلما فرغ ناولنی۔ فقال: یا انس انطلق بهذا الیٰ ام سلیم۔ فلما رأی الناس ما خصنا بہ تنافسوا فی الشق الاخر هذا یاخذ الشیٔ۔ وهذا یاخذ الشیٔ۔

(مسند امام احمد بن حنبل)

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے وادی منیٰ میں جب اپنا سر منڈایا تو انھوں نے اپنے ہاتھ سے دائیں حصہ سر کو پکڑا اور منڈایا۔ اور جب اس سے فارغ ہوئے تو مجھے کچھ موئے مبارک دے کر فرمایا کہ اے انس! یہ اپنی ماں کے پاس لے جا کر

انھیں دے دینا۔ ہمارے ساتھ یہ خصوصی عنایت لوگوں نے دیکھ کر بائیں حصۂ سر کے مونڈے جانے کے وقت ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش شروع کردی کوئی کچھ موئے مبارک یہاں سے حاصل کررہا ہے۔ کوئی وہاں سے حاصل کررہا ہے۔
عثمٰن بن عبداللہ بن مواہب سے روایت ہے۔

ارسلنی اھلی الی ام سلمۃ بقدح من ماء فجاءت بجلجل من فضۃ فیہ شعر من شعر النبی صلی اللہ علیہ وسلم وکان اذا اصاب الانسان عین اوشیٔ بعث بھا مخضبۃ۔ قال: فاطلعت فی الجلجل فرأیت شعرات حمراء۔ (رواہ البخاری فی کتاب اللباس)

حضرت ام سلمہ نے موئے مبارک کو ایک شیشی میں رکھ لیا تھا۔ جب کسی شخص کو نظر لگ جاتی یا کوئی مرض ہوتا تو آپ اس شیشی کو پانی میں ڈبو کر اس کا پانی اسے دے دیتیں۔ اور اس پانی سے اس شخص کو شفاء حاصل ہوجاتی۔ (خلاصۂ حدیث)

حضرت خالد بن ولید کے بارے میں قاضی ابوالفضل عیاض بن موسیٰ مالکی (ولادت ۴۷۶ھ۔ وصال ۵۴۴ھ) لکھتے ہیں۔

وکانت فی قلنسوۃ خالد بن الولید شعرات من شعرہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ فسقطت قلنسوتہ فی بعض حروبہ فشد علیھا شدۃ انکر علیہ اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم کثرۃ من قتل فیھا۔ فقال لم افعلھا بسبب القلنسوۃ۔ بل لما تضمنتہ من شعرہ صلی اللہ علیہ وسلم لئلا اسلب برکتھا وتقع فی ایدی المشرکین۔ (ص ۴۴۔ الجزء الثانی۔ الشفاء بتعریف حقوق المصطفٰے۔ مطبع اصح المطابع بمبئی)

حضرت خالد بن ولید کی ٹوپی میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک تھے۔ آپ کی وہ ٹوپی ایک جنگ کے موقعہ پر گر گئی۔ آپ نے اس کے حصول کے لئے بڑا سخت حملہ کیا جس میں بہت سے مسلمان شہید ہوگئے، اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے اس حملہ پر اعتراض کیا۔ آپ نے جواب دیا۔

میں نے یہ حملہ ٹوپی کے لئے نہیں کیا تھا بلکہ اس کے اندر موجود موئے مبارک کے لئے کیا تھا کہ کہیں میں اسکی برکت سے محروم نہ ہو جاؤں اور یہ مشرکوں کے ہاتھ نہ لگ جائے۔"

حضرت خالد بن ولید کی یہ ٹوپی جنگ یرموک میں گم ہو گئی تھی۔ آپ نے اس کی تلاش و بازیابی کی سخت جدوجہد کی۔ اور آخر کار مل گئی۔ لوگوں نے پوچھا اتنی سعی و کوشش کا سبب کیا ہے؟ آپ نے فرمایا۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک بار عمرہ فرمایا۔ جب آپ نے اپنا سر مبارک منڈوایا تو لوگ موئے مبارک لینے کے لئے دوڑ پڑے۔ میں نے بھی آپ کی پیشانی مبارک کے چند بال حاصل کر کے اس ٹوپی کی زینت بنا لیا۔ جس لڑائی میں یہ ٹوپی میرے پاس رہی۔ اس کی برکت سے مجھے فتح نصیب ہوتی رہی۔ (ترجمہ خالد بن ولید- الاصابہ)

حضرت انس بن مالک کے بارے میں حضرت ثابت بنانی کا بیان ہے۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے خادم حضرت انس بن مالک نے مجھ سے کہا کہ یہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا موئے مبارک ہے۔ جسے میرے مرنے کے بعد میری زبان کے نیچے رکھ دینا۔ چنانچہ میں نے ان کی وصیت کے مطابق وہ موئے مبارک انکی زبان کے نیچے رکھ دیا۔ اور وہ اسی حالت میں دفن کئے گئے (ترجمہ انس بن مالک-الاصابہ)

حضرت امیر معاویہ بن ابی سفیان کے بارے میں علامہ جلال الدین بن ابی بکر سیوطی (ولادت ۸۴۹ھ۔ وصال ۹۱۱ھ) لکھتے ہیں۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک حضرت امیر معاویہ کے پاس موجود تھے۔ آپ نے وصیت کی کہ یہ موئے مبارک میرے مرنے کے بعد میری آنکھوں اور منہ پر رکھ دیئے جائیں۔ اور پھر مجھے ارحم الراحمین کے حوالہ کر دیا جائے۔ چنانچہ آپ کی وصیت کے مطابق عمل کیا گیا۔ (تاریخ الخلفاء۔ نور پبلشنگ ہاؤس۔ فراشخانہ، دہلی)

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے واقعۂ حلق رأس اور تقسیم موئے مبارک والی حدیث پاک کے بارے میں امام محمد بن سیرین تابعی روایت کرتے ہیں۔

فحدثنیه عبیدة السلمانی- یرید ھذا الحدیث: فقال لان یکون عندی شعرة منه احب الی من کل بیضاء وصفراء علی وجه الارض وفی بطنها۔ (رواہ الامام محمد بن حنبل فی مسندہ)

حضرت عبیدہ نے مجھ سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک موئے مبارک میرے نزدیک روئے زمین اور زیر زمین کی ہر سپید و زرد دولت سے زیادہ محبوب ہے۔

حضرت ابوسلمہ کی روایت ہے۔ محمد بن عبداللہ بن زید نے مجھ سے بیان کیا کہ میرے والد (عبداللہ بن زید) منحر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے۔ حضور نے ضحایا تقسیم فرمائے اور انھیں اپنا موئے مبارک عنایت فرمایا۔ (الاصابہ)

محمد بن عبداللہ بن زید کا یہ بھی بیان ہے کہ وہ موئے مبارک مہندی اور وسمہ سے رنگا ہوا ہمارے پاس موجود ہے۔ (طبقات ابن سعد جلد سوم)



حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (ولادت ۱۱۱۴ھ/۱۷۰۳ء۔ وصال ۱۱۷۶ھ ۱۷۶۲ء)
اپنے والد ماجد حضرت شاہ عبدالرحیم محدث دہلوی (وصال ۱۱۳۱ھ/۱۷۱۸ء) کی بیماری اور حصول نعمت

موئے مُبارک

کا ایک ایمان افروز واقعہ اس طرح بیان کرتے ہیں

موئے مُقدّس کی برکات

فرمایا! ایک بار مجھے بخار نے آلیا اور بیماری نے طول پکڑا۔ یہاں تک کہ زندگی سے نا امید ہوگیا۔ اسی دوران مجھ پر غنودگی طاری ہوئی تو میں نے دیکھا کہ حضرت شیخ عبدالعزیز سامنے موجود ہیں اور فرما رہے ہیں۔

بیٹے! حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم تیری بیمار پرسی کو تشریف لا رہے ہیں اور شاید تیری پائنتی کی طرف سے تشریف لائیں اس لئے چارپائی کو اس طرح رکھنا چاہیئے کہ حضور کی طرف تمہارے پاؤں نہ ہوں۔

یہ سنکر مجھے افاقہ ہوا۔ قوتِ گویائی نہیں تھی۔ حاضرین نے میرے اشارے پر چارپائی کا رخ پھیر دیا۔ اُسی وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے۔ اور فرمایا کَیْفَ حَالُکَ یَا بُنَیَّ۔ (اے میرے بیٹے! کیسے ہو؟)

اس کلام کی لذت اس قدر غالب ہوئی کہ مجھ پر آہ و بکا اور وجد و اضطراب کی عجیب و غریب کیفیت طاری ہوگئی۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس انداز سے اپنی بغل میں لیا کہ آپ کی داڑھی مبارک میرے سر پر تھی اور آپ کا جبہ مبارک میری آنکھوں سے تر ہوگیا۔ — پھر آہستہ آہستہ وجد و اضطراب کی کیفیت حالتِ سکون میں بدل گئی۔

اسی وقت میرے دل میں آیا کہ ایک مدت سے موئے مبارک کے حصول کی آرزو

رکھتا ہوں۔ کیا ہی کرم ہو اس وقت تبرک عنایت فرمائیں۔ میرے اس خیال سے آپ مطلع ہوئے اور داڑھی مبارک پر ہاتھ پھیر کر دو مقدس بال میرے ہاتھ پر آپ نے رکھ دیا۔ پھر میرے دل میں آیا کہ یہ دونوں مقدس بال عالم بیداری میں بھی میرے پاس رہیں گے یا نہیں؟ اس کھٹکے پر مطلع ہو کر آپ نے فرمایا، یہ دونوں بال عالم ہوش اور بیداری میں بھی باقی رہیں گے ــــ اس کے بعد آپ نے صحت کلی اور طویل عمر کی خوشخبری سنائی۔

اسی وقت مرض سے افاقہ ہوگیا۔ میں نے چراغ منگوایا۔ وہ دونوں مقدس بال اپنے ہاتھ میں نہ پائے تو میں غمگین ہو کر بارگاہِ عالی کی طرف متوجہ ہوا۔ غیبت واقع ہوئی اور آنحضور مثالی صورت میں جلوہ فرما ہوئے۔ فرمایا۔

اے بیٹے! عقل و ہوش سے کام لو۔ وہ دونوں بال احتیاطاً تمہارے سرہانے کے نیچے رکھ دیئے تھے۔ وہاں سے لے لو۔

افاقہ ہوتے ہی وہ دونوں مقدس بال وہاں سے اٹھائے اور تعظیم و تکریم سے ایک جگہ محفوظ کر کے رکھ دیئے۔ اس کے بعد دفعتہً بخار لوٹا۔ اور انتہائی ضعف و نقاہت طاری ہوئی، سر سے اشارہ کرتا رہا۔ کچھ دیر بعد اصل طاقت بحال ہوئی اور صحت کلی نصیب ہوئی۔

اسی سلسلے میں یہ کلمات بھی فرمائے تھے کہ ان دو بالوں کے خواص میں سے ایک یہ بھی ہے کہ آپس میں گتھے رہتے ہیں، مگر جب درود پڑھا جائے تو جدا جدا کھڑے ہو جاتے ہیں۔

دوسرے یہ کہ ایک مرتبہ تاثیر تبرکات کے منکروں میں سے تین آدمیوں نے امتحان لینا چاہا۔ میں اس بے ادبی پر راضی نہ ہوا۔ مگر جب بحث و مباحثہ طویل ہوگیا تو کچھ عزیز اِن مقدس بالوں کو سورج کے سامنے لے گئے۔ اسی وقت بادل کا ٹکڑا ظاہر ہوا۔ حالانکہ سورج بہت گرم تھا اور بادلوں کا موسم بھی نہ تھا۔

یہ واقعہ دیکھ کر منکروں میں سے ایک نے توبہ کی۔ اور دوسرے نے کہا یہ اتفاقی امر ہے۔ عزیز دوسری مرتبہ لے گئے تو دوبارہ بادل کا ٹکڑا ظاہر ہوا۔ اس پر دوسرے منکر نے بھی توبہ کیا۔ مگر تیسرے نے کہا یہ تو اتفاقی بات تھی ۔ یہ سن کر تیسری بار موئے مبارک کو سورج کے سامنے لے گئے۔ سہ بارہ بادل کا ٹکڑا ظاہر ہوا۔ تو تیسرا منکر بھی توبہ کرنے والوں میں شامل ہو گیا۔

آپ نے یہ بھی فرمایا ! ایک بار یہ موئے مبارک زیارت کے لئے باہر لے آیا۔ بہت بڑا مجمع تھا۔ ہر چند صندوقِ تبرک کا تالا کھولنے کی کوشش کی گئی لیکن نہ کھلا۔ میں اپنے دل کی طرف متوجہ ہوا تو معلوم ہوا کہ فلاں آدمی ناپاک ہے۔ جس کی ناپاکی کی شامت کے سبب یہ نعمت میسر نہیں آرہی ہے۔ عیب پوشی کرتے ہوئے میں نے ان سب کو تجدید طہارت کے لئے حکم دیا۔ وہ ناپاک آدمی بھی مجمع سے چلا گیا۔ اور اس وقت بڑی آسانی سے تالا کھولا گیا۔ اور ہم سب نے زیارت کی۔

حضرت والد ماجد نے آخری عمر میں جب تبرکات تقسیم فرمائے تو ان دونوں بالوں میں سے ایک کاتب الحروف کو عنایت فرمایا۔ جس پر اللہ تبارک و تعالیٰ کا شکر ہے۔ (ص ۱۰۴ ــ ۱۰۵۔ انفاس العارفین۔ تالیف : حضرت شاہ ولی اللہ بن عبدالرحیم محدث دہلوی۔ ترجمہ : سید محمد فاروق القادری۔ طبع چہارم۔ مکتبہ الفلاح دیوبند)

اور اسی واقعہ کو اختصار کے ساتھ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی ایک دوسری کتاب میں اس طرح تحریر کرتے ہیں۔

اخبرنی والدی انہ کان مریضا فرأی النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم فی النوم۔ فقال۔ کیف حالک یا بنیّ۔ ثم بشرہ بالشفاء واعطاہ شعرتین من شعور لحیتہ فتعافی من المرض فی الحال۔ وبقیت الشعرتان عندہ فی الیقظۃ۔ فاعطانی احداھما فھی عندی (الحدیث

الخامس عشر۔ الدر الثمین فی مبشرات النبی الامین للشاہ ولی اللہ المحدث الدھلوی)۔

مجھے میرے والد نے بتلایا کہ انھیں بیماری کی حالت میں نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا خواب میں شرف حاصل ہوا۔ اور آپ نے ارشاد فرمایا۔ اے بیٹے! تیرا کیا حال ہے؟

پھر نبیٔ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے انھیں بیماری سے شفایابی کی خوشخبری دی۔ اور اپنی داڑھی مبارک کے دو بال عنایت فرمائے۔ جس کے بعد وہ فوڑا صحت یاب ہوگئے۔ اور دونوں موئے مبارک بیداری کے بعد بھی ان کے پاس موجود تھے۔ والد ماجد نے ان میں سے ایک موئے مبارک مجھے عنایت فرمایا جو اس وقت بھی میرے پاس ہے



ماہ محرّم الحرام

اسلامی سال کا آغاز ماہ محرّم سے ہوتا ہے۔ امم سابقہ میں بھی یہ معظم سمجھا جاتا تھا کیونکہ بہت سے انبیاء کرام و مرسلین عظام علیہم السلام اس محترم مہینہ کی دسویں تاریخ کو انعام و اکرام خداوندی سے مختلف صورتوں میں نوازے گئے۔ اس امت میں بھی یہ ماہ مقدس و محترم ہے۔

ماہِ محرّم کی فضیلت

حدیث شریف میں ہے: "محرّم، اللہ کیلئے ہے اس کی تعظیم کرو"۔ جس نے ماہ محرّم کی قدر کی اللہ اسے جنت میں عزت عطا فرمائے گا اور دوزخ سے نجات دے گا۔

ماہ محرّم کی شب اوّل کی نماز و ذکر

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جو شخص ماہ محرّم الحرام کی شب اوّل میں شب بیداری کرے اور آٹھ رکعات نفل اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سُورَۃ فَاتِحَہ کے بعد سُورَۃ اِخْلَاص دس۱۰ بار پڑھے تو میں بروز قیامت اس کی اور اس کے گھر والوں کی شفاعت کروں گی۔ اگرچہ اس پر دوزخ کی آگ واجب ہو چکی ہو۔

کتاب الاوراد میں ہے کہ جو محرّم کی پہلی رات میں دو۲ رکعت نفل پڑھے اور بعد سلام ہاتھ اٹھا کر یہ دعا اَللّٰھُمَّ ارْحَمْنِیْ وَتَجَاوَزْ عَنِّیْ وَاحْفَظْنِیْ مِنْ کُلِّ آفَۃٍ۔ پڑھے۔ وہ تمام سال جملہ آفات و بلیات سے امان میں رہے گا۔

یکم محرّم کا روزہ

حضرت ابن عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت ہے کہ حضوراقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ جس نے ذی الحجہ کے آخری دن اور محرّم کے پہلے دن روزہ رکھا گویا اس نے گذشتہ سال کو روزوں میں ختم کیا (یعنی سال بھر روزہ رکھا) اور آئندہ سال کو بھی روزہ سے شروع کیا۔ اللہ نے اس کے پچاس برس کے گناہوں کا اس روزہ کو کفارہ بنا دیا۔ (غنیۃ الطالبین)

یکم اور ۲۹، ۳۰ محرم کا روزہ

ایک حدیث میں ہے کہ فرمایا جو شخص ماہ محرّم کی پہلی اور انتیس و تیس تاریخوں کا روزہ رکھے۔ اور راتوں کو قیام (نوافل تلاوت) کرے اس کے نامۂ اعمال میں تیس برس کی عبادت کا ثواب لکھا جائے گا۔ اور پل صراط پر گذرنا آسان ہوگا۔ اور اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی مانند چمکتا ہوگا۔

محرّم کے عشرۂ اوّل کا روزہ

حدیث شریف میں ہے کہ جس نے محرم کے شروع میں دس روزے رکھے اس کے لئے ایسا ثواب ہے کہ گویا اس نے دس ہزار برس اللہ تبارک وتعالیٰ کی ایسی عبادت کی کہ دن میں روزہ رکھا اور رات میں قیام کیا۔

عاشورہ کی وجہ تسمیہ

عاشورہ کی وجہ تسمیہ میں علماء کا اختلاف ہے۔ اس کی توجیہہ مختلف طور پر کی گئی ہے ــــــ اکثر علماء کا قول ہے کہ چوں کہ یہ محرم کا دسواں دن ہوتا ہے اس لئے اس کو عاشورہ کہتے ہیں۔ بعض کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو بزرگیاں دنوں کے اعتبار سے امتِ محمدّیہ کو عطا فرمائی ہیں۔ اس میں یہ دن دسویں بزرگی کا ہے۔ اسی مناسبت سے اس کو عاشورہ کہا جاتا ہے۔ ایک قول

یہ بھی ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ نے دس انبیاء کرام پر مختلف انعام فرمایا اس لئے اس کو عاشورہ کہتے ہیں۔

یوم عاشورہ کا روزہ

حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مدینہ میں تشریف لائے تو یہود کو عاشورہ کے دن روزہ دار پایا۔ ارشاد فرمایا کہ یہ کیا دن ہے کہ تم روزہ رکھتے ہو؟ عرض کیا کہ یہ عظمت والا دن ہے۔ کیوں کہ اس میں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بطور شکر اس دن کا روزہ رکھا تو ہم بھی روزہ رکھتے ہیں۔ حضور نے ارشاد فرمایا موسیٰ علیہ السلام کی موافقت کرنے میں بہ نسبت تمہارے ہم زیادہ حقدار ہیں اور زیادہ قریب ہیں تو حضور نے خود بھی روزہ رکھا اور اس کا حکم بھی فرمایا۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہی سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کسی دن کے روزہ کو اور دن پر فضیلت دیکر جستجو فرماتے نہ دیکھا مگر یہ عاشورہ کا دن (بخاری و مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ رمضان کے بعد افضل روزہ محرم کا روزہ ہے۔ (مسلم، ابوداؤد، ترمذی)

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ مجھے اللہ پر گمان ہے کہ عاشورہ کا روزہ ایک سال قبل کے گناہ کو مٹا دیتا ہے۔ (صحیح مسلم)

ام المومنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ ماہ رمضان کے روزے فرض ہونے سے پہلے عاشورہ کے روزے رکھنے کا رواج تھا۔ لیکن جب

ماہِ رمضان کے روزے فرض قرار دیئے گئے تو سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عاشورہ کا روزہ جس کا جی چاہے رکھے اور جس کا جی چاہے نہ رکھے۔ (جامع الاصول)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ زمانہ جاہلیت میں لوگ عاشورہ کا روزہ رکھتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور دوسرے مسلمانوں نے یہ روزہ قبل از فرضیتِ رمضان رکھا۔ لیکن رمضان کے روزے فرض ہونے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے دنوں میں سے ماہ محرّم الحرام کا دسواں دن بھی ہے جس کا جی چاہے اس دن کا روزہ رکھے۔ (ابوداؤد)

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جناب حارث بن ہشام کو حکم دیا کہ کل عاشورہ کے دن کا تم روزہ رکھو اور اپنے متعلقین کو حکم دو کہ وہ بھی روزہ رکھیں۔ (موطا امام مالک)

جناب حکم بن اعرج رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوا جب وہ چادر لپیٹے زمزم کنویں سے ٹیک لگائے بیٹھے تھے۔ میں نے ان سے عاشورہ کے روزہ کے بارے میں استفسار کیا تو انھوں نے ارشاد فرمایا کہ محرم کا چاند دیکھ کر پہلی محرم کو کھاؤ پیو اور نویں محرّم کو روزہ رکھو۔ میں نے پوچھا کہ کیا سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح روزہ رکھتے تھے؟ تو جواب دیا ہاں۔ (مسلم۔ ابوداؤد)

جناب رزین نے حضرت عطا کی زبانی بیان کیا کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے سنا ہے کہ یہود کی مخالفت کرتے ہوئے نویں اور دسویں محرّم کو روزہ رکھا کرو۔ (مسند امام احمد بن حنبل)

ام المومنین سیدتنا حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عاشورہ کا روزہ کبھی نہیں چھوڑا۔ (نسائی)

یوم عاشورہ کی اہمیّت

سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ سرکار اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے محرم کی دس تاریخ یعنی عاشورہ کا روزہ رکھا، اس کو دس ہزار فرشتوں، دس ہزار شہیدوں اور دس ہزار حج وعمرہ کرنے والوں کا ثواب دیا جائے گا۔ جس نے عاشورہ کو کسی یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرا تو اللہ تعالیٰ اس کے سر کے بال کے عوض جنت میں اس کا درجہ بلند کرے گا۔ جس نے عاشورہ کی شام کو کسی مومن کا روزہ کھلوایا گویا اس نے اپنی طرف سے تمام امتِ محمدیہ (علیٰ صاحبہا الصّلوٰۃ والسّلام) کو افطار کرایا اور ساری امّت کا پیٹ بھرا۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا یارسول اللہ! کیا اللہ تعالیٰ نے عاشورہ کے دن کو تمام دنوں پر فضیلت دی ہے؟ تو حضور نے ارشاد فرمایا ہاں! اللہ تعالیٰ آسمانوں، زمینوں، پہاڑوں اور سمندروں کو عاشورہ کے دن پیدا فرمایا ——— لوح وقلم کو بھی عاشورہ کے دن پیدا فرمایا ——— حضرت آدم علیہ السّلام کی تخلیق عاشورہ کے دن ہوئی ——— اور ان کو عاشورہ ہی کے دن جنت میں داخل فرمایا ——— حضرت ابراہیم علیہ السّلام عاشورہ کے دن پیدا ہوئے ——— ان کے بیٹے کا فدیہ قربانی عاشورہ کے دن دیا گیا ——— فرعون کو عاشورہ کے دن دریائے نیل میں ڈبا دیا گیا ——— حضرت ایوب علیہ السّلام کی تکلیف عاشورہ کے دن دور فرمائی ——— حضرت آدم علیہ السّلام کی توبہ عاشورہ کے دن قبول فرمائی ——— حضرت داؤد علیہ السّلام کی لغزش عاشورہ کے دن معاف فرمائی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام عاشورہ کے دن پیدا ہوئے ——— قیامت عاشورہ کے دن واقع

ہو گی (غنیۃ الطالبین)

حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا اللہ تعالیٰ نے عاشورہ کے روزے کے ساتھ ہم کو بڑی فضیلت عطا فرمائی؟ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہاں ایسا ہی ہے۔ کیوں کہ اسی دن اللہ تعالیٰ نے عرش و کرسی، ستاروں اور پہاڑوں کو پیدا فرمایا ـــــ لوح و قلم عاشورہ کے دن پیدا کئے گئے ـــــ حضرت جبرئیل اور دوسرے ملائکہ علیہم السلام کو عاشورہ کے دن پیدا کیا ـــــ حضرت آدم و حضرتِ ابراہیم علیہما السلام کو عاشورہ کے دن پیدا فرمایا ـــــ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آتش نمرود سے عاشورہ کے دن نجات بخشی اور ان کے فرزند کا فدیہ عاشورہ کے دن دیا ـــــ فرعون کو عاشورہ کے دن غرقاب کیا ـــــ حضرت ادریس علیہ السلام کو عاشورہ کے دن آسمان پر اٹھایا ـــــ حضرت ایوب علیہ السلام کی تکلیف کو عاشورہ کے دن دُور کیا ـــــ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو عاشورہ کے دن آسمان پر اٹھایا ـــــ اور عاشورہ کے دن ہی ان کی پیدائش ہوئی ـــــ حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ بھی اسی دن قبول ہوئی ـــــ حضرت داؤد علیہ السلام کی خطا بھی اسی دن معاف ہوئی ـــــ حضرت سلیمان علیہ السلام کو جن و انس پر حکومت اسی دن عطا ہوئی ـــــ قیامت عاشورہ کے دن ہو گی ـــــ آسمان سے سب سے پہلے بارش عاشورہ کے دن ہوئی ـــــ جس دن آسمان سے پہلی مرتبہ رحمت نازل ہوئی وہ عاشورہ کا دن تھا ـــــ جس نے عاشورہ کے دن غسل کیا وہ مرض الموت کے علاوہ کسی بیماری میں مبتلا نہ ہو گا ـــــ جس نے عاشورہ کے دن پتھر کا سُرمہ آنکھوں میں لگایا تمام سال آشوب چشم اس کو نہیں ہو گا ـــــ جس نے اس دن کسی کی عیادت کی گویا اس نے تمام اولادِ آدم کی عیادت کی ـــــ جس نے عاشورہ کے

دن کسی کو ایک گھونٹ پانی پلایا گویا اس نے ایک لمحہ کو بھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کی۔ (غنیۃ الطالبین)

حضرت سلیمان بن عیینہ نے بروایت جعفر کوفی، ابراہیم بن محمد (جو اپنے زمانے کے بہت بڑے بزرگ سمجھے جاتے تھے) سے روایت کی ہے کہ مجھے اطلاع ملی ہے کہ عاشورہ کے دن جو شخص اپنے گھر والوں پر خرچ میں فراخی و وسعت سے کام لیتا ہے اللہ تعالیٰ پورے سال اس کو فراخی و وسعت عطا فرماتا ہے ہم نے پچاس سالوں سے مسلسل اس کا تجربہ کیا ہے اور ہمیشہ روزی کی فراخی ہی میسر ہوئی ہے۔ (غنیۃ الطالبین)

شبِ عاشورہ کی نمازیں حضرت سیدنا مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے عاشورہ کی شب میں عبادت کی تو اللہ تعالیٰ جب تک چاہے گا اس کو زندہ رکھے گا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جو شخص شبِ عاشورہ میں رات بھر عبادت میں مشغول رہے اور صبح کو وہ روزہ سے ہو تو اس کو اس طرح موت آئے گی کہ اس کو مرنے کا احساس بھی نہیں ہو گا۔ (غنیۃ الطالبین)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے جب عید یا جمعہ یا عاشورہ کا دن یا شبِ برات ہوتی ہے تو اموات کی روحیں آکر اپنے گھروں کے دروازے پر کھڑی ہوتی اور کہتی ہیں:۔ ہے کوئی کہ ہمیں یاد کرے ـــــ ہے کوئی کہ ہم پر ترس کھائے ـــــ ہے کوئی کہ ہماری غربت کی یاد دلائے۔ (خزانۃ الروایات)

یومِ عاشورہ کی نمازیں:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول

ہے کہ جس نے عاشورہ کے دن چار رکعت نماز اس طرح پڑھی کہ ہر رکعت میں ایک دفعہ سورۂ فاتحہ اور پچاس بار سورۂ اخلاص پڑھی تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے گذشتہ پچاس برسوں اور آئندہ پچاس برسوں کے گناہ معاف فرمادے گا ـــــ ملاء اعلیٰ میں اس کے لئے نور کے ہزار محل تعمیر کرائے گا۔

ان ہی سے ایک دوسری روایت منقول ہے کہ چار رکعت دو سلاموں سے پڑھے اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ، سورۂ زلزال، سورۂ کافرون اور سورۂ اخلاص ایک ایک دفعہ پڑھے اور بعد نماز ستر بار درود شریف پڑھے۔ (غنیۃ الطالبین)

یوم عاشورہ میں آٹھ رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ جو سورت چاہے پڑھے۔ اللہ تعالیٰ اس نماز کے پڑھنے والوں کو بے شمار ثواب عطا فرماتا ہے۔ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا بیان ہے کہ ہمیں اس نماز کا پچاس سالوں سے تجربہ ہے۔ اللہ تعالیٰ رزق میں زیادتی عطا فرماتا ہے۔

راحۃ القلوب میں ہے کہ جو شخص عاشورہ کے دن ستر بار یہ دعا:۔ حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ پڑھے اسے بخش دیا جائے گا اور اس کا نام اولیاء کبار میں لکھا جائے گا۔

ایک سال تک زندگی کا بیمہ (دُعائے عاشورہ)

یہ دُعا بہت مجرّب ہے حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جو شخص عاشورۂ محرّم کو طلوع آفتاب سے غروب آفتاب تک اس دعا کو پڑھ لے یا کسی سے پڑھوا کر سن لے تو انشاء اللہ تعالیٰ یقیناً سال بھر تک اس کی زندگی کا بیمہ ہو جائے گا۔ ہرگز موت نہ آئے گی

اور اگر موت آنی ہی ہے تو عجیب اتفاق ہے کہ پڑھنے کی توفیق نہ ہوگی۔

دعائے عاشورہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یَا قَابِلَ تَوْبَۃِ اٰدَمَ یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ

یَا فَارِجَ کَرْبِ ذِی النُّوْنِ یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ

یَا جَامِعَ شَمْلِ یَعْقُوْبَ یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ

یَا سَامِعَ دَعْوَۃِ مُوْسٰی وَھٰرُوْنَ یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ

یَا مُغِیْثَ اِبْرَاھِیْمَ مِنَ النَّارِ یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ

یَا رَافِعَ اِدْرِیْسَ اِلَی السَّمَآءِ یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ

یَا مُجِیْبَ دَعْوَۃِ صَالِحٍ فِی النَّاقَۃِ یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ

یَا نَاصِرَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ

یَا رَحْمٰنَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَرَحِیْمَھُمَا صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا

مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّصَلِّ عَلٰی جَمِیْعِ

الْاَنْبِیَآءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَاقْضِ حَاجَاتِنَا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ

وَاَطِلْ عُمْرَنَا فِیْ طَاعَتِکَ وَمَحَبَّتِکَ وَرِضَاکَ وَاَحْیِنَا

حَیٰوۃً طَیِّبَۃً وَّ تَوَفَّنَا عَلَی الْاِیْمَانِ وَالْاِسْلَامِ بِرَحْمَتِكَ
یَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ط اَللّٰھُمَّ بِعِزِّ الْحَسَنِ وَ اَخِیْہِ وَ
اُمِّہٖ وَ اَبِیْہِ وَجَدِّہٖ وَ بَنِیْہِ فَرِّجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِیْہِ ط
پھر سات بار پڑھے سُبْحَانَ اللّٰہِ مِلْءَ الْمِیْزَانِ وَمُنْتَھَی
الْعِلْمِ وَمَبْلَغَ الرِّضٰی وَزِنَۃَ الْعَرْشِ لَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجَاءَ
مِنَ اللّٰہِ اِلَّآ اِلَیْہِ ط سُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ الشَّفْعِ وَالْوِتْرِ
وَعَدَدَ کَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّآمَّاتِ کُلِّھَا نَسْئَلُكَ السَّلَامَۃَ
بِرَحْمَتِكَ یَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ط وَھُوَ حَسْبُنَا وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ
نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ ط وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ط وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ
عَلٰٓی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَعَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ
وَالْمُسْلِمَاتِ عَدَدَ ذَرَّاتِ الْوُجُوْدِ وَعَدَدَ مَعْلُوْمَاتِ اللّٰہِ
وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ط



امورِ مستحسنہ یوم عاشورہ کو اپنے اہل وعیال و متعلقین پر نفقہ میں وسعت کرنا بہترین کھانوں کی فراوانی اور عمدہ کپڑوں کی زیبائش کا انتظام کرنا اور تحفہ وانعام دینا چاہیئے۔

یتیموں کے سروں پر دستِ شفقت پھیرنا اور انھیں بھی کھانے پینے میں شریک کرنا اور اپنے بچّوں کی طرح انھیں بھی انعامات دینا۔

احباب و پڑوسیوں کو کھانے کی دعوت دینا اور فقیروں و محتاجوں کو بھی کھانے میں شریک رکھنا اور بقدر وسعت ان کی امداد کرنا۔

اگر دو مسلمانوں کے درمیان دشمنی ہو تو ان میں صلح کرانا۔

اپنے سنّی رشتہ داروں و مسلمانوں کی قبروں کی زیارت کرنا اور ان کے لئے ایصال ثواب کا اہتمام کرنا۔

غسل و مسواک کرنا اور خوشبو لگانا۔

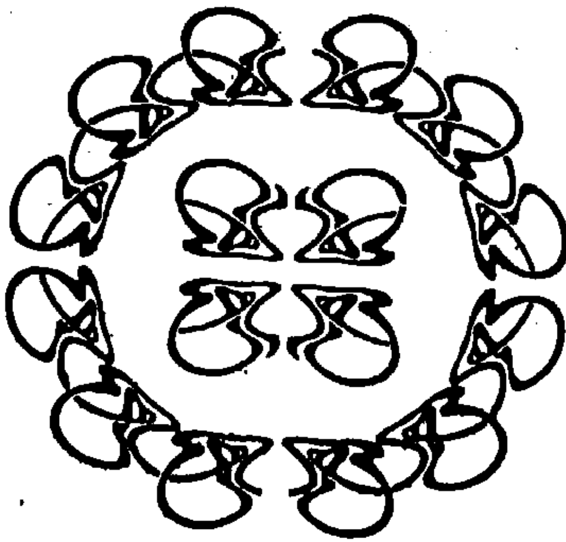
بہترین کھانا یا کھچڑا پکوا کر اور شربت بنوا کر حضرات صحابۂ کرام و اہلِ بیت اور شہدائے کربلا رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی بارگاہ میں نذر کرنا۔

دینی جلسوں کا انعقاد کرنا جس میں علمائے اہلِ سنّت وجماعت سے عظمت مصطفےٰ و فضائل صحابہ و اہلِ بیت جو مستند روایتوں سے ثابت ہو سننا اور دشمنانِ اسلام اور بدمذہبوں، یعنی رافضی، وہابی، دیوبندی، مودودی، ندوی، تبلیغی کے رد میں تقریریں کروانا۔

اہلِ سنّت کو احکام شریعت پر عمل کرنے کی ترغیب دینا اور تزکیۂ نفوس اور تطہیر قلوب پر زور دینا اور اسلامی وضع قطع اپنانے کی تاکید کرنا۔

رسوماتِ ممنوعہ

ایامِ محرم میں رنج وغم کرنا۔ سوگ منانا، رونا، سینہ کوبی کرنا، نوحہ وماتم کرنا، پان نہ کھانا، عورتوں کا چوڑیاں نہ پہننا، نیلے ہرے اور سیاہ ماتمی کپڑے پہننا، عاشورہ کے دن گھر میں جھاڑو نہ دینا، ماہ محرم میں شادی بیاہ نہ کرنا، حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علاوہ کسی اور بزرگ کی فاتحہ محرم میں نہ دلانا، علَم وتعزیہ بنانا اور تاشے باجے، ڈھول ڈھاک کے ساتھ دھوم دھام سے اٹھانا اور گلی گلی گھمانا اور اس پر روپے پیسے اور مٹھائیاں لٹانا۔ اور تعزیہ کو روضۂ امام عالی مقام سمجھ کر سجدۂ تعظیمی کرنا (شریعت مصطفویہ میں غیر خدا کو سجدۂ تعظیمی بھی حرام ہے) تعزیہ داری کے موقع پر دُلدل وپری وغیرہ بنانا (شریعت اسلامیہ میں جاندار کی تصویر بنانا بھی حرام ہے) لیکن ان مذکورہ بالا کاموں کے کرنے والوں کو کافر ومشرک سمجھنا، جیسا کہ زمانۂ حال کے وہابیوں کا شیوہ ہے۔ یہ غلط ہے بلکہ یہ خود توہین خدا ورسول کے جرم میں مرتد وبے دین ہیں۔ مذکورہ بالا افعال ناجائز وحرام ہیں۔ ہر مسلمان کو ان سے بچنا چاہیئے۔ رافضیوں کی مجلسوں میں جانا اور ان کی بکواس کو سننا اور ان کے ماتم کدہ میں جانا اور ان کی پر سادلینا سب ممنوع ہے۔



ماہ صفر المظفرؔ

ماہ صفر اسلامی سال کا دوسرا مہینہ ہے۔

نہایہ میں ہے کہ بعض لوگ کے نزدیک صفر سے مراد "نسیئی" ہے۔ یعنی ماہ محرم کو بڑھا کر صفر کا مہینہ اس میں شامل کر لینا اور ماہِ صفر کو ماہِ محرم ٹھہرا کر اسے ایک معزز مہینہ بنا لینا بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ مشہور مہینہ ہے جو محرم اور ربیع الاوّل کے درمیان میں آتا ہے اور ان لوگوں کا گمان ہے کہ اس ماہ میں بکثرت مصیبتیں و آفتیں نازل ہوتی ہیں ـــــ اور حقیقت یہ ہے کہ ماہ صفر میں شریعت مصطفویہ نے نزول آفات کا انکار کیا ہے۔

حضرتِ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے حضور سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سُنا ہے کہ ماہِ صفر میں بیماری، نحوست اور بھوت پریت وغیرہ کا نزول نہیں ہوتا۔ (مسلم)

بخاری شریف میں مذکور ہے کہ ماہ صفر میں بیماری، بدشگونی، شیطانی گرفت اور نحوست کے اثرات کوئی چیز نہیں ہیں۔

صفر کے آخری بدھ کی غلط رسُومات

صفر کے آخری بدھ کے متعلق عوام میں مشہور ہے کہ اس روز حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مرض سے صحت پائی تھی۔ اس کی کوئی اصل نہیں اور نہ اس

دن صحت یابی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کوئی ثبوت ہے بلکہ مرض اقدس جس میں وفات مبارک ہوئی اس کی ابتدا اسی دن سے بتائی جاتی ہے۔ حضور کی صحت یابی کی خوشی میں کچھ لوگ اپنے اہل وعیال کے ساتھ جنگلوں، پارکوں اور ندی وسمندروں کے کنارے سیر کو نکل جاتے اور وہیں دن بھر رہتے خوشیاں مناتے اور دیگر خرافات کرتے ہیں جو شرعاً ممنوع اور اگر غیر محرموں کا سامنا وخلط ملط ہو تو حرام ہے۔ کچھ لوگ اس دن کو نحس سمجھ کر گھر کے پرانے مٹی کے برتن توڑ دیتے ہیں۔ یہ سب ممنوع وگناہ واضاعتِ مال ہے۔ مسلمانوں کو ان رسموں سے اجتناب کرنا چاہیئے۔

ایام بیض کے روزے

حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خود ایام بیض کا روزہ رکھا اور بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو رکھنے کا حکم دیا۔ لہٰذا جو اپنے اندر روزہ رکھنے کی قوت پائے اسے چاہیئے کہ ہر مہینے کی ۱۳، ۱۴، اور ۱۵، تاریخ کو روزہ رکھے۔ یہ سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنتِ کریمہ میں سے ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر مہینے میں تین دن کے روزے ایسے ہیں جیسے دہر (ہمیشہ) کا روزہ۔ (صحیح بخاری)

حضرت ابودرداء و ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے تین باتوں کی وصیت فرمائی۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ ہر مہینے میں تین روزہ رکھوں (بخاری ومسلم)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے

ہیں رمضان کے روزے اور ہر مہینے میں تین روزے سینہ کی خرابی کو دور کرتے ہیں۔ (بزار)

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب مہینے میں تین روزے رکھنے ہوں تو تیرہ، چودہ، پندرہ کو رکھو۔ (ترمذی۔ نسائی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایام بیض میں بغیر روزہ کے نہ ہوتے نہ سفر میں نہ حضر میں۔ (نسائی)

حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص چاند کی تیرہویں، چودہویں اور پندرہویں کا روزہ رکھے اس کو عمر بھر کے روزے کا ثواب ملے گا۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:۔

مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا

یعنی جس نے ایک نیکی کی اس کے لئے دس گنا ثواب ہے۔

گویا تین روزوں کا ثواب مہینہ بھر کے روزوں کے برابر ہو گیا۔ اس طرح ہر ماہ تین روزے رکھنے والا تمام عمر روزہ رکھنے والا ہو جائے گا۔ (غنیۃ الطالبین)

ہر مہینہ کی ۱۳، ۱۴، ۱۵، تاریخ کو اگر کسی سبب سے روزہ نہ رکھ سکے تو چاہیئے کہ کسی اور تاریخ میں روزہ رکھ لے۔ اسے بھی پورا ثواب ملے گا۔

ماہ ربیع الاوّل

ربیع الاوّل اسلامی سال کا تیسرا مہینہ بڑی فضیلت و خوبیوں والا ہے علمائے اسلام نے صراحت فرمائی کہ ربیع الاوّل کا مہینہ باقی تمام مہینوں سے افضل و ارفع ہے حتّٰی کہ رمضان کی شان بھی اس مہینے کی شان سے کم ہے۔ رمضان المبارک میں قرآن کریم نازل ہوا، اور ربیع الاوّل میں صاحبِ قرآن، حبیبُ الرحمٰن تشریف لائے۔ اس مہینہ میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنا محبوب مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہمیں عطا فرمایا۔ اگر حبیبُ الرحمٰن تشریف نہ لاتے تو قرآن، رمضان، ایمان، غرضیکہ کوئی چیز بھی ہمیں نہیں ملتی۔ یہ سب انھیں کا صدقہ ہے۔ حدیث قدسی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے محبوب اگر آپ کو پیدا کرنا مقصود نہ ہوتا تو میں آسمان و زمین کو پیدا نہیں کرتا۔ اسی ماہ معظم کی وہ مبارک و مسعود تاریخ جس میں کائنات کا نجات دہندہ و باعثِ ایجاد عالم، سیّد الرسل، مولائے کل، رحمۃ للعالمین خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی۔۔۔

۱۲ ربیع الاوّل اہل سنّت کے یہاں مشہور اور عید سے زیادہ باعث سرور ہے۔

علامہ امام قسطلانی شارح بخاری قدس سرہ العزیز مواہب لدنیہ میں فرماتے ہیں کہ سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شبِ ولادت شب قدر سے افضل ہے۔ آپ نے اس کی تین توجیہ فرمائی۔

(۱) شبِ ولادت آپ کی ذات والا کے ظہور کی رات ہے اور شبِ قدر آپ کو عطا کی گئی۔ اس میں تو کسی کو اختلاف نہیں۔ اسی اعتبار سے شبِ قدر سے شبِ ولادت افضل ہے

(۲) شبِ قدر نزولِ ملائکہ کی وجہ سے مشرف ہے اور شبِ ولادت آپ کے ظہور کی وجہ سے معظم ہے ــــــ اور وہ ذات جس کی وجہ سے شبِ ولادت کو فضیلت دی گئی ہے۔ یقیناً ان صفات سے افضل ہے جن کی وجہ سے شبِ قدر کو فضیلت حاصل ہے۔ لہذا شبِ ولادت، شب قدر سے افضل ہوئی۔

(۳) لیلۃ القدر کی برکتوں وانعامات سے امتِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم ہی فیضیاب ہوتی ہے۔ مگر شبِ ولات میں تمام موجودات کے لئے آپ رحمت بن کر تشریف لائے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو بے شمار نعمتوں سے نوازا ہے اور کسی نعمت کو دیکر احسان نہیں جتایا مگر اپنے محبوب مکرّم کو مبعوث فرما کر احسان جتلایا۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:۔

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ۔ یعنی۔ بے شک اللہ کا بڑا احسان ہے مسلمانوں پر کہ ان میں انھیں میں سے ایک رسول بھیجا۔

اس سے معلوم ہوا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت و بعثت اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے اور وہ اپنی نعمت کے اظہار و اعلان کا بھی حکم فرماتا ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ

یعنی۔ اور اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو۔

لہٰذا مسلمانوں کو چاہیئے کہ عظمت و رفعت مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خوب خوب اعلان و اظہار کریں اور اپنی زندگی کے ہر موڑ پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی میلاد کی مجلس منعقد کر کے ان کی مدحت سرائی کریں۔

علامہ اسماعیل حقی صاحب تفسیر روح البیان، آیتِ کریمہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کے تحت فرماتے ہیں :۔

"میلاد شریف کرنا بھی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایک تعظیم ہے جب کہ وہ منکرات (یعنی گانے اور حرام باجوں) سے خالی ہو"

امام سیوطی قدس سرہٗ فرماتے ہیں کہ ہمارے لئے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت پر شکر کا اظہار کرنا مستحب ہے۔ (رُوح البیان ج ۵، ۶۶۱)

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں مکہ مکرمہ میں میلادِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دن مولد مبارک میں تھا اس وقت لوگ آپ پر درود شریف پڑھتے تھے اور آپ کی ولادت کا ذکر کرتے اور وہ معجزات بیان کرتے تھے جو آپ کی ولادت کے وقت ظاہر ہوئے تھے۔ میں نے اس مجلس میں انوار و برکات دیکھے تو میں نے تأمّل کیا تو معلوم ہوا کہ یہ انوار ان ملائکہ کے ہیں جو ایسی مجالس اور مشاہد پر مؤکل مقرر ہوتے ہیں۔ اور میں نے دیکھا کہ انوار ملائکہ اور انوار رحمت آپس میں ملے ہوئے ہیں۔ (فیوض الحرمین، ص ۲۷)

میلاد شریف کرنے کے فوائد

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت کے وقت ابولہب کی باندی ثُوَیبَہ نے آکر اس کو اطلاع دی کہ تیرے بھائی جناب عبداللہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے گھر لڑکا (محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم) پیدا ہوا ہے

ابولہب یہ خبر سن کر بہت خوش ہوا اور انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ ثویبہ جا میں نے آج تم کو آزاد کیا۔ سب مسلمان کو معلوم ہے کہ ابولہب کتنا سخت اور بد بخت کافر تھا۔ اس کی مذمت میں اللہ تعالیٰ نے قرآن مقدس میں ایک مستقل سورۃ نازل فرمایا۔ مگر حضور جان نور شفیع یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت کی خوشی منانے کا جو اسے فائدہ حاصل ہوا وہ سنیئے:۔ جب ابولہب مرا تو اس کے گھر والوں (حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے خواب میں اس کو دیکھا کہ بہت برے حال میں ہے۔ پوچھا تمہیں کن کن عذابوں کا سامنا کرنا پڑا؟ ابولہب نے کہا کہ تم سے جدا ہو کر مجھے خیر نصیب نہیں ہوئی ہاں مجھے اس کلمہ کی انگلی سے پانی ملتا ہے (جس سے میرے عذاب میں تخفیف ہو جاتی ہے) کیوں کہ میں نے انگلی کے اشارہ سے ثویبہ کو آزاد کیا تھا۔ (بخاری شریف)

علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:۔

امام سہیلی نے ذکر کیا کہ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ابولہب مر گیا تو میں نے ایک سال بعد خواب میں اسے دیکھا کہ وہ بہت برے حال میں ہے اور کہہ رہا ہے کہ تم سے جدا ہونے کے بعد مجھے کوئی راحت نہیں ملی۔ ہاں اتنی بات ضرور ہے کہ ہر پیر کے دن مجھ سے عذاب کی تخفیف کی جاتی ہے۔ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں یہ اس لئے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت پیر کے دن ہوئی اور ثویبہ نے ابولہب کو آپ کی پیدائش کی خوش خبری سنائی تو ابولہب نے اس کو اس خوشی میں آزاد کر دیا۔ (فتح الباری، ج ۹، ص ۱۱۸)

غور فرمائیں! ابولہب کافر تھا، ہم مؤمن۔ وہ دشمن، ہم غلام، اس نے بھتیجے کی ولادت کی خوشی کی تھی۔ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت کی خوشیاں مناتے

ہیں۔ جب دشمن و کافر کو خوشی کرنے کا اتنا فائدہ پہونچ رہا ہے تو غلاموں کو کتنا فائدہ اور ان پر فضل و کرم کی کتنی بارشیں ہوں گی۔

عارف باللہ محقق علی الاطلاق حضرت علامہ الشاہ عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں کہ:۔

"اس واقعے میں میلاد شریف کرنے والوں کی روشن دلیل ہے جو سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شبِ ولادت میں خوشیاں مناتے اور مال خرچ کرتے ہیں۔ یعنی ابولہب کافر تھا، جب حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت کی خوشی میں اور باندی کے دودھ پلانے کی وجہ سے انعام دیا جارہا ہے تو اس مسلمان کا کیا حال ہوگا جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت کی خوشی میں محبت سے بھرپور ہو کر مال خرچ کرتا ہے اور میلاد شریف کرتا ہے۔ لیکن چاہیئے کہ محفل میلاد شریف عوام کی بدعتوں گانے اور حرام باجوں وغیرہ سے خالی ہو۔" (مدارج النبوت)

علامہ امام احمد بن محمد قسطلانی شارح بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ میلاد شریف کے متعلق فرماتے ہیں:۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت کے مہینے میں اہلِ اسلام ہمیشہ سے میلاد کی محفلیں منعقد کرتے چلے آئے ہیں اور خوشی کے ساتھ کھانا پکاتے اور دعوتیں کرتے اور ان راتوں میں قسم قسم کے صدقے اور خیرات کرتے اور خوشی و مسرت کا اظہار کرتے اور نیک کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے اور آپ کے میلاد شریف پڑھنے کا خاص اہتمام کرتے رہے ہیں۔ چنانچہ ان پر اللہ کے فضل عمیم اور برکتوں کا ظہور ہوتا ہے ـــــ اور میلاد شریف کے خواص میں سے آزمایا گیا ہے کہ جس سال میلاد شریف پڑھا جاتا ہے،

وہ سال مسلمانوں کے لئے حفظ وامان کا سال ہو جاتا ہے۔ اور میلاد شریف کرنے سے دلی مرادیں پوری ہوتی ہیں ـــــ اللہ تعالیٰ اس شخص پر بہت رحمتیں نازل فرمائے۔ جس نے ولادت کی مبارک راتوں کو خوشی و مسرت کی عیدیں بنالیا تاکہ یہ میلاد مبارک کی عیدیں سخت ترین علت و مصیبت ہو جائے اس پر جس کے دل میں مرض و عناد ہے۔"

(زرقانی علی المواہب، ج ۱، ص ۱۳۹)

محفل میلاد شریف بہت مفید ہے کیوں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضائل سن کر ایمان کو تقویت حاصل ہوتی ہے اور محبت و عشقِ رسول بڑھتا ہے۔ اہلِ علم تو کتابوں سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضائل و خصائل اور دینی مسائل معلوم کر لیتے ہیں، لیکن بے پڑھے ہوئے عوام کو موقع مل جاتا ہے کہ وہ میلاد شریف کی مجلسوں میں حاضر ہو کر اپنے علمائے سے حضور جان نور شفیع یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت و رفعت و ولادت و بعثت، رسالت و نبوت، کمالات و معجزات اور حضرات صحابہ و اہلِ بیت رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے حالات و کرامات اور بہت سے دینی احکام کی واقفیت حاصل کر لیتے ہیں۔ آج کے دور میں اکثر لوگ بے راہ روی کی زندگی گذار رہے ہیں ان کی اصلاح کے لئے ضروری ہے کہ جگہ جگہ اور بار بار محافل میلاد قائم ہو تاکہ وہ لوگ اپنے آقا و مولیٰ کی سنتوں، اور اہل سنت کے عقائد و مسلمہ معمولات سے آگاہ ہوں اور بد عملی کی سزا و جزا کو سن کر اپنی اصلاح کی کوشش کرنے لگیں اور اس سے سخت تر ضرورت یہ ہے کہ حشرات الارض کی طرح باطل و گمراہ فرقے والے مثلاً وہابی، دیوبندی، تبلیغی اپنے باطل نظریات کی تبلیغ و اشاعت کے ساتھ اہلِ سنت کے عقائد حقہ و اعمالِ حسنہ پر سیکڑوں حملے اور بیجا اعتراضات کرتے ہیں، اگر غربائے اہلِ سنت مذہب سے واقف نہ ہوں گے تو ان کو کیا

جواب دیں گے۔ عقل ونقل ہر اعتبار سے محفلِ میلاد کی افادیت ظاہر اور یہ واضح ہے کہ میلاد شریف باعثِ رحمت اور خیر و برکت ہے۔ ؎

حشر تک ڈالیں گے ہم پیدائشِ مولیٰ کی دھوم
مثلِ فارس نجد کے قلعے گراتے جائیں گے
خاک ہو جائیں عدو جل کر مگر ہم تو رضا
دم میں جب تک دم ہے ذکر ان کا سناتے جائیں گے

صلاۃ وسلام

محفلِ میلاد میں ذکرِ ولادت کے وقت کھڑے ہو کر حضور سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہِ بے کس پناہ میں ہدیۂ صلاۃ وسلام پیش کرنا باعثِ رحمت وبرکت اور موجبِ اجر وثواب ہے۔ اس کو شرک و بدعت کہنا صریح گمراہی وجہالت ہے اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا (پ ۲۲، آیت ۵۶)

(ترجمہ) "بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود پڑھتے رہتے ہیں نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) پر، اے ایمان والو! نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) پر درود اور سلام بھیجو سلام بھیجنا۔" (کنز الایمان)

اس آیتِ مقدسہ میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے مسلمانوں کو اپنے حبیب و محبوب کی بارگاہ میں صلاۃ وسلام بھیجنے کا حکم دیا۔ اس حکمِ الٰہی کو سنکر قلب میں خوشی وتنگی اور اس کی تعمیل میں رغبت ونفرت سے ایمان کے کھرا وکھوٹا ہونے اور اس کے قوی و ضعیف ہونے کا پتہ چلتا ہے۔ جن کے قلوب نورِ ایمان سے روشن ہیں وہ جھوم

جھوم کر صلاۃ وسلام پڑھنے میں رُوحانی لذّت اور کیف وسرور محسوس کرتے ہیں اور جن کے دل نورِ ایماں سے محروم ہیں وہ صلاۃ وسلام سے بھاگتے اور مخالفت کرتے ہیں۔

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن نبی کریم صلیّ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس حالت میں تشریف لائے کہ چہرۂ اقدس سے خوشی ومسرّت کے آثار خاص طور پر نمایاں تھے۔ فرمایا میں اس وجہ سے مسرور ہوں کہ میرے پاس حضرت جبرئیل امین آئے اور فرمایا کہ آپ کا رب فرماتا ہے کہ یارسول اللہ صلیّ اللہ تعالیٰ علیک وسلم کیا آپ اس پر راضی نہیں ہیں کہ آپ کی امّت کا کوئی شخص آپ پر درود بھیجے تو میں اس پر دس مرتبہ سلام بھیجوں اور آپ کی امّت کا کوئی شخص آپ پر سلام بھیجے تو میں اس پر دس مرتبہ سلام بھیجوں۔ میں نے کہا کہ ہاں (میں اس پر راضی ہوں) (نسائی، دارمی، احمد، مشکوٰۃ، کنزالعمال)

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلیّ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود پڑھنا گناہوں کو اس طرح مٹا دیتا ہے جس طرح ٹھنڈا پانی آگ کو بجھا دیتا ہے اور آپ پر سلام پڑھنا غلام آزاد کرنے سے بہتر ہے۔ (شفا شریف، ج ۲، ص ۶۱)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلیّ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کے بہت سے فرشتے زمین پر سیر کرتے ہیں اور میری امّت کا سلام میرے پاس پہونچاتے ہیں (نسائی، مشکوٰۃ شریف)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلیّ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی مسلمان مشرق ومغرب میں ایسا نہیں ہے جو مجھ پر سلام بھیجے مگر میں اور میرے رب کے فرشتے اس کو سلام کا جواب دیتے ہیں۔ (جلاء الافہام لابن قیم ص ۲۵)

ابن قیم وہابیوں کا مسلّم امام ومقتدا ہے۔ اس کو بھی یہ تسلیم ہے کہ روئے زمین پر بسنے

والے جہاں سے بھی اپنے آقا کی بارگاہ میں ہدیۂ سلام پیش کرتے ہیں، سرکار سنتے بھی ہیں اور جواب سلام سے مشرف بھی فرماتے ہیں ——— کس قدر ظلم ہے کہ ایسے افعالِ مبارکہ کو شرک و بدعت سے تعبیر کیا جائے اور مسلمانوں کو خیر کثیر سے روکا جائے ——— اب رہا سوال تعظیماً دست بستہ سرو قد کھڑے ہوکر سلام پڑھنا۔ تو یہ سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم ہے اور آپ کی تعظیم بحکم الٰہی واجب ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:۔

وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ یعنی ان کی تعظیم و توقیر کرو

چنانچہ علامہ سید احمد زین دحلان مکی شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی کتاب درر سنیہ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"شبِ ولادت میں اظہارِ فرحت کرنا اور میلاد شریف پڑھنا۔ اور ذکرِ ولادت کے وقت قیام کرنا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم ہے۔"

علامہ عثمان بن حسن محدث دمیاطی اپنے رسالہ اثباتِ قیام میں فرماتے ہیں:۔

"حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ذکرِ ولادت کے وقت قیام کرنا ایک ایسا امر ہے جس کے مستحب و مستحسن و مندوب ہونے میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے اور قیام کرنے والوں کو ثواب کثیر اور فضل کبیر حاصل ہوگا کیوں کہ یہ قیام تعظیم ہے۔ کس کی تعظیم اس نبی کریم صاحب خلق عظیم علیہ التحیۃ والتسلیم کی جن کی برکت سے اللہ تعالیٰ ہمیں ظلماتِ کفر سے ایمان کی طرف لایا اور ان کے سبب سے ہمیں دوزخ جہل سے بچا کر بہشتِ معرفت و یقین میں داخل فرمایا۔"

اس کے بعد بہت سے دلائل نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں:۔

"بلا شبہ امتِ محمدیہ کے اہلِ سنت و جماعت کا اجماع و اتفاق ہے کہ یہ قیام مستحسن ہے اور بے شک حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ میری امت گمراہی پر جمع نہیں ہوتی۔"

علامہ سید جعفر برزنجی اپنے رسالہ عقد الجواہر میں فرماتے ہیں:۔

"بے شک حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ذکرِ ولادت کے وقت قیام کرنا ایسے ائمہ نے بہتر سمجھا ہے جو صاحبِ روایت و درایت تھے۔ تو شادمانی ہے اس کے لئے جس کا انتہائی مقصود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم ہے۔"

علامہ جمال بن عبد اللہ بن عمر مکی حنفی مفتی حنفیہ اپنے فتاویٰ میں فرماتے ہیں:۔

"ذکرِ میلاد حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وقت قیام کرنے کو جماعت سلف نے مستحسن کہا تو وہ بدعتِ حسنہ ہے۔" (اقامۃ القیامہ، للامام احمد رضا القادری)

علامہ مولانا حسین بن ابراہیم مکی مالکی مفتی مالکیہ فرماتے ہیں:۔

"اس قیام کو بہت سے علمائے نے مستحسن رکھا اور وہ بہتر ہے کیوں کہ ہم پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم واجب ہے۔" (اقامۃ القیامہ)

علامہ مولانا محمد بن یحییٰ حنبلی مفتی حنابلہ فرماتے ہیں:۔

"ہاں ذکرِ ولادتِ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وقت قیام ضروری ہے کیوں کہ روحِ اقدس حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جلوہ فرما ہوتی ہے، پس اس وقت تعظیم و قیام لازم ہوا۔" (اقامۃ القیامہ از اعلیٰ حضرت امام اہل سنت علیہ الرحمہ)

امام اجل فقیہ محدث سراج العلماء مولانا عبد اللہ سراج مکی حنفی مفتی حنفیہ فرماتے ہیں:۔

"یہ قیام بڑے بڑے اماموں میں برابر چلا آرہا ہے اور اسے ائمہ و حکام نے برقرار

رکھا اور کسی نے رد وانکار نہ کیا۔ لہٰذا مستحب ٹھہرا۔ اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سوا اور کون مستحقِ تعظیم ہے اور اس کے ثبوت میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث کافی ہے کہ جو چیز مسلمانوں کے نزدیک بہتر ہے وہ اللہ کے نزدیک بھی بہتر ہے

دیکھئے یہ تمام ائمہ و اکابر علماء اور چاروں مذہب کے مفتیانِ کرام تعظیماً کھڑے ہو کر سلام پڑھنے کو مستحب و مستحسن فرمارہے ہیں اور سب اس بات پر متفق ہیں کہ اس میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم ہے۔ اب اگر اس قیام تعظیمی کو شرک و بدعت کہا جائے تو مطلب یہ ہوگا کہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم کرنا شرک و بدعت ہے تو سوائے اس کے کیا کہیں کہ ؎

شرک ٹھہرے جس میں تعظیم رسول — اس بُرے مذہب پہ لعنت کیجئے
دشمنِ احمد پہ شدت کیجئے — ملحدوں کی کیا مُروّت کیجئے
مثلِ فارس زلزلے ہوں نجد میں — ذکرِ آیاتِ ولادت کیجئے
غیظ میں جل جائیں بیدینوں کے دل — یا رسول اللہ کی کثرت کیجئے
کیجئے چرچا انھیں کا صبح و شام — جانِ کافر پر قیامت کیجئے
یارسول اللہ دہائی آپ کی — گوشمالی اہلِ بدعت کیجئے

میرے آقا حضرتِ اچھے میاں
ہو رضا اچھا وہ صورت کیجئے

ماہ ربیع الآخر

ربیع الآخر ــــ یہ اسلامی سال کا چوتھا مہینہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اس ماہِ مبارک کے ظاہری و باطنی خوبیوں سے ہم کنار کرے۔

اسی مہینہ میں حضور سیدنا غوث اعظم، تجلی نورِ قدم، ضیاء سراج الظُلَم، نورِ ہدیٰ قبلۂ اہل صفا، نائب شفیع المذنبین، دلیل راہِ یقین، شیخ دارین، ہادیٔ ثقلین، کریم الطرفین غوث الثقلین، قطب الاقطاب، فرد الاحباب، حضور پُر نور، پیرانِ پیر، روشن ضمیر، شیخ الاسلام محی الدین ابو محمد سیدنا و مولانا الشاہ محمد عبد القادر الحسنی الحسینی الجیلانی البغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ و ارضاہ عنا کا وصال ہوا ــــ اہلِ سنت و جماعت اس مہینہ میں بکثرت سرکار غوث اعظم علیہ الرحمہ کی نذر و نیاز فاتحہ اور صدقہ و خیرات اور بزرگانِ دین کے نام ایصالِ ثواب کرتے ہیں جس سے غرباء و مساکین کا بھلا ہوتا ہے اور ارواح مومنین کو سکون ملتا ہے۔

ایصالِ ثواب: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم) ہم اپنے مُردوں کی طرف سے صدقہ کرتے ہیں اور حج کرتے ہیں تو کیا انھیں پہونچتا ہے؟ حضور نے ارشاد فرمایا بے شک وہ ان کو پہونچتا ہے اور وہ اس سے خوش ہوتے ہیں۔ جیسا کہ تم میں سے کسی کے

کے پاس طبق ہدیہ کیا جاتا ہے تو وہ خوش ہوتا ہے۔ (فتح القدیر)

ایک دوسری حدیث میں ہے کہ جس نے سورۂ اخلاص گیارہ بار پڑھ کر اس کا ثواب مُردوں کو بخشا تو مُردوں کی تعداد کے برابر پڑھنے والے کو ثواب ملے گا۔ (فتح القدیر)

ان احادیث سے بخوبی ثابت ہے کہ زندوں کے اعمال صدقات سے اموات کو نفع پہونچتا ہے

شرح عقائد نسفی میں ہے:۔

وَفی دُعَاءِ الاحیاءِ للاموات وَصدقتھمُ عَنھمُ نفع لھُم خلافا للمُعتزلۃ۔

(ترجمہ) "زندے، مُردوں کے لئے دُعا کریں اور صدقہ کریں تو مُردوں کو نفع پہنچتا ہے۔ معتزلہ اس کے مخالف ہیں"۔

شرح عقائد کی عبارت سے ظاہر ہے کہ اہلِ سنت وجماعت کے یہاں بالاتفاق مردوں کو ثواب پہونچتا اور ان کے حسنات میں اضافہ ہوتا ہے۔ اور معتزلہ ایصالِ ثواب کا انکار کرتے ہیں۔ ــــــ موجودہ دور میں وہابی، دیوبندی، تبلیغی، اس کا بڑے شدومد سے انکار کرتے ہیں اور شرک وبدعت سے تعبیر کرتے ہیں۔ آپ غور کریں کہ یہ لوگ مسلمانوں کو اسلاف واشراف کی راہ سے ہٹا کر گمراہوں کی روش پر چلانے میں کس قدر حریص ہیں۔ مسلمانوں کو چاہیئے کہ منکرین ایصالِ ثواب کی بیہودہ باتوں پر قطعی دھیان نہ دیں۔

صلاۃ الاسرار

امام ابوالحسن نورالدین علی بن جریر لخمی شطنوفی قدس سرہ العزیز بہجۃ الاسرار شریف میں بہ سند صحیح حضور پُرنور، قطب ربانی، غوث صمدانی، محبوب سبحانی، پیر لاثانی، قندیل نورانی، سیدنا

مولانا ابو محمد محی الدین محمد عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ عنا، سے راوی فرماتے ہیں کہ ۔ "جو کسی سختی میں میری دہائی دے تو اس سے وہ سختی دور ہو جائے۔ اور جو کسی مشکل میں میرا نام لے کر ندا کرے وہ مشکل اس کی حل ہو جائے۔ اور جو کسی حالت میں اللہ عزوجل کی طرف مجھ سے توسل کرے تو اس کی وہ حاجت پوری ہو جاوے، اور جو شخص دو رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ، سورۂ اخلاص گیارہ بار پڑھے۔ پھر بعد سلام نبی کریم رءوف رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود بھیجے اور مجھے یاد کرے، پھر عراق شریف کی طرف گیارہ قدم چلے اور میرا نام لیتا جاوے۔ پھر اپنی حاجت کا ذکر کرے تو بے شک وہ حاجت باذن اللہ پوری ہو۔

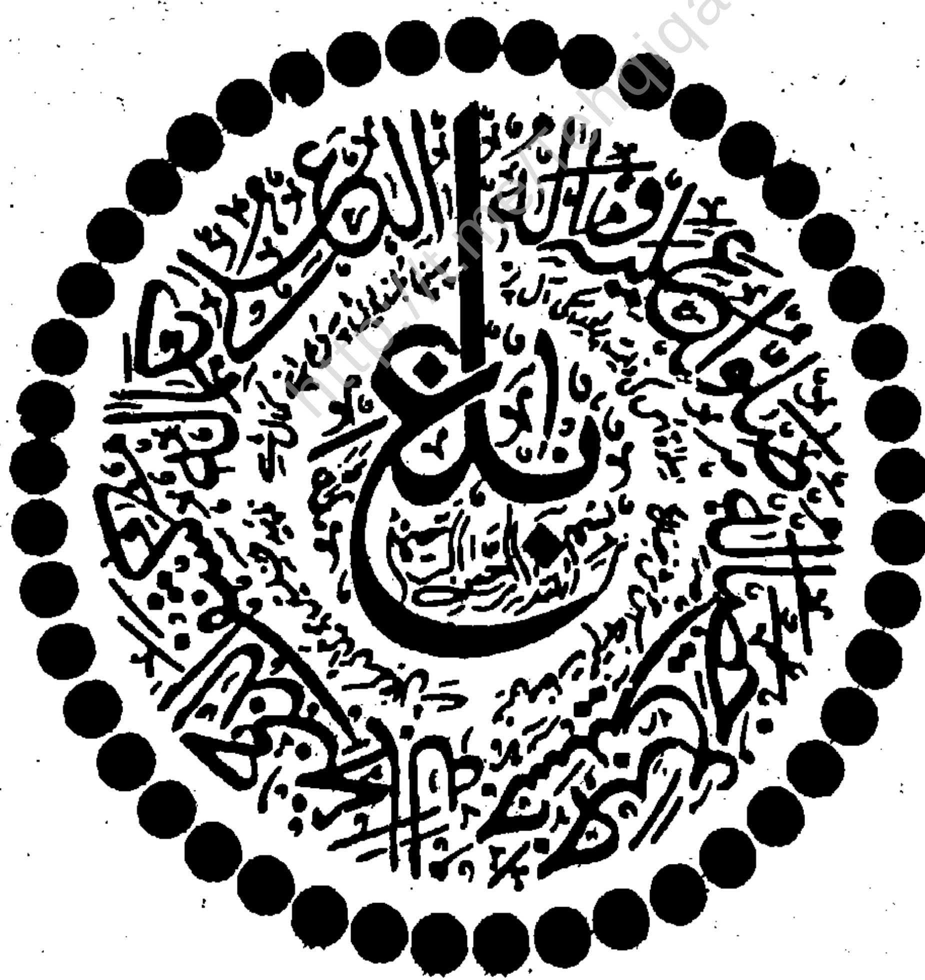
یہ مبارک نماز اس سلطان بندہ نواز سے اکابر ائمہ دین مثل امام یافعی و ملا علی قاری و مولانا شیخ عبدالحق محدث دہلوی وغیرہم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم نے نقل و روایت فرمائی۔ اور امام اہل سنت مجدد ملت اعلیٰحضرت امام احمد رضا خان قادری فاضل بریلوی قدس سرہ العزیز نے ایک مبسوط رسالہ اس کی تحقیق و اثبات و رد شکوک و شبہات میں مسمّٰی بنام تاریخی " انہار الانوار من یم صلاۃ الاسرار" اور دوسرا رسالہ عربی مختصر اس کی ترکیب و کیفیت و طریقہ حضرات مشائخ قدست اسرارہم میں مسمّٰی بنام تاریخی " ازہار الانوار من صبا صلاۃ الاسرار" تصنیف فرمایا۔

ترکیب صلاۃ الاسرار

جسے دینی و دنیوی حاجت ہو وہ بعد سنن مغرب صلاۃ الاسرار کی نیت سے قرب الٰہی کے لئے اور حضور پرنور محی الملت، مفیم السنت، ملاذ العلماء، معاذ العرفاء، وارث الانبیاء، ولی الاولیاء، منبع الارشاد، مرجع الافراد، امام الائمہ، مالک الازمہ، کاشف الغمہ، ملجا الامۃ

قطب الاعظم، غوثنا الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ وجعل حرز نا فی الدارین رضاہ، کو ہدیہ پیش کرنے کے لئے دو رکعت نماز پڑھیں۔ اگر تازہ وضو کرلیں تو بہتر ہے۔ نیز اگر پہلے کچھ صدقہ دے دیں تو جلد مطلب حل ہو اور ردِ بلا کا سبب ہو ــــــ نماز میں بعد سورۂ فاتحہ، قرآن سے جو یاد ہو پڑھیں۔ اگر قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ یعنی سورۂ اخلاص شریف گیارہ بار پڑھے تو بہتر ہے، پھر حسبِ دستور نماز پوری کرے۔ پھر قبلہ رُو کھڑے ہو کر سورۂ فاتحہ ایک بار، آیت الکرسی سات بار پڑھے پھر درود شریف اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مَّعْدِنِ الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ وَاٰلِهٖ وَابْنِهِ الْكَرِيْمِ وَاُمَّتِهِ الْكَرِيْمِ يَا اَكْرَمَ الْاَكْرَمِيْنَ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ پڑھے، پھر دل کو مدینہ کی طرف متوجہ کر کے گیارہ بار کہے يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَغِثْنِيْ وَامْدُدْنِيْ فِيْ قَضَاءِ حَاجَتِيْ يَا قَاضِيَ الْحَاجَاتِ پھر عراق کی طرف گیارہ معتدل قدم چلے، خضوع و ادب ملحوظ رہے اور یہ خیال کرے کہ گویا بغداد میں حاضر ہوں اور روضہ پاک میرے سامنے ہے اور سرکار اس میں قبلہ رُو آرام فرما ہیں۔ اور چاہیئے کہ ان کے کرم پر اعتماد رکھے اور یہ سمجھے کہ وہ رضی اللہ عنہ دیکھ رہے ہیں اور ہر قدم پر یہ کہتا جائے۔ يَا غَوْثَ الثَّقَلَيْنِ يَا كَرِيْمَ الطَّرَفَيْنِ اَغِثْنِيْ وَامْدُدْنِيْ فِيْ قَضَاءِ حَاجَتِيْ يَا قَاضِيَ الْحَاجَاتِ۔ پھر اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ سے عرض کرے۔ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ (۳ بار) يَا بَدِيْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ بِجَاهِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَبِجَاهِ ابْنِهٖ هٰذَا السَّيِّدِ الْكَرِيْمِ

غوثنا الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ پھر اپنا مدعا وحاجتیں بیان کرے۔ پھر تین بار آمین کہے۔ پھر تین بار درود شریف پڑھے۔ بہتر یہ ہے کہ الصلوٰۃ والسلام علیٰ خاتم النبیین والحمد للہ رب العلمین پر ختم کرے اور بکوشش روئے اور رونا نہ آئے تو رونے والا جیسا منہ بنائے تو اللہ تعالیٰ اس کی حاجت پوری فرمادے گا۔



ماہ جمادی الاولیٰ

جمادی الاولی، اسلامی سال کا پانچواں مہینہ ہے۔ مولیٰ تعالیٰ اس کی برکتوں سے ہم سب کو نوازے۔ (آمین)

صلاۃ التسبیح کی فضیلت

اس نماز میں بے انتہا ثواب ہے۔ بعض محققین فرماتے ہیں کہ اس کی بزرگی سن کر ترک نہ کریگا مگر دین میں سستی کرنے والا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا اے چچا کیا میں تم کو عطا نہ کروں ؟ کیا میں تم کو بخشش نہ کروں ؟ کیا میں تم کو نہ دوں ؟ کیا تمہارے ساتھ احسان نہ کروں ؟ دس خصلتیں ہیں کہ جب تم کرو تو اللہ تعالیٰ تمہارا گناہ بخش دے گا۔ اگلا، پچھلا، پرانا، نیا جو بھول کر کیا اور جو قصداً کیا، چھوٹا اور بڑا۔ پوشیدہ اور ظاہر۔ اس کے بعد صلاۃ التسبیح کی ترکیب تعلیم فرمائی۔ پھر فرمایا کہ اگر تم سے ہو سکے کہ ہر روز ایک بار پڑھو تو کرو اور اگر روز نہ کرو تو ہر جمعہ میں ایک بار، اور یہ بھی نہ کرو تو ہر مہینہ میں ایک بار، اور یہ بھی نہ کرو تو سال میں ایک بار، اور یہ بھی نہ کرو تو عمر میں ایک بار ضرور پڑھ لو۔

(ابوداؤد، ترمذی)

صلاۃ التسبیح ادا کرنیکا طریقہ

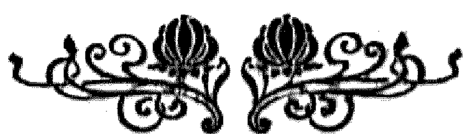
حضرت عبداللہ بن مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کی ترکیب یوں مروی ہے کہ صلاۃ التسبیح کی نیت سے چار رکعات نماز پڑھے۔ بعد ثنا پندرہ ۱۵ بار یہ تسبیح سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ، وَلَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ، وَاللّٰہُ اَکْبَرُ پڑھیں پھر تعوذ و تسمیہ اور سورۃ فاتحہ و سورت پڑھنے کے بعد یہی تسبیح دس ۱۰ بار پڑھیں، پھر رکوع کریں۔ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ کم سے کم تین بار کہنے کے بعد یہی تسبیح دس ۱۰ بار پڑھیں۔ پھر رکوع سے سر اٹھائیں اور بعد سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ، اور اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ دس بار یہی تسبیح پڑھیں۔ پھر سجدہ کو جائیں اور سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کم از کم تین مرتبہ کہنے کے بعد یہی تسبیح دس ۱۰ بار پڑھیں۔ پھر سجدہ سے سر اٹھائیں اور دس ۱۰ بار یہی تسبیح پڑھیں۔ پھر دوسرے سجدہ میں بھی پہلے سجدہ کی طرح دس بار پڑھیں۔ یہ ایک رکعت میں کل پچہتر تسبیحیں ہوئیں۔ اور آپ کو چار رکعت میں تین سو بار تسبیحیں پڑھنا ہے۔ اب دوسری رکعت میں اَلْحَمْدُ شریف پڑھنے سے پہلے پندرہ بار، بعد سورہ دس ۱۰ بار، بقیہ گذشتہ پہلی رکعت کی طرح یہ رکعت بھی مکمل کرکے قعدہ میں التحیات کے بعد درود ابراہیم پڑھیں۔ قعدہ میں تسبیحات نہ پڑھیں۔ یوں ہی تیسری و چوتھی رکعات مکمل کرکے سلام پھیر دیں۔ (غنیہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ آپ کو معلوم ہے کہ اس نماز میں کون سی سورت پڑھی جائے تو فرمایا سورۃ التکاثر، والعصر، الکافرون، الاخلاص اور بعض نے کہا ہے سورہ حدید، حشر، صف اور تغابن (بہار، ردالمحتار)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ اس نماز میں سلام سے پہلے یہ دعا پڑھے: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ تَوْفِيْقَ اَهْلِ الْهُدٰى وَ اَعْمَالَ اَهْلِ الْيَقِيْنِ وَمُنَاصَحَةَ اَهْلِ التَّوْبَةِ وَعَزْمَ اَهْلِ الصَّبْرِ وَجِدَّ اَهْلِ الْخَشْيَةِ وَطَلَبَ اَهْلِ الرَّغْبَةِ وَتَعَبُّدَ اَهْلِ الْوَرَعِ وَعِرْفَانَ اَهْلِ الْعِلْمِ حَتّٰى اَخَافَكَ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ مَخَافَةً تَحْجُزُنِیْ عَنْ مَعَاصِيْكَ حَتّٰى اَعْمَلَ بِطَاعَتِكَ عَمَلًا اَسْتَحِقُّ بِهٖ رِضَاكَ وَحَتّٰى اُنَاصِحَكَ بِالتَّوْبَةِ خَوْفًا مِّنْكَ وَحَتّٰى اُخْلِصَ لَكَ النَّصِيْحَةَ حُبًّا لَكَ وَحَتّٰى اَتَوَكَّلَ عَلَيْكَ فِی الْاُمُوْرِ حُسْنَ ظَنٍّ بِكَ سُبْحٰنَ خَالِقِ النُّوْرِ (بہار و ردّالمحتار)

تسبیح انگلیوں پر نہ گنے بلکہ ہو سکے تو دل میں شمار کرے ورنہ انگلیاں دبا کر۔ ہر وقت غیر مکروہ میں یہ نماز پڑھ سکتے ہیں اور بہتر یہ ہے کہ ظہر سے پہلے پڑھے۔

(عالمگیری و ردّالمحتار)



ماہ جمادی الاخریٰ

ماہ جمادی الاخریٰ۔ یہ اسلامی سال کا چھٹا مہینہ ہے۔

معمولات و اوراد کی کتابوں میں بالتصریح اس مہینہ کے فضائل و وظائف نظر سے نہیں گذرے۔ بقیہ مہینوں میں جو نوافل و عملیات منقول ہیں ان کی برکتیں مسلم اور ان کے فیضانِ اثر سے جسم و روح ضرور متاثر ہوتی ہے۔ مگر کوئی فرائض و واجبات اور سنن مؤکدات کو ترک کر کے یا ان کی ادائیگی میں کسل و کوتاہی سے کام لے کر نوافل و اوراد میں مشغول و منہمک ہو کر خاطر خواہ فائدہ حاصل نہیں کر سکتا کیوں کہ فرائض اصل و اساس ہیں اور نوافل فرع و شاخ ہیں اور کوئی شاخ بغیر تنا کے ترو تازہ اور بار آور نہیں ہو سکتی۔

حضرت مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جب خلیفۂ اوّل حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ عنّا کی نزع کا وقت ہوا تو امیر المومنین سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بُلا کر فرمایا:۔ اے عمر! اللہ سے ڈرنا اور جان لو کہ اللہ کے کچھ کام دن میں ہیں کہ رات میں انھیں کرو تو قبول نہ فرمائے گا۔ اور کچھ کام رات میں ہیں کہ انھیں دن میں کرو تو مقبول نہیں ہوں گے۔ اور خبردار ہو کہ کوئی نفل قبول نہیں ہوتی جب تک کہ فرض ادا نہ کر لیا جائے۔ (نقلہ الامام الجلیل الجلال السیوطی فی الجامع الکبیر)

حضور پُرنور سیدنا غوثِ اعظم حضرت شیخ محی الملۃ والدین عبدالقادر جیلانی

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی کتاب مستطاب فتوح الغیب شریف میں کیا گیا جگر شگاف مثالیں ایسے شخص کے لئے ارشاد فرمایا ہے جو فرض چھوڑ کر نفل بجالائے۔ فرماتے ہیں کہ اس کی کہاوت ایسی ہے جیسی کسی شخص کو بادشاہ اپنی خدمت کے لئے بلائے یہ وہاں تو حاضر نہ ہو اور اس کے غلاموں کی خدمت گاری میں موجود رہے۔

اسی کتاب مبارک میں ہے کہ حضور پر نور مولی المسلمین سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا جو فرض چھوڑ کر سنت و نوافل میں مشغول ہوگا یہ بھی قبول نہ ہونگے اور خوار کیا جائے گا۔

حضرت شیخ الشیوخ سیدنا امام شہاب الملۃ والدین سہروردی قدس سرہ العزیز عوارف المعارف شریف میں حضرت خواص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل فرماتے ہیں، ہمیں خبر پہونچی کہ اللہ عزوجل کوئی نفل قبول نہیں فرماتا یہاں تک کہ فرض ادا ہو جائے۔ اللہ ایسے لوگوں سے فرماتا ہے تمہاری مثال اس بندہ جیسی ہے جو قرض ادا کرنے سے پہلے تحفہ پیش کرے۔

ایمان و تصیح عقائد مطابق مذہب اہل سنت وجماعت کے بعد نماز تمام فرائض میں نہایت اہم و اعظم ہے۔ قرآن عظیم و احادیث نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ و اکرم التسلیم اس کی اہمیت سے مالامال ہیں جابجا اس کی تاکید آئی اور اس کے چھوڑنے والوں پر وعید فرمائی گئی ہے۔ مسلمان اپنے رب عزوجل اور پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان عالی شان سنیں اور اس کی توفیق سے اس پر عمل کریں۔

اللہ عزوجل فرماتا ہے:۔

اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَارْکَعُوْا مَعَ

الرّٰکِعِیْنَ۔

یعنی : نماز قائم کرو اور زکوۃ دو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ نماز پڑھو یعنی باجماعت ادا کرو۔

اور فرماتا ہے :۔

حَافِظُوْا عَلَی الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوۃِ الْوُسْطٰی وَقُوْمُوْا لِلّٰہِ قٰنِتِیْنَ

یعنی : تمام نمازوں خصوصًا بیچ والی نماز (عصر) کی محافظت رکھو اور اللہ کے حضور ادب سے کھڑے رہو۔

نماز کو مطلقًا چھوڑ دینا تو سخت ہولناک چیز ہے۔ اسے قضا کر کے پڑھنے والوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ الَّذِیْنَ ھُمْ عَنْ صَلَاتِھِمْ سَاھُوْنَ۔

یعنی : خرابی ہے ان نمازیوں کے لئے جو اپنی نماز سے بے خبر ہیں۔ وقت گذار کر پڑھنے اٹھتے ہیں۔

جہنم میں ایک وادی ہے جس کی سختی سے جہنم بھی پناہ مانگتا ہے اس کا نام ویل ہے۔ قصدًا نماز قضا کرنے والے اس کے مستحق ہیں۔

اور فرماتا ہے :۔

فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِھِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوۃَ وَاتَّبَعُوا الشَّھَوٰتِ فَسَوْفَ یَلْقَوْنَ غَیًّا

یعنی : ان کے بعد کچھ ناخلف پیدا ہوئے جنھوں نے نمازیں ضائع کر دیں اور نفسانی خواہشوں کا اتباع کیا۔ عنقریب انھیں سخت عذاب طویل و شدید سے ملنا ہوگا
غَیّ جہنم میں ایک وادی ہے جس کی گرمی اور گہرائی سب سے زیادہ ہے۔
اس میں ایک کنواں ہے جس کا نام ھَبْھَبْ ہے۔ جب جہنم کی آگ بجھنے پر آتی ہے تو اللہ عزوجل اس کنواں کو کھول دیتا ہے جس سے وہ بدستور بھڑکنے لگتی ہے۔

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی :

كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنٰهُمْ سَعِيْرًا

یعنی : جب بجھنے پر آئے گی ہم انھیں اور بھڑک زیادہ کریں گے۔
یہ کنواں بے نمازیوں، زانیوں، شرابیوں، سود خوروں اور ماں باپ کو ایذا دینے والوں کے لئے ہے۔
نماز کی اہمیت کا اس سے بھی پتا چلتا ہے کہ اللہ عزوجل نے سب احکام اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو زمین پر بھیجے۔ جب نماز فرض کرنی منظور ہوئی تو حضور اکرم کو اپنے پاس عرش عظیم پر بلا کر اسے فرض کیا اور شبِ اسریٰ میں یہ تحفہ دیا۔

(بہارِ شریعت)

حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے (۱) اس امر کی شہادت دینا کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے خاص بندے اور رسول ہیں۔ (۲) نماز قائم کرنا۔ (۳) زکوٰۃ دینا۔ (۴) حج کرنا۔ اور (۵) ماہ رمضان کا روزہ رکھنا۔ (بخاری و مسلم)

حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا وہ عمل ارشاد ہو کہ مجھے جنّت میں لیجائے اور جہنم سے بچائیے۔ فرمایا اللہ کی عبادت کر اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کر اور نماز قائم رکھ اور زکوٰۃ دے اور رمضان کا روزہ رکھ اور بیت اللہ کا حج کر۔ اور اسی حدیث میں یہ بھی ہے کہ اسلام کا ستون نماز ہے۔ (ترمذی، ابنِ ماجہ، احمد)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانچ نمازیں اور جمعہ سے جمعہ تک اور رمضان سے رمضان تک ان تمام گناہوں کو مٹا دیتے ہیں جو ان کے درمیان ہوں جب کہ کبائر سے بچا جائے۔ (صحیح مسلم)

انھیں سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بتاؤ تو کسی کے دروازہ پر نہر ہو اور وہ اس نہر میں ہر روز پانچ بار غسل کرے تو کیا اس کے بدن پر میل رہ جائے گا۔ عرض کی نہیں۔ فرمایا یہی مثال پانچوں نمازوں کی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے سبب خطاؤں کو محو فرما دیتا ہے۔ (بخاری ومسلم)

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جاڑے دنوں میں باہر تشریف لے گئے۔ پت جھڑ کا زمانہ تھا۔ دو ٹہنیاں پکڑلیں، پتّے گرنے لگے تو آپ نے فرمایا اے ابوذر! میں نے عرض کی لبّیک یارسول اللہ۔ فرمایا مسلمان بندہ اللہ کے لئے نماز پڑھتا ہے تو اس سے گناہ ایسے گرتے ہیں جیسے اس درخت سے پتّے۔

(امام احمد)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے گھر میں طہارت (وضو وغسل) کر کے فرض ادا کرنے کے لئے

مسجد میں جاتا ہے تو ایک قدم پر ایک گناہ محو ہوتا ہے اور دوسرے پر ایک درجہ بلند ہوتا ہے (صحیح مسلم)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے پہلے قیامت کے دن بندہ سے نماز کا حساب لیا جائے گا۔ اگر یہ درست ہوئی تو باقی اعمال بھی ٹھیک رہیں گے اور یہ بگڑی تو سبھی بگڑے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ وہ خائب و خاسر ہوا۔ (طبرانی اوسط)

نوفل بن معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس کی نماز فوت ہوئی گویا اس کے اہل و مال جاتے رہے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے قصداً نماز چھوڑی جہنم کے دروازے پر اس کا نام لکھ دیا جاتا ہے۔ (ابو نعیم)

امام احمد و دارمی و بیہقی نے شعب الایمان میں نقل فرمایا کہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے نماز پر محافظت (مداومت) کی قیامت کے دن وہ نماز اس کے لئے نور و برہان و نجات ہوگی اور جس نے محافظت نہیں کی اس کے لئے نہ نور ہے نہ برہان نہ نجات اور قیامت کے دن قارون و فرعون اور ہامان و ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ امیر المومنین سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے صوبوں کے حاکموں کے پاس فرمان بھیجا تھا کہ تمہارے سب کاموں سے اہم میرے نزدیک نماز ہے۔ جس نے اس کا حفظ کیا اور اس پر محافظت

کی اس نے اپنا دین محفوظ رکھا اور جس نے اسے ضائع کیا وہ اوروں کو بدرجۂ اولیٰ ضائع کرے گا۔ (بخاری ومسلم)

قضاءِ عمری

قضا نمازوں کے ادائیگی کی آسان ترکیب

ہر مسلمان پر خواہ مرد ہو یا عورت، بالغ ہوتے ہی نماز پڑھنا فرض قطعی ہے۔ اگر کوئی شخص بالغ ہونے کے کئی سال بعد نمازی ہوا تو اس درمیان کی نمازیں جو قضا ہو چکی ہیں اس کا ادا کرنا فرض ہے۔ مثلاً عبداللہ چودہ ۱۴ برس کی عمر میں بالغ ہوا، اور جب اس کی عمر بیس سال کی ہوئی تو وہ نماز کا پابند ہوا تو اس کو چھ برس کی قضا نمازیں پڑھنی ہوں گی۔ جس مرد کو اپنے بالغ ہونے کی تاریخ وسال یاد نہ ہو تو وہ اپنے بلوغ کی مدت بارہ برس کی عمر سے قرار دے۔ کیوں کہ فقہائے کرام نے فرمایا ہے کہ لڑکا بارہ برس کی عمر میں بالغ ہوتا ہے۔ اس حساب سے اپنی عمر سے بارہ برس وضع کر کے بقیہ سالوں کی قضا نمازیں ادا کرے۔ اور جس عورت کو اپنے بلوغ کی تاریخ وسال یاد نہ ہوں وہ اپنے بلوغ کی مدت نو برس کی عمر سے قرار دے کر (اور ساتھ ہی ہر ماہ سے ایام حیض، اور نفاس کے ایام بھی کم کر لے کیوں کہ ان دنوں کی نمازوں کی قضا عورتوں پر لازم نہیں ہے) اپنی قضا نمازوں کا حساب لگائے اور انھیں ادا کرے۔

ہر وہ آدمی جس کے ذمہ قضا نمازیں ہوں ان پر لازم ہے کہ جلد از جلد

ادا کریں۔ نہ معلوم کس وقت موت آجائے۔ حاجتِ طبعی اور ضروری کام (کہ جن کے بغیر گذر نہیں) کے علاوہ بقیہ اوقات میں قضا نمازیں ضرور ادا کرے۔ یوں ہی نوافل یومیہ و سنّتِ غیر مؤکدات کی جگہ قضا ہی پڑھے۔ ایسے ہی بڑی راتوں میں نوافل کی جگہ قضا نمازیں ہی ادا کرے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ امید رکھے کہ وہ قضا کو قبول فرما کر نوافل کے ثواب سے بھی محروم نہ رکھے گا۔

ایک دن کی بیس رکعتیں ہوتی ہیں۔ یعنی فجر کے فرض کی دو رکعات، ظہر کے فرض کی چار رکعات، عصر کے فرض کی چار رکعات، مغرب کے فرض کی تین رکعات، عشاء کے فرض کی چار رکعات اور وتر کی تین رکعات واجب۔ ان نمازوں کو سوائے طلوع و غروب اور زوال کے (کہ اس وقت سجدہ حرام ہے) ہر وقت ادا کر سکتا ہے اور اختیار ہے کہ پہلے فجر کی سب نمازیں ادا کرلے پھر ظہر، پھر عصر، پھر مغرب، پھر عشاء یا سب نمازیں ساتھ ساتھ ادا کرتا جائے اور ان کا ایسا حساب لگائے کہ تخمینہ میں باقی نہ رہ جائے۔ زیادہ ہو جائے تو حرج نہیں۔ ساری قضا نمازیں بقدرِ طاقت رفتہ رفتہ جلد ادا کرلے کاہلی نہ کرے۔ جب تک فرض ذمّہ باقی رہتا ہے، کوئی نفل قبول نہیں کی جاتی۔

جب قضا نماز کی ادائیگی کے لئے کھڑا ہو تو اس وقت اس کی نیّت کرنی ضروری ہے۔ مثلاً فجر کی نیّت یوں کرے "میں نے سب میں پہلی فجر پڑھنے کی نیّت کی جو مجھ سے قضا ہوئی، اللہ تعالیٰ کے لئے کعبہ شریف کی طرف متوجّہ ہو کر، اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ اسی طرح ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور وتر کی نیّت کرے جن لوگوں کے ذمّہ قضا نمازیں بہت زیادہ ہوں ان کے لئے اعلیٰحضرت نے تخفیف کی چار صورتیں ارشاد فرمایا ہے۔ تاکہ وہ آسانی کے ساتھ قضا نمازیں ادا کرسکیں

اوّل : فرض کی تیسری و چوتھی رکعت میں الحمدُ شریف کی جگہ فقط سُبحٰنَ اللہِ تین مرتبہ کہہ کر رکوع میں چلے جائیں۔ مگر یہاں اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ سیدھے کھڑے ہو کر سُبحَانَ اللہِ شروع کریں اور سُبحَانَ اللہِ پورا کھڑے کھڑے کہہ کر رکوع کے لئے سر جھکائیں۔ یہ تخفیف صرف فرض کی تیسری و چوتھی رکعت کے لئے ہے۔ وتر کی تینوں رکعتوں میں الحمد اور سورۃ دونوں ضرور پڑھی جائیں۔

دوم : تسبیحات رکوع و سجود میں صرف ایک ایک بار سُبحَانَ رَبِّیَ العَظِیمُ۔ سُبحَانَ رَبِّیَ الاَعلٰی کہے۔ مگر یہ ہمیشہ ہر طرح کی نماز میں یاد رکھنا چاہیئے کہ جب آدمی رکوع میں پورا پہونچ جائے اس وقت سُبحَانَ کا سین شروع کرے اور جب عظیم کا میم ختم کرے اس وقت رکوع سے سر اٹھائے۔ اسی طرح جب سجدوں میں پورا پہونچ جائے اس وقت تسبیح شروع کرے اور جب پوری تسبیح ختم کرلے تو سجدہ سے سر اٹھائے۔ بہت سے لوگ جو رکوع اور سجدہ میں آتے جاتے یہ تسبیح پڑھتے ہیں بہت غلطی کرتے ہیں۔

سوم : یہ کہ نمازِ فجر میں التحیات اور یوں ہی ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور وتر میں پچھلی التحیات کے بعد درود شریف اور دعائے ماثورہ کی جگہ صرف یہ درود شریف اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ پڑھ کر سلام پھیر دیں۔

چہارم : یہ کہ نمازِ وتر کی تیسری رکعت میں دُعائے قنوت کی جگہ تین یا ایک بار رَبِّ اغفِر لِی کہے۔

(ماخوذ، از: فتاویٰ رضویہ۔ ص ۶۲۱، ۶۲۲، ج ۳)

(الملفوظ شریف۔ ص ۶۰، ۶۱۔ ج ۱)

ماہ رجبُ المرجّبْ

ماہ رجب المرجب اسلامی سال کا ساتواں مہینہ ہے۔ اس میں دعائیں قبول اور خطائیں معاف ہوتی ہیں۔

ماہ رجب کے روزوں کی فضیلت

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مہینوں کی گنتی جس دن سے اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کو پیدا فرمایا اللہ کی کتاب میں بارہ مہینے ہیں۔ ان بارہ مہینوں میں سے چار حرمت والے ہیں ایک رجب ہے اور اس کے بعد تین مہینے مسلسل ہیں۔ یعنی ذی قعدہ، ذی الحجہ اور محرم۔ رجب اللہ کا مہینہ ہے اور شعبان میرا ہے اور رمضان میری امت کا مہینہ ہے تو جس نے رجب میں ایک دن کا روزہ رکھا (یقین و اخلاص کے ساتھ) تو اس نے اللہ عزوجل کی خوشنودی اپنے اوپر واجب کر لی۔ اسے فردوس اعلیٰ میں ٹھہرایا جائیگا۔ اور جس نے رجب کے دو دن کے روزے رکھے تو اسے دوگنا اجر دیا جائے گا۔ ہر اجر (ثواب) کا وزن دنیا کے پہاڑوں کے برابر ہوگا۔ اور جس نے تین روزے رکھے تو اللہ تعالیٰ اس کے اور جہنم کے درمیان ایک خندق حائل کر دے گا جس کی مسافت ایک سال کی ہوگی۔ جس نے چار روزے رکھے اللہ تعالیٰ اس کو جذام و جنون اور برص

جیسے امراض اور فتنۂ دجال سے محفوظ رکھے گا۔ جس نے پانچ روزے رکھے اسے قبر کے عذاب سے بچایا جائے گا۔ جس نے چھ دن کے روزے رکھے تو وہ اپنی قبر سے اس طرح اٹھے گا کہ اس کا چہرہ چودھویں کے چاند کی مانند روشن ہوگا۔ اور جس نے سات روزے رکھے تو اس کے لئے دوزخ کے ساتوں دروازے بند کر دیے جائیں گے اور جس نے آٹھ روزے رکھے اس کے لئے جنّت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جائیں گے۔ اور جس نے نو روزے رکھے تو وہ اپنی قبر سے کلمۂ شہادت پڑھتا ہوا اٹھے گا اور اس کا منہ جنّت کی طرف ہوگا۔ جو دس روزے رکھے گا، اللہ تعالیٰ اس کے لئے پل صراط کے ہر میل پر ایک آرام دہ بستر مہیا فرمادے گا۔ اور جو گیارہ روزے رکھے گا قیامت کے دن اس سے افضل اور کوئی امتی نظر نہ آئے گا سوائے ایسے شخص کے جس نے اس کے برابر یا اس سے زیادہ ماہِ رجب کے روزے رکھے ہوں۔ اور جو شخص اس ماہ کے بارہ روزے رکھے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ایسے دو جوڑے پہنائیگا کہ اس کا ایک جوڑا دنیا اور دنیا کی تمام چیزوں سے افضل اور بہتر ہوگا۔ اور جو تیرہ روزے رکھے گا قیامت کے دن عرش کے سائے میں اس کے لئے دسترخوان بچھایا جائے گا اور اس نے اس کا جو دل چاہے گا، کھلائے گا جب کہ اور دوسرے لوگ سخت تکالیف میں مبتلا ہوں گے۔ اور جس نے چودہ [14] روزے رکھے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے وہ چیز عطا کرے گا جو نہ کبھی دیکھی اور نہ کبھی اس کے بارے میں کسی سے کچھ سنا، نہ کسی کے دل میں کچھ خیال گذرا ہوگا۔ اور جس نے پندرہ روزے رکھے تو اللہ تعالیٰ اسے محشر میں ان کے ساتھ کھڑے ہونے والوں میں شامل کرے گا جہاں سے جب کسی مقرب فرشتے یا نبی و رسول علیہم السّلام کا گذر ہوگا تو وہ اس کو امن والوں میں ہونے کی مبارکباد دیں گے۔ (غنیۃ الطالبین)

ایک روایت میں پندرہ روزے سے زائد کی بھی فضیلت آئی ہے۔

صلاۃ الرّغائب

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے لیلۃ الرغائب (شبِ اشتیاق) میں نماز کا تذکرہ فرمایا ہے اور یہ رجب کی پہلی شب جمعہ ہے۔ اس میں بارہ رکعات نفل چھ سلام سے اجلۂ اولیائے کرام سے منقول ہے اس کی ادائیگی کا طریقہ یہ ہے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد تین مرتبہ سورۃ القدر، اور بارہ مرتبہ سورۃ الاخلاص پڑھے اور بعد سلام اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ ستّر مرتبہ پڑھ کر بحالت سجدہ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰٓئِکَۃِ وَالرُّوْحِ ستّر مرتبہ پڑھ کر سر اٹھائے اور یہ دُعا رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ تَجَاوَزْ عَنَّا نَعْلَمُ فَاِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْاَعْظَمُ ستّر مرتبہ پڑھے۔ پھر بحالت سجدہ اپنی مرادیں مانگے تو اس کی مرادیں پوری ہوں گی۔ اس نماز کی بے شمار فضیلتیں، احادیث و اہل اللہ سے منقول ہیں۔ (غنیۃ الطالبین۔ ماثبت بالسنۃ)

۲۷ رجب کی نماز و روزہ کی فضیلت

حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً یہ حدیث مروی ہے کہ ۲۷ رجب المرجب کو اعمال و عبادات کرنے والوں کے نام سو سال کی عبادت کا ثواب لکھا جاتا ہے۔ اور جس نے اس شب میں بارہ رکعات اس طرح پڑھی کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد کوئی سورہ پڑھی اور دو رکعات پر سلام کے بعد سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ۔ سو مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ۔ سو مرتبہ اور درود شریف سو مرتبہ پڑھ کر اپنے دنیاوی امور کی تکمیل کے لئے دعا مانگی اور پھر صبح

کو روزہ رکھا تو اللہ تعالیٰ اس کی تمام دعائیں قبول کرے گا۔ سوائے کسی خلاف شرع (کام کے لئے) دعا کے۔ (ماثبت بالسنۃ)

حضرت امام حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا معمول تھا کہ جب ۲۷ رجب ہوتی تو وہ اعتکاف میں بیٹھے ہوتے تھے اور بعد نماز ظہر نفل پڑھنے میں مشغول ہو جاتے تھے۔ اس کے بعد وہ چار رکعتیں پڑھتے اور ہر رکعت میں سورہ فاتحہ ایک مرتبہ، سورۃ القدر تین مرتبہ اور سورۃ الاخلاص پچاس مرتبہ پڑھتے تھے۔ پھر عصر تک دعاؤں میں مشغول رہتے۔ انھوں نے فرمایا کہ سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہی معمول تھا۔ (غنیہ)

بمصطفیٰ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست
اگر بہ او نرسیدی تمام بولہبی است

ماہ شعبانُ المعظم

شعبان المعظم اسلامی سال کا آٹھواں مبارک و مقدس مہینہ ہے۔ اس میں اللہ عزّوجل نے اپنے مومن و مخلص بندوں کی مغفرت و نجات کا سامان فراہم کیا ہے اور اس کے حبیب اکرم و مکرّم مالک جنّت رسولِ عربی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان میں پائے جانے والے فیوض و برکات سے آگاہ فرمایا اور اس کے حصول کے طریقوں کی طرف رہنمائی فرمائی۔

فضائلِ شعبانُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے فرمایا :۔ شعبان میرا مہینہ ہے، رجب اللہ کا اور رمضان میری امّت کا۔ شعبان گناہوں کو دور کرنے والا ہے اور رمضان بالکل پاک کر دینے والا۔ ــــــــ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا رجب اور رمضان کے درمیان شعبان کا مہینہ ہے لوگ اس کی طرف سے غفلت کرتے ہیں حالاں کہ اس ماہ میں بندوں کے اعمال ربّ العالمین عزوجل کے حضور پیش کئے جاتے ہیں۔ اس لئے میں پسند کرتا ہوں کہ میرے اعمال اللہ تعالیٰ کے حضور میں اس طرح پیش ہوں کہ میرا روزہ ہو۔ (غنیہ)

حضور تاجدار کونین صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ماہ شعبان کو تمام مہینوں پر ایسی فضیلت ہے جیسے مجھے تمام نبیوں (علیہم السّلام) پر فضیلت حاصل ہے۔

حضور سید الرسل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب شعبان کا مہینہ آئے تو اپنے نفسوں کو رمضان المبارک کے لئے پاک کر و اور اپنی نیتوں کو اچھا کرو کہ بے شک شعبان کی بزرگی ایسی ہے جیسے میری عظمت و بزرگی ہے تم لوگوں پر۔ خبردار ہو جاؤ کہ بے شک شعبان میرا مہینہ ہے۔ تو جس نے شعبان میں ایک دن روزہ رکھا اس کو میری شفاعت حلال ہو گئی۔"

شب برارت کی فضیلت

حضرت عکرمہ اور ایک جماعت مفسرین کا فرمان ہے کہ قرآن عظیم میں جس رات کو لَیۡلَۃٍ مُّبٰرَکَۃٍ فرمایا گیا ہے وہ شعبان کی پندرہویں رات ہے۔ اس مبارک رات میں لوح محفوظ سے آسمان دنیا کی طرف قرآن حکیم کا نزول ہوا

کتب تفاسیر مثلاً صاوی و جمل میں شعبان المعظم کی پندرہویں رات کے چار نام مرقوم ہیں۔ لیلۃ المبارکۃ (برکت والی رات) لیلۃ البرارت (مغفرت والی رات) لیلۃ الرحمت (رحمت والی رات) لیلۃ الصک (پروانۂ نجات و بخشش ملنے والی رات)

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ پندرہویں شعبان کی رات کو آسمان دنیا کی طرف تجلّی خاص فرماتا ہے۔ اور بنی کلب کی بکریوں کے جتنے بال ہیں اس سے زیادہ تعداد میں (میری امت کی) مغفرت فرماتا ہے (ترمذی، ابن ماجہ)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور سیدنا محبوبِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جبرئیل میری خدمت میں شعبان کی پندرہویں رات میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سرِ انور کو آسمان کی

طرف بلند فرمایئے۔ میں نے کہا کہ یہ کون سی رات ہے تو جبرئیل نے عرض کیا کہ یہ مبارک رات ہے۔ اللہ تعالیٰ اس رات میں رحمت کے تین سو دروازے کھولتا ہے اور سب مسلمانوں کو بخشتا ہے سوائے بد مذہبوں، مشرکوں، جادوگروں، کاہنوں، زنا پر اصرار کرنے والوں، مستقل شرابی۔ ایک حدیث میں ہے مسلمانوں میں جھگڑا ڈلوانے والا، دوسری حدیث میں ہے سود خور، تکبرانہ انداز سے پاجامہ، اور تہبند کو ٹخنوں سے نیچے لٹکانے والا، ماں باپ کا نافرمان۔ ان لوگوں کی اللہ تعالیٰ اس وقت تک مغفرت نہیں فرماتا جب تک کہ وہ ان برائیوں کو ترک کر کے یا چھوڑنے کا مصمم ارادہ کر کے توبہ و استغفار نہ کرلیں۔

امیر المومنین سیدنا و مولانا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس خلیفۃ اللہ الاعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب شعبان کی پندرہویں شب ہو تو اس میں نوافل پڑھو اور پندرہ کو دن میں روزہ رکھو۔ بے شک وہ رات برکت والی ہے اور اللہ تعالیٰ اس مبارک رات میں ارشاد فرماتا ہے۔ کون ہے مغفرت چاہنے والا کہ میں اس کو بخش دوں۔ اور کون ہے عافیت طلب کرنے والا کہ میں اس کو عافیت عطا فرماؤں۔ اور کون ہے روزی مانگنے والا کہ میں اسے روزی عطا کروں۔ کوئی یہ مانگنے والا ہے۔ کوئی یہ مانگنے والا ہے۔ صبح صادق طلوع ہونے تک یہ ندائیں اور بخششیں ہوتی رہتی ہیں۔

ایک روایت یوں ہے۔ جس مسلمان نے عید کی دونوں راتوں اور پندرہویں شعبان کی رات کو زندہ کیا (یعنی ان راتوں میں عبادت کی) تو اس کا دل مردہ نہیں ہوگا جس دن لوگوں کے دل مردہ ہو جائیں گے۔

حضرت سیّدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور سیّدنا رؤف ورحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ''اے عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کیا جانتی ہو کہ اس رات (یعنی پندرہویں شعبان) میں کیا ہوتا ہے؟ آپ نے عرض کیا! یارسول اللہ! ارشاد فرمایئے کہ اس رات میں کیا ہوتا ہے۔ تو حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس شب میں پورے سال جو پیدا ہوتے ہیں وہ لکھ دیئے جاتے ہیں۔ اور سال بھر میں جتنے ہلاک ہونے والے ہیں وہ بھی لکھ دیئے جاتے ہیں اور اسی شب برات میں ان کے اعمال بلند کئے جاتے ہیں اور اسی میں ان کے رزق اتارے جاتے ہیں۔

شبِ برات کی نماز و اوراد و اعمال

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اس رات (پندرہویں شب) میں سو رکعات پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے پاس سو فرشتے بھیجے گا جن میں سے تیس فرشتے اس کو جنت کی بشارت دیں گے اور تیس اس کو جہنم کے عذاب سے بچائیں گے اور تیس دنیا کی آفتوں اور بلاؤں کو اس سے دور کریں گے۔ اور دس فرشتے ابلیس لعین کے مکر و فریب سے اس کو بچائیں گے۔

(تفسیر کبیر و صاوی)

مفتاح الجنان میں ہے کہ جو شخص ۱۴ شعبان کو غروب آفتاب کے قریب چالیس مرتبہ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ اور سو مرتبہ درود شریف پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے چالیس برس کے گناہ بخش دے گا، اور جنت میں چالیس حوریں اس کی خدمت کے لئے مقرر کرے گا۔

مقصود القاصدین میں ہے کہ جو کوئی سنّی مرد یا عورت شب برات میں بیس

رکعات نفل پڑھے اس طرح کہ ہر رکعت میں بعد سورۃ فاتحہ دس بار سورۃ اخلاص پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے نامۂ اعمال میں دس ہزار نیکیاں لکھوائے گا۔

شب براءت میں بعد نمازِ مغرب چھ رکعات نفل، دو رکعات کی نیت سے پڑھنا بھی منقول ہے۔ اس کی ترکیب یہ ہے:۔ پہلی دو رکعات کے بعد ایک بار سورۂ یٰسین شریف یا ۲۱ بار سورۂ اخلاص شریف پڑھ کر دعائے شب براءت پڑھے، اور خیرو عافیت و سنّیت کے ساتھ درازیٔ عمر کیلئے دُعا مانگے۔ قبول ہوگی۔ پھر دو رکعات کے بعد سورۂ یٰسین یا ۲۱ بار سورۂ اخلاص کے بعد دعائے نصف شعبان ایک بار پڑھ کر دفع بلا کی دعا کرے۔ پھر دو رکعات کے بعد سورۂ یٰسین یا سورۂ اخلاص ۲۱ بار پڑھ کر مخلوقات کا محتاج نہ ہونے کی دُعا مانگے۔

امام عارف باللہ ابوالحسن بکری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا اس عطاو بخشش والی رات میں یہ دعا: اَللّٰھُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ کَرِیْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ وَالْمُعَافَاۃَ الدَّآئِمَۃَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ بکثرت پڑھیں

علماء کرام فرماتے ہیں جو کوئی مسلمان اس رات میں غسل کر کے دونوں آنکھوں میں تین تین سلائی سرمہ لگائے اور سرمہ لگاتے وقت یہ نوری درود شریف پڑھتا ہے تو پورے سال میں اس کی آنکھ نہ دکھے اور عبادتِ الٰہی میں سستی نہ کرے اور نظر تیز ہو جائے

وہ درود شریف یہ ہے:۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ نُّوْرِكَ الْمُنِیْرِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔

دعا رشب برارت حضور اکرم نور مجسّم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو اس دُعا کو شب برارت میں پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کو بُری موت یا ناگہانی موت سے محفوظ رکھے گا۔ وہ دعا یہ ہے :۔

اَللّٰھُمَّ یَا ذَا الْمَنِّ وَالْاِحْسَانِ وَلَا یُمَنُّ عَلَیْہِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ط یَا ذَا الطَّوْلِ وَالْاِنْعَامِ ط لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ ظَہِیْرَ اللَّاجِئِیْنَ ط وَجَارَ الْمُسْتَجِیْرِیْنَ وَیَا رَجَآءَ الرَّاجِیْنَ ط وَیَآ اَمَانَ الْخَآئِفِیْنَ ط وَیَا غِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ ط وَیَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ط اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ کَتَبْتَنِیْ فِیْ اُمِّ الْکِتَابِ عِنْدَکَ مَحْرُوْمًا وَّشَقِیًّا وَّمَطْرُوْدًا وَّمُقَتَّرًا عَلَیَّ رِزْقِیْ۔ فَامْحُ عَنِّیْ اَللّٰھُمَّ بِفَضْلِکَ شَقَاوَتِیْ وَحِرْمَانِیْ وَتَقْتِیْرَ رِزْقِیْ وَاکْتُبْنِیْ فِیْ اُمِّ الْکِتَابِ سَعِیْدًا غَنِیًّا مُّوَفَّقًا لِّلْخَیْرِ مُوَسَّعًا عَلٰی رِزْقِیْ ج فَاِنَّکَ قُلْتَ وَقَوْلُکَ الْحَقُّ فِیْ کِتَابِکَ الْمُنْزَلِ عَلٰی لِسَانِ نَبِیِّکَ الْمُرْسَلِ یَمْحُوا اللّٰہُ مَا یَشَآءُ وَیُثْبِتُ ج صلے وَعِنْدَہٗٓ اُمُّ الْکِتَابِ

اِلٰهِیْ بِالتَّجَلِّی الْاَعْظَمِ فِیْ لَیْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَهْرِ شَعْبَانِ الْمُکَرَّمِ الَّتِیْ یُفْرَقُ فِیْهَا کُلُّ اَمْرٍ حَکِیْمٍ ط وَیُبْرَمُ عَنْ تَکْشِفَ عَنَّا مِنَ الْبَلَآءِ وَالْبَلْوَآءِ مَا تَعْلَمُ وَمَا لَا نَعْلَمُ ط اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَکْرَمُ ط وَصَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ط وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ط

شب برات میں مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ خیرات وصدقات کریں، نوافل پڑھیں و قرآن عظیم کی تلاوت کریں۔ درود شریف و میلاد شریف پڑھیں، ذکرِ الٰہی اور ذکرِ رسول کے حلقے کریں، حمد و نعت اور مناقب پڑھیں و سنیں۔ صلاۃ و سلام کی محفل منعقد کریں۔ اس میں شریک ہوں۔ اپنے گناہوں سے توبہ و استغفار کریں۔ اور اللہ تبارک و تعالیٰ سے تضرع زاری کے ساتھ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وسیلے سے اپنے لئے و اپنے اہل و عیال اور تمام اہلِ سنّت و جماعت کے امن و سلامتی اور عفو و عافیت اور استقامت بر مذہب اہلِ سنّت کے لئے دعائیں کریں۔ اور مسلمانوں کے قبرستان میں جائیں اور ان کے لئے دعائے مغفرت کریں۔ یہ حضور سیّد المحبوبین اشرف

المرسلین شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی سنّتِ کریمہ ہے۔ اپنے مرحومین کی ارواح و صلحاء کی ارواح کیلئے ایصالِ ثواب کریں کیوں کہ اس سے ان کی روحیں خوش ہوکر جاتی ہیں۔ آتش بازی وخلافِ شرع امور سے اجتناب کریں۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا صَلَّیْتَ عَلَیْهِ وَمَلٰٓئِکَتُكَ وَجَمِیْعُ مَخْلُوْقَاتِكَ حَتَّی الْاٰنَ وَتُصَلِّیْ عَلَیْهِ اِلَی الْاَبَدِ وَعَلٰٓی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا

(یا اللہ! ہمارے آقا و مولا حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم) پر اور اُن کی آل اور اَصحاب پر اُتنی تعداد میں دُرود اور خوب سلام بھیج جتنی تعداد میں تو نے اور تیرے فرشتوں اور تیری تمام مخلوقات نے آج تک بھیجا اور اَبد تک بھیجتے رہیں گے۔)

ماہ رمضان المبارک

رمضان شریف۔ یہ اسلامی سال کا نواں مہینہ ہے۔ اللہ عزوجل نے ہمیں اس ماہِ مبارک میں عظیم نعمتوں سے سرفراز فرمایا اس کی ہر ساعت رحمت بھری ہے۔ اس مہینہ میں نفل کا ثواب فرض کے برابر، اور فرض کا ثواب ستر گنا کر دیا جاتا ہے۔ اس ماہ میں مرنے والا مومن سوالاتِ قبر سے محفوظ رہتا ہے۔

فضائل رمضان المبارک

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب رمضان آتا ہے آسمان، رحمت، جنّت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین زنجیروں میں جکڑ دیئے جاتے ہیں۔ آقا کا فرمانِ عالی شان ہے کہ رمضان آیا یہ برکت کا مہینہ ہے اللہ تعالیٰ نے اس کے روزے تم پر فرض کیئے۔

(بخاری، مسلم، نسائی)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جنّت ابتدائے سال سے سال آئندہ تک رمضان کیلئے آراستہ کی جاتی ہے۔ جب رمضان کا پہلا دن آتا ہے تو جنّت کے پتوں سے عرش کے نیچے

ایک ہوا حُورِ عِین پر چلتی ہے۔ وہ کہتی ہے اے رب تو اپنے بندوں سے ہمارے لئے ان کو شوہر بنا جن سے ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور ان کی آنکھیں ہم سے ٹھنڈی ہوں۔ (بیہقی)

حضرت ابو مسعود غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور نے فرمایا اگر بندوں کو معلوم ہوتا کہ رمضان کیا چیز ہے؟ تو میری امت تمنا کرتی کہ پورا سال رمضان ہی ہو۔ (بہار، ابن خزیمہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو اللہ عزوجل اپنی مخلوق کی طرف نظر فرماتا ہے اور جب اللہ کسی بندہ کی طرف نظر فرمائے تو اسے کبھی عذاب نہ دیگا اور ہر روز دس لاکھ کو جہنم سے آزاد فرماتا ہے اور جب انتیسویں رات ہوتی ہے تو مہینے بھر میں جتنے آزاد کئے گئے ان کے مجموعہ کے برابر اس ایک رات میں آزاد کرتا ہے۔ (بہار شریعت بحوالہ اصبہانی)

اگر کوئی بلا عذر رمضان کا روزہ نہ رکھے تو بادشاہِ اسلام کو چاہیئے کہ اسے قتل کرا دے۔

فضائل روزہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو ایمان کی وجہ سے اور ثواب کے لئے رمضان کا روزہ رکھے گا اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ (بخاری ومسلم)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم فرماتے ہیں جنت میں آٹھ دروازے ہیں ان میں ایک دروازہ کا نام ریّان ہے۔ اس دروازہ سے وہی جائیں گے جو روزہ رکھتے ہیں۔ (بخاری، مسلم، ترمذی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ آدمی کے ہر نیک کام کا بدلہ دس سے سات سو تک دیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا مگر روزہ کہ وہ میرے لیے ہے اور اس کی جزا میں دوں گا۔ بندہ اپنی خواہش اور کھانے کو میری وجہ سے ترک کرتا ہے۔ روزہ دار کے لئے دو خوشیاں ہیں۔ ایک افطار کے وقت ایک اپنے رب سے ملنے کے وقت۔ اور روزہ دار کے منہ کی بو اللہ عزوجل کے نزدیک مشک سے زیادہ پاکیزہ ہے اور روزہ سپر ہے۔ اور جب کسی کے روزہ کا دن ہو تو بیہودہ نہ بکے اور نہ چیخے۔ پھر اگر کوئی اس سے گالی گلوچ کرے یا لڑنے پر آمادہ ہو تو کہہ دے کہ میں روزہ دار ہوں (بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی)

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو بندہ اللہ کی راہ میں ایک دن روزہ رکھے تو اللہ تعالیٰ اس کے منہ کو دوزخ سے ستر برس کی راہ دور فرما دے گا۔ (ترمذی ونسائی وغیرہما)

افطار کرنے و کرانے کی فضیلت

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شعبان کے آخر دن میں وعظ فرمایا اور ارشاد فرمایا جو اس میں روزہ دار کو افطار کرائے اس کے گناہوں کے لئے مغفرت ہے اور اس کی گردن آگ سے آزاد کر دی جائے گی اور اس افطار کرانے والے کو ویسا ہی ثواب ملے گا جیسا روزہ رکھنے والے کو ملے گا بغیر اس کے کہ اس کے اجر میں سے کچھ کم ہو۔ ہم نے عرض کیا کہ

یارسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ہم میں کا ہر شخص وہ چیز نہیں پاتا جس سے روزہ افطار کرائے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ یہ ثواب اس شخص کو دے گا جو ایک گھونٹ دودھ یا ایک خرما یا ایک گھونٹ پانی سے روزہ افطار کرائے اور جس نے روزہ دار کو پیٹ بھر کھانا کھلایا اس کو اللہ تعالیٰ میرے حوض سے پلائے گا کہ کبھی پیاسا نہ ہوگا یہاں تک کہ جنت میں داخل ہو جائے۔ (بیہقی شعب الایمان)

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی مروی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو حلال کمائی سے رمضان میں روزہ افطار کرائے تو رمضان کی تمام راتوں میں فرشتے اس پر درود بھیجتے ہیں اور شب قدر میں جبرئیل علیہ السلام اس سے مصافحہ کرتے ہیں۔ (طبرانی کبیر)

سہل ابن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ہمیشہ لوگ خیر کے ساتھ رہیں گے جب تک افطار میں جلدی کریں گے۔

(بخاری، مسلم، ترمذی)

سحری کی فضیلت

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سحری کھاؤ کہ سحری کھانے میں برکت ہے۔

(بخاری، مسلم، ترمذی)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ اور اس کے فرشتے سحری کھانے والوں پر درود بھیجتے ہیں۔

(طبرانی اوسط)

اعتکاف

ام المومنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ کا اعتکاف فرمایا کرتے۔

(بخاری و مسلم)

حضرت امام عالی مقام نواسۂ رسول سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے رمضان میں دس دنوں کا اعتکاف کرلیا تو ایسا ہے کہ جیسے دو حج اور دو عمرے کیے۔ (بیہقی)

اعتکاف سنت کفایہ ہے کہ اگر سنت ترک کر دیں تو سب سے مطالبہ ہوگا۔ اور شہر میں ایک نے کرلیا تو سب بری الذمہ ہو جائیں گے۔

(بہار، درمختار، عالمگیری)

تراویح کا بیان

تراویح مرد و عورت سب کیلئے بالاجماع سنت مؤکدہ ہے اس کا ترک جائز نہیں۔ اس پر خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے مداومت فرمائی اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بھی پڑھی اور اسے پسند فرمایا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ارشاد فرماتے ہیں کہ جو رمضان میں قیام کرے (نوافل و سنن پڑھے) ایمان کی وجہ سے اور ثواب طلب کرنے کے لئے، اس کے گذشتہ سب صغائر گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ پھر اس اندیشہ سے کہ امت پر (تراویح) فرض نہ ہو جائے ترک فرمائی۔ پھر سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ رمضان میں ایک رات مسجد کو تشریف لے گئے اور لوگوں کو متفرق طور پر نماز پڑھتے پایا۔ یا کوئی تنہا پڑھ رہا ہے کسی کے ساتھ کچھ لوگ پڑھ رہے ہیں۔ فرمایا میں مناسب جانتا ہوں کہ سب کو ایک امام کے ساتھ جمع کر دوں تو بہتر ہو۔ سب کو ایک امام اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ اکٹھا کر دیا۔ پھر دوسرے

دن تشریف لے گئے ملاحظہ فرمایا کہ لوگ ایک امام کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں۔ فرمایا
نِعْمَتِ الْبِدْعَۃُ ھٰذِہٖ ۔ (مسلم وغیرہ)

تراویح بیس رکعتیں ہیں۔ اس کا وقت فرض عشاء کے بعد طلوعِ فجر تک ہے۔

تراویح میں ایک بار قرآن مجید ختم کرنا سنّت مؤکدہ ہے اور دو مرتبہ فضیلت اور تین مرتبہ افضل ہے۔ (بہار، درمختار)

تراویح میں جماعت سنّت کفایہ ہے کہ اگر مسجد کے سب لوگ چھوڑ دیں گے تو سب گنہگار ہوں گے ______ رمضان شریف میں وتر جماعت کے ساتھ افضل ہے جب کہ عشاء کی جماعت میں شریک رہا ہو۔

اگر کسی وجہ سے ختم نہ ہو تو سورتوں کی تراویح پڑھیں اور اس کیلئے بعضوں نے یہ طریقہ رکھا ہے کہ اَلَمْ تَرَ کَیْفَ سے آخر تک دو بار پڑھنے میں بیس رکعات ہو جائیں گی۔ (عالمگیری)

شبِ قدر شب قدر کی فضیلت قرآن و سنّت سے صراحۃً ثابت ہے۔ اس رات کی عبادت ان ہزار مہینوں کی عبادتوں سے افضل ہے جو شب قدر سے خالی ہوں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ ۚۖ ۝ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا لَیْلَةُ الْقَدْرِ ۝ لَیْلَةُ الْقَدْرِ ۙ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ۝ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓىٕكَةُ وَالرُّوْحُ فِیْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ ۝ سَلٰمٌ قف هِیَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۝۵ ع

یعنی ـــــ بے شک ہم نے اسے شب قدر میں اتارا، اور تم نے کیا جانا کیا ہے شب قدر؟ شب قدر ہزار مہینوں سے افضل، اس میں فرشتے اور جبریئل اترتے ہیں۔ اپنے رب کے حکم سے ہر کام کے لئے۔ وہ سلامتی ہے صبح چمکنے تک۔ (کنزالایمان)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے ایمان ویقین کے ساتھ روزے رکھے اس کے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اور جو شب قدر میں ایمان ویقین کے ساتھ (یعنی ثواب کی امید سے) قیام (یعنی نوافل، تلاوت، ذکر، درود، دعا و استغفار) کرے تو اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔ (بخاری)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب رمضان کا مہینہ شروع ہوا تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ مہینہ تم میں آیا ہے۔ اور اس میں ایک رات ایسی ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے تو جو شخص اس کی برکتوں سے محروم رہا وہ تمام بھلائیوں سے محروم رہا۔ اور نہیں محروم رکھا جاتا ہے اس کی بھلائیوں سے مگر وہ جو بالکل بے نصیب ہو۔ (ابن ماجہ)

حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں (مثلاً اکیسویں [۲۱]، تیئسویں [۲۳]، پچیسویں [۲۵]، ستائیسوں [۲۷]، انتیسویں [۲۹]) میں (شب قدر کو) تلاش کرو۔ (بخاری)

انہیں سے روایت ہے کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے

پوچھا کہ یا رسول اللہ ! اگر مجھ کو شبِ قدر معلوم ہو جائے تو میں اس میں کیا کروں؟ آپ نے فرمایا کہ یہ دُعا پڑھو

اَللّٰھُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ (ترمذی)

حضرت ابی بن کعب و حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما و اکثر ائمہ کا قول ہے کہ شبِ قدر ستائیسویں شب ہے۔ (صاوی)

صاحب مدارک التنزیل علامہ عبداللہ بن احمد نسفی۔ لیلۃ القدر کی تعیین کے سلسلے میں ستائیسویں شب کو ترجیح دیتے ہوئے اس سلسلے میں قائم اللیل امام الائمہ کاشف الغمہ سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ عنا سے ایک روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ شبِ قدر کے سلسلے میں حلفیہ فرماتے تھے کہ وہ رمضان کی ستائیسویں ہی شب ہے اور اسی پر جمہور کا عمل ہے۔ (مدارک التنزیل)

الفاظ قرآن سے بھی اس طرف اشارہ ملتا ہے۔ مثلاً سورۃ القدر میں "لیلۃ القدر" تین جگہ ارشاد ہوا اور "لیلۃ القدر" میں نو حروف ہیں۔ تینوں لیلۃ القدر کے حروف شمار کرنے سے ستائیس ہوتے ہیں (۹×۳ = ۲۷)

روایات کے پیش نظر پورے عشرہ اواخر رمضان میں نوافل و استغفار کی کثرت رکھے بالخصوص طاق راتوں میں اس کا ضرور اہتمام کرے۔ اگر پوری رات عبادت و تلاوت کیلئے جاگنا ممکن نہ ہو تو نمازِ عشاء جماعت سے پڑھ کر سو جائے پھر اخیر شب میں اٹھ کر عبادت و تلاوت اور ذکر و درود شریف میں مشغول رہے اور نمازِ فجر جماعت سے ادا کرے۔ ان راتوں میں جاگ کر سیر و تفریح اور ہنسی مذاق میں ضائع نہ کرے

مروی ہے کہ جب شبِ قدر آتی ہے تو حضرت سیدنا جبرئیل علیہ السلام کے ساتھ وہ فرشتے بھی اترتے ہیں جو سدرۃ المنتہیٰ پر رہنے والے ہیں۔ اور وہ اپنے ساتھ چار جھنڈے لاتے ہیں، ایک جھنڈا گنبدِ خضریٰ پر نصب کرتے ہیں، ایک بیت المقدس کی چھت پر، ایک مسجد حرام کی چھت پر نصب کرتے ہیں۔ اور ایک طورِ سینا کے اوپر۔ اور ہر مومن مرد و عورت کے گھروں میں تشریف لے جاتے ہیں اور انھیں سلام کہتے ہیں۔ اس رحمت سے شرابی، قاطعِ رحم (یعنی اپنے رشتہ داروں اور دینی بھائیوں سے بے توجہی برتنے والے) اور سود کھانے والے محروم رہتے ہیں۔

(صاوی شریف)

اس سورہ مبارکہ میں روح سے مراد یا تو حضرت جبرئیل امین علیہ السلام ہیں یا فرشتوں کی ایک مخصوص جماعت یا فرشتوں کے علاوہ کوئی دوسری مخلوق، یا اولادِ آدم کی رُوحیں، یا حضرت عیسیٰ مسیح فرشتوں کے ساتھ، یا عرش اعظم کے نیچے رہنے والا عظیم الخلقت فرشتہ کہ اس کا کام زمین کے ساتویں طبقے میں ہے۔ اس فرشتے کے ستّر ہزار سر ہیں اور ہر سر دنیا سے بڑا ہے۔ ہر سر میں ستّر ہزار چہرے ہیں اور ہر چہرے میں ستّر ہزار منہ، اور ہر منہ میں ستّر ہزار زبان۔ ہر زبان سے اللہ تبارک وتعالیٰ کی بہ ہزار نوع تسبیح وتحمید وتمجید بیان کرتا ہے اور ہر زبان کی ایک مستقل لغت ہے جو دوسری لغت کے مشابہ نہیں۔ جب وہ تسبیح کے لئے اپنا منہ کھولتے ہیں تو ساتوں آسمان کے فرشتے سجدے میں گر پڑتے ہیں اس خوف سے کہ کہیں اس کے منہ کے نور کی تابانی انھیں جلا نہ دے۔ وہ عظیم الخلقت فرشتہ صبح و شام اللہ تبارک وتعالیٰ کی تسبیح بیان کرتا رہتا ہے۔ یہ مبارک فرشتہ بھی شبِ قدر

کی بزرگی وعظمت کے سبب نزول اجلال فرماتا ہے اور امت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روزہ دار مرد وعورت کی اپنے تمام مونہوں سے طلوعِ فجر تک مغفرت ورحمت کے لئے دعا کرتا رہتا ہے۔ (صاوی شریف)

نمازِ شبِ قدر

جو اس رات میں چار رکعات پڑھے اور ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ، سورۂ قدر ایک مرتبہ اور سورۂ اخلاص ستائیس مرتبہ پڑھے تو اس نماز کا پڑھنے والا گناہوں سے ایسا صاف ہو جاتا ہے کہ گویا آج ہی پیدا ہوا اور اس کو اللہ تبارک وتعالیٰ جنت میں ہزار محلات عطا فرمائے گا۔

ایک روایت میں ہے کہ جو کوئی ستائیسویں رمضان کو چار رکعات پڑھے اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ قدر تین مرتبہ اور سورۂ اخلاص پچاس مرتبہ پڑھے اور بعد سلام سجدہ میں جا کر ایک مرتبہ یہ پڑھے:۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ

پھر جو دعا مانگے قبول ہوگی۔ اور اللہ تعالیٰ اس کو بے انتہا نعمتیں عطا کرے گا اور اس کے کل گناہ بخش دے گا۔ (غنیۃ الطالبین)

ماہ شوّال المکرّم

ماہ شوال المکرم۔ یہ اسلامی سال کا دسواں مہینہ ہے۔

شبِ عید الفطر کی اہمیّت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب عید الفطر کی رات آتی ہے فرشتے خوشی کرتے ہیں اور اللہ عزوجل اپنے نور کی خاص تجلی فرماتا ہے۔ فرشتوں سے فرماتا ہے اے گروہِ ملائکہ اس مزدور کا کیا بدلہ ہے جس نے کام پورا کر لیا۔ فرشتے عرض کرتے ہیں اس کو پورا اجر دیا جائے۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے میں تمہیں گواہ کرتا ہوں کہ میں نے ان سب کو بخش دیا۔

(بہارِ شریعت، بحوالہ اصبہانی)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو عیدین کی راتوں (یعنی شوال کی چاند رات اور ذی الحجہ کی دسویں رات) میں قیام کرے (یعنی نماز پڑھے) اس کا دل نہ مرے گا جس دن لوگوں کے دل مریں گے۔

(ابن ماجہ)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو پانچ راتوں میں شب بیداری کرے (یعنی اس میں جاگ کر تلاوتِ قرآن کریم، ذکر و فکر، نعت و درود شریف پڑھے) اس کے لئے

جنّت واجب ہے۔ ذی الحجہ کی آٹھویں نویں، دسویں راتیں اور عید الفطر کی رات اور شعبان کی پندرہویں رات یعنی شبِ براءت۔

شبِ عید الفطر کی نماز

منقول ہے کہ چار رکعتیں اپنے گھر میں پڑھے اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص اکیس۲۱ اکیس۲۱ بار پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس پر جنّت کے آٹھوں دروازے کھول دے گا اور دوزخ کے ساتوں دروازے بند کر دیگا اور یہ شخص موت سے پہلے جنّت میں اپنا مکان دیکھ لے گا۔

نیز جو شخص عید کی شب میں بعد نمازِ عشاء چار رکعات نماز دو۲ سلام سے پڑھے اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص، سورۂ فلق، سورۂ ناس تین تین بار پڑھے اور بعد نماز ستّر بار کلمۂ تمجید پڑھ کر اپنے گناہوں سے توبہ کرے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس نماز کی برکت سے اس کے گناہ معاف فرما کر اس کی توبہ قبول فرمائے گا۔

یکم شوّال

عید کا دن گناہوں کی مغفرت کا دن ہے۔ اس دن روزہ رکھنا حرام ہے ـــــ حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید الفطر کے دن کچھ کھا کر نماز کے لئے تشریف لے جاتے۔ (ترمذی)

بخاری کی روایت میں ہے کہ چند کھجوریں ہی تناول فرما لیتے اور وہ طاق ہوتیں

روزِ عید کے مستحبّات

عید کے دن یہ امور مستحب ہیں۔ حجامت بنوانا ناخن ترشوانا، مسواک کرنا، غسل کرنا، اچھے

کپڑے پہننا۔ نیا ہو تو نیا ورنہ دھلا ہوا۔ خوشبو لگانا۔ صبح کی نماز محلّہ کی مسجد میں پڑھنا عیدگاہ جلد جانا۔ نماز سے پہلے صدقۂ فطر ادا کرنا (یہ مالکِ نصاب پر اپنے اور اپنے نابالغ بچّوں کی طرف سے فی کس ڈیڑھ کیلو پینتالیس گرام گیہوں یا اس کی قیمت فقرا و غربا یا دینی مدارس کے طلبا کو دینا واجب ہے) عیدگاہ کو پیدل جانا۔ دوسرے راستہ سے واپس آنا۔ نماز کو جانے سے پیشتر چند کھجوریں کھا لینا۔ تین، پانچ، سات یا کم و بیش مگر طاق ہوں۔ کھجوریں نہ ہوں تو کوئی میٹھی چیز کھانا۔

نمازِ عید دو رکعات نمازِ عید الفطر جو کہ واجب ہے، امام کے ساتھ ادا کریں بعد نماز امام دو خطبے دے۔ سب لوگ خاموشی سے اپنی اپنی جگہ بیٹھے خطبہ سنیں۔ اگر خطیب کی آواز سنائی نہ دے تو بھی خاموش رہیں۔ بعد خطبہ اجتماعی دُعا کریں۔ آپس میں عید ملیں اور مصافحہ و معانقہ کریں۔

شوّال کے روزے شوّال کے مہینے میں چھ دن کے روزے جنہیں لوگ شش عید کے روزے کہتے ہیں، اس کے رکھنے سے بڑا ثواب ہے۔ بہتر یہ ہے کہ یہ روزے متفرق رکھے جائیں اور عید کے بعد لگاتار چھ دن میں ایک ساتھ رکھ لئے جب بھی حرج نہیں۔

حضرت ابو ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے رمضان کے روزے رکھے پھر ان کے بعد چھ دن شوّال میں رکھے تو ایسا ہے جیسے دہر کا روزہ رکھا۔ (مسلم، ابوداؤد، ترمذی وغیرہم)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے عید الفطر کے بعد چھ روزے رکھ لئے تو

اس نے پورے سال کا روزہ رکھا کہ جو ایک نیکی لائے گا اسے دس ملیں گی تو ماہ رمضان کا روزہ دس مہینے کے برابر اور ان چھ دنوں کے بدلے میں دو مہینے تو پورے سال کے روزے ہو گئے۔ (بہار شریعت، بحوالہ: نسائی۔ ابن ماجہ۔ ابن خزیمہ۔ ابن حبان۔ احمد۔ طبرانی۔ بزار)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جس نے رمضان کے روزے رکھے پھر اس کے بعد چھ دن شوال میں رکھے تو گناہوں سے ایسے نکل گیا جیسے آج ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔ (طبرانی اوسط)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے فرمایا کیا تم سب جنت میں جانے کی تمنا رکھتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا ہاں آپ نے فرمایا اُمیدیں کم کرو اور اللہ تعالیٰ سے کما حقہ شرم کرو۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم اللہ سے شرم کرتے ہیں، آپ نے فرمایا حیا وہ نہیں جو تم سمجھتے ہو، حیا یہ ہے کہ تم قبروں اور انکی تکالیف کو یاد کرو، پیٹ کو حرام سے محفوظ رکھو، دماغ کو برے خیالات کی آماجگاہ نہ بناؤ اور جو شخص آخرت کی عزت چاہتا ہے، وہ دنیاوی زینتوں کو ترک کردے، یہی حقیقی شرم ہے اور اسی سے بندہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرتا ہے۔

(مکاشفۃ القلوب از امام غزالی علیہ الرحمہ)

ماہ ذی القعدہ

ذوقعدہ اسلامی سال کا گیارہواں مہینہ ہے۔ بارہ مہینوں میں چار حرمت والے مہینے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ط ذَٰلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ فَلَا تَظْلِمُوا فِيهِنَّ أَنفُسَكُمْ۔ (پ ۱۰۔ ۳۶ سورۃ التوبۃ)

یعنی ان میں سے چار حرمت والے ہیں یہ سیدھا دین ہے تو ان مہینوں میں اپنی جان پر ظلم نہ کرو۔ (کنزالایمان)

حرمت والے چاروں مہینے یہ ہیں:۔ "رجب ذوقعدہ ذوالحجۃ محرم" یہ اسلام سے پہلے بھی محترم مانے جاتے تھے اور ان کا احترام اب بھی باقی ہے۔ ہاں ان مہینوں میں جہاد کرنا حرام نہیں رہا۔ اب چاہیئے کہ ان مہینوں میں عبادات کی جائیں اور گناہوں سے بچا جائے۔

یوں تو ہر مہینے میں اپنی جانوں پر ظلم کرنا منع ہے مگر اللہ رب العزت نے ممانعت میں ان چار مہینوں کو خاص فرمایا تاکہ ان مہینوں کی عظمت و حرمت ظاہر اور ان کا باقی مہینوں سے امتیاز واضح ہو جائے۔

بہت سے لوگ ذی قعدہ کے مہینہ کو برا جانتے ہیں اور اس کو خالی کا مہینہ کہتے ہیں۔ یہ غلط ہے۔ (بہار شریعت۔ ص ۲۵۷، ج ۱۶)

ماہ ذی الحجہ

ماہ ذی الحجہ اسلامی سال کا بارہواں مہینہ ہے۔ یہ نہایت خیر و برکت اور عظمت و حرمت والا مہینہ ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمام مہینوں کا سردار ماہِ رمضان ہے اور تمام مہینوں میں حرمت والا مہینہ ذی الحجہ ہے۔

ذی الحجہ کا عشرۂ اوّل

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے :-
وَالْفَجْرِ وَلَيَالٍ عَشْرٍ
یعنی اس صبح کی قسم اور دس راتوں کی

لَيَالٍ عَشْرٍ کی تفسیر میں مفسرین کا اختلاف ہے۔ حضرت عباس و ابن عباس و عبداللہ بن زبیر و جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا قول ہے کہ لیال عشر سے ذی الحجہ کے عشرۂ اوّل یعنی اس کی ابتدائی دس راتیں مراد ہیں۔ (غنیہ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا کے دنوں میں سب سے افضل ذی الحجہ کے دس دن ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ

تعالیٰ عنہم نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم کیا ان دنوں عمل کے برابر راہِ خدا میں جہاد کرنا بھی نہیں ہے؟ آپ نے فرمایا ’نہیں! البتہ اس شخص کی بزرگی کے برابر جس نے اپنا منہ خاک آلود کیا (یعنی شہید ہو گئے)

منقول ہے کہ جو شخص ان دس ایام کی عزت کرتا ہے اللہ تعالیٰ یہ دس چیزیں اس کو مرحمت فرماکر اس کی عزت افزائی کرتا ہے :۔ (۱) عمر میں برکت (۲) مال افزونی (۳) اہل وعیال کی حفاظت (۴) گناہوں کا کفّارہ (۵) نیکیوں میں اضافہ (۶) نزع میں آسانی (۷) ظلمت میں روشنی (۸) میزان میں سنگینی (وزنی ہونا) (۹) دوزخ کے طبقات سے نجات (۱۰) جنّت کے درجات پر عروج۔

جس نے اس عشرہ میں کسی مسکین کو خیرات دی گویا اس نے اپنے پیغمبروں کی سنّت پر صدقہ دیا۔ جس نے ان دنوں میں کسی کی عیادت کی اس نے اولیاء اللہ اور ابدال کی عیادت کی۔ جو کسی کے جنازہ کے ساتھ گیا اس نے گویا شہیدوں کے جنازے میں شرکت کی۔ جس نے کسی مومن کو اس عشرہ میں لباس پہنایا۔ اللہ تعالیٰ اس کو اپنی طرف سے خلعت پہنائے گا۔ جو کسی یتیم پر مہربانی کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر عرش کے نیچے مہربانی کرے گا۔ جو شخص کسی عالم کی مجلس میں اس عشرہ میں شریک ہوا وہ گویا انبیاء ومرسلین کی مجلس میں شریک ہوا۔ (غنیۃ الطالبین)

عشرۂ اوّل کی نماز وروزہ

حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے عشرۂ ذی الحجّہ کی کسی رات میں پوری رات عبادت کی تو گویا اس نے سال بھر حج وعمرہ کرنے والوں کی سی عبادت کی۔ اور جس نے عشرۂ ذی الحجہ کو روزہ

رکھا تو گویا اس نے پورے سال عبادت کی ______ (غنیہ)

حضرت سیدنا مولا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عشرۂ ذی الحجہ میں عبادت کی کوشش کرو۔ عشرۂ ذی الحجّہ کو اللہ تعالیٰ نے بزرگی عطا فرمائی ہے۔ اور اس عشرہ کی راتوں کو بھی وہی عزّت دی جو اسکے دِنوں کو حاصل ہے۔

اگر کوئی شخص اس عشرہ کی کسی رات کے آخری تہائی حصہ میں چار رکعتیں مندرجہ ذیل طریقہ پر پڑھیگا تو اسے حج بیت اللہ اور روضہ رسول اللہ کی زیارت کرنے والے کے برابر ثواب ملے گا اور اللہ تعالیٰ سے جو کچھ مانگے گا اللہ تعالیٰ اس کو عطا فرمائے گا۔

ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد آیت الکرسی تین بار سورۂ اخلاص تین بار سورۂ فلق و سورۂ ناس ایک بار پڑھے۔ نماز سے فارغ ہو کر دونوں ہاتھ اٹھا کر یہ دُعا پڑھے :-

سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّةِ وَالْجَبَرُوْتِ۔ سُبْحَانَ ذِی الْقُدْرَةِ وَالْمَلَكُوْتِ۔ سُبْحَانَ الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوْتُ۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعِبَادِ وَالْبِلَادِ۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا عَلٰى كُلِّ حَالٍ۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا رَبَّنَا جَلَّ جَلَالُهٗ وَقُدْرَتُهٗ بِكُلِّ مَكَانٍ۔

اس دعا کے بعد جو چاہے دعا کرے۔ اگر ایسی نماز عشرہ کی ہر ایک رات کو پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو فردوس اعلیٰ میں جگہ دے گا اور اس کے ہر گناہ کو محو کر دیگا پھر اس کہا جائے گا اب از سرِ نو عمل کر ______ (غنیۃ الطالبین)

حضرت سیدتنا ام المومنین حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چار چیزوں کو نہیں چھوڑتے تھے۔ عاشورہ و عشرۂ ذی الحجہ اور ہر مہینے میں تین دن کے روزے اور فجر کے پہلے کی دو رکعتیں (یعنی سنتیں)

(بہار شریعت۔ بحوالہ نسائی)

یوم عرفہ بقرعید کے مہینہ کی نویں تاریخ کو عرفہ کا دن کہتے ہیں۔

حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ عرفہ کے دن اپنے بندوں پر نظر فرماتا ہے تو جس کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہوتا ہے بخش دیا جاتا ہے۔ میں نے حضرت ابن عمر سے پوچھا کہ یہ مغفرت تمام لوگوں کے لئے ہے یا اہلِ عرفات کے ساتھ مخصوص ہے؟ انھوں نے فرمایا کہ یہ مغفرت تمام لوگوں کے لئے ہے۔

(غنیۃ الطالبین)

جناب طارق بن شہاب زہری سے مروی ہے کہ ایک یہودی نے حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ لوگ ایک ایسی آیت پڑھتے ہیں کہ اگر وہ ہم پر نازل ہوتی اور اس کا روزِ نزول ہم کو معلوم ہوتا تو ہم لوگ اس روز عید مناتے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دریافت فرمایا وہ کون سی آیت ہے؟ یہودی نے کہا اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ الخ حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا مجھے معلوم ہے کہ یہ آیت کس روز اور کہاں نازل ہوئی۔ یہ آیت عرفہ کے روز جمعہ کے دن نازل ہوئی ـــــ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ عرفات کے میدان میں ٹھہرے ہوئے تھے

اور اللہ کا شکر ہے کہ یہ دونوں دن ہمارے لئے عید کے دن ہیں (جمعہ اور حج) اور جب تک ایک بھی مسلمان دنیا میں باقی رہے گا یہ دن مسلمانوں کے لئے عید کا دن ہی رہے گا (غنیۃ الطالبین)

عرفہ کا روزہ و نماز

عرفہ کا روزہ غیر حاجیوں کے لئے سنّت و باعثِ اجر ہے۔ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں مجھے اللہ پر گمان ہے کہ عرفہ کا روزہ ایک سال قبل اور ایک سال بعد کے گناہ مٹا دیتا ہے۔ (صحیح مسلم وسنن ابو داؤد وغیرہا)

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عرفہ کے روزہ کو ہزاروں کے برابر بتاتے۔ مگر حج کرنے والے پر جو عرفات میں ہے اسے عرفہ کے دن کا روزہ مکروہ ہے۔ (بیہقی۔ طبرانی)

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص عرفہ کے دن ظہر و عصر کے درمیان چار رکعتیں اس ترتیب سے پڑھتا ہے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ ایک بار اور سورۂ اخلاص پانچ بار پڑھے تو اس کے لئے ہزاروں نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ قرآن کے ہر لفظ کے عوض جنت میں اس کا مرتبہ اتنا اونچا کیا جائے گا جس کی مسافت پانچ برس کی مسافت کے برابر ہوگی۔ قرآن کے ہر حرف کے عوض اللہ تعالیٰ ستّر حوریں اس کو مرحمت فرمائے گا اور ہر حور کے ساتھ ستّر خوان موتی اور یاقوت کے ہوں گے اور ہر خوان پر ہزار رنگ کے کھانے ہوں گے۔ ستّر ہزار سبز رنگ کے گوشت ہوں گے۔ کھانے برف کی طرح سرد اور شہد کی طرح میٹھا اور مشک کی طرح خوشبودار ہوں گے۔ ان کھانوں کو نہ آگ چھوا ہوگا

(یعنی آگ سے پکایا نہیں گیا) اور نہ لوہے سے (گوشت کو) کاٹا گیا ہوگا۔ ہر لقمہ پہلے لقمہ سے بہتر ہوگا۔ اس کے پاس ایک ایسا پرندہ آئے گا جس کی چونچ سونے کی، بازو سرخ یاقوت کے ہوں گے، اس پرندے کے ستر ہزار پر ہوں گے۔ پرندہ ایسی زمزمہ سنجیاں کرے گا کہ کسی نے ایسی نہیں سنی ہوگی۔ یہ پرندہ کہے گا اے اہلِ عرفہ! مرحبا ــــــ! حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ پرندہ اس شخص کے پیالے میں گر جائے گا، اس کے ہر پر کے نیچے سے ستر قسم کے کھانے نکلیں گے جنتی ان کو کھائے گا۔ پھر وہ پرندہ اڑ جائے گا۔

اس نماز کے پڑھنے والوں کو (مرنے کے بعد) جب قبر میں رکھا جائے گا تو قرآن کے ہر حرف کے عوض اس کی قبر جگمگا اٹھے گی۔ یہاں تک کہ وہ بیت اللہ کا طواف کرنے والوں کو دیکھ لے گا۔ اس کے لئے جنت کا ایک دروازہ کھول دیا جائے گا۔ اس دروازہ سے اس کو وہ ثواب اور مرتبہ دکھائی دے گا جو اس کے لئے مخصوص ہوگا۔ اس کو دیکھ کر وہ کہے گا الٰہی قیامت برپا کر دے۔ (غنیۃ الطالبین)

یوم عرفہ میں بکثرت دعائیں و استغفار کرنا چاہیئے۔ اس دن بندۂ مومن اخلاص کے ساتھ جو مانگتا ہے رب تبارک و تعالیٰ اپنے فضل سے اسے خوب خوب نوازتا ہے۔

شبِ عید قرباں حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شبِ عید الفطر اور شب عید قرباں میں قیام کرے۔ (یعنی نمازیں پڑھے) اس کا دل نہیں مرے گا جس دن لوگوں کے دل مریں گے۔

(ابنِ ماجہ)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو پانچ راتوں میں جاگے (یعنی اسمیں تلاوت قرآن کریم، ذکر و درود شریف اور نعت و سلام پڑھے) اس کے لئے جنت واجب ہے۔ شب ترویہ، شب عرفہ، شب عید قرباں، شب عید الفطر، شب برات۔

شب عید قرباں میں دو رکعت نماز منقول ہے۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ، سورۂ اخلاص، سورۂ فلق پندرہ پندرہ مرتبہ پڑھے۔ بعد سلام تین تین بار آیۃ الکرسی اور پندرہ مرتبہ استغفار پڑھے۔ اس کے بعد دنیا و آخرت کی بھلائی کے لئے جو دعا چاہے کرے۔

(غنیۃ الطالبین)

قربانی

قربانی حضرت ابو الانبیاء ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی سنت ہے جو اس امت کے لئے باقی رکھی گئی ہے اور نبی کریم رؤف و رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو قربانی کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ

فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ

یعنی: "تم اپنے رب کے لئے نماز پڑھو اور قربانی کرو"۔

ام المومنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور جان نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یوم النحر (دسویں ذی الحجہ) میں ابن آدم کا کوئی عمل خدا کے نزدیک خون بہانے (قربانی کرنے) سے زیادہ پیارا نہیں اور وہ جانور قیامت کے دن اپنے سینگ اور بال اور کھروں کے ساتھ آئے گا۔ اور قربانی کا خون زمین پر گرنے سے قبل خدا کے نزدیک مقام قبول میں پہونچ جاتا ہے۔ لہٰذا اس کو خوش دلی سے کرو۔

(سنن ابی داؤد، ترمذی، ابن ماجہ)

نواسۂ رسول جگر گوشۂ بتول حضرت سیدنا امام حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے خوشی دل سے طالب ثواب ہو کر قربانی کی، تو وہ آتش جہنم سے حجاب (روک) ہو جائے گی۔

(طبرانی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس میں وسعت ہو اور قربانی نہ کرے وہ ہماری عیدگاہ کے قریب نہ آئے۔

(ابن ماجہ)

حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ سینگ والا مینڈھا لایا جائے جو سیاہی میں چلتا ہو اور سیاہی میں بیٹھتا ہو اور سیاہی میں نظر کرتا ہو (یعنی اس کے پاؤں سیاہ ہوں، اور پیٹ سیاہ ہو اور آنکھیں سیاہ ہوں) وہ قربانی کے لئے حاضر کیا گیا۔ حضور نے فرمایا عائشہ چھری لاؤ۔ پھر فرمایا اسے پتھر پر تیز کر لو۔ پھر حضور نے چھری لی اور مینڈھے کو لٹایا اور اسے ذبح کیا۔ پھر فرمایا بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُّحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّمِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ الٰہی تو اس کو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی طرف سے اور ان کی آل اور امت کی طرف سے قبول فرما۔ (مسلم)

ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ذی الحجہ کا چاند دیکھ لیا اس کا ارادہ قربانی کرنے کا ہے تو جب تک قربانی نہ کرے بال اور ناخن نہ لے یعنی نہ ترشوائے۔ (مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

امام احمد نے روایت کی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ افضل ترین قربانی وہ ہے جو باعتبار قیمت اعلیٰ ہو اور خوب فربہ ہو۔

حضرت سیدنا مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا چار قسم کے جانور قربانی کے لئے درست نہیں۔

۱۔ کانا، جس کا کانا پن ظاہر ہو۔ اور

۲۔ بیمار، جس کی بیماری ظاہر ہو۔ اور

۳۔ لنگڑا، جس کا لنگ ظاہر ہو۔ اور

۴۔ ایسا لاغر و کمزور جس کی ہڈیوں میں مغز نہ ہو۔

(امام احمد۔ امام مالک۔ ترمذی۔ ابو داؤد۔ نسائی وغیرہم)

قربانی کے ایام دسویں، گیارہویں، اور بارہویں ذی الحجہ ہے۔

مسائل قربانی کی معلومات کے لئے بہار شریعت حصہ پانزدہم کا مطالعہ کریں۔

ایام تشریق

ایام تشریق پانچ ہیں۔ ۹ تا ۱۳ ذی الحجہ

نویں ذی الحجہ کی فجر سے تیرہویں ذی الحجہ کی عصر تک ہر نماز فرض پنجگانہ کے بعد جو جماعت مستحبہ کے ساتھ ادا کی گئی ہو، ایک بار تکبیر بلند آواز سے کہنا واجب ہے اور تین بار کہنا افضل ہے۔

تکبیر تشریق: اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ

حج

حج ہر صاحبِ استطاعت پر زندگی میں ایک بار فرض ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے :۔

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ

"اور اللہ کے لئے لوگوں پر بیت اللہ کا حج ہے جو شخص باعتبار راستہ کے اس کی طاقت رکھے۔ اور جو کفر کرے تو اللہ سارے جہان سے بے نیاز ہے۔"

اور ارشاد باری تعالیٰ ہے

وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ

یعنی "اور حج و عمرہ کو اللہ کے لئے پورا کرو۔"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا اور فرمایا اے لوگو! تم پر حج فرض کیا گیا لہٰذا حج کرو۔ ایک شخص نے عرض کیا کہ کیا ہر سال یا رسول اللہ؟ حضور نے سکوت فرمایا۔ انھوں نے تین بار یہ کلمہ کہا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر میں ہاں کہہ دیتا تو تم پر واجب ہو جاتا اور تم سے نہ ہو سکتا۔ پھر فرمایا جب تک میں کسی بات کو بیان نہ کروں تم مجھ سے سوال نہ کرو اگلے لوگ کثرتِ سوال اور پھر انبیاء کی مخالفت سے ہلاک ہوئے۔ لہٰذا جب میں کسی بات کا حکم دوں تو جہاں تک ہو سکے اسے کرو اور جب میں کسی بات سے منع کروں تو اسے چھوڑ دو

(صحیح مسلم شریف)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی گئی کہ کون سا عمل افضل ہے؟ فرمایا اللہ و رسول پر ایمان۔ عرض کی گئی کہ پھر کیا؟ فرمایا اللہ کی راہ میں جہاد۔ عرض کی گئی کہ پھر کیا؟ فرمایا حج مبرور۔

(بخاری و مسلم)

انھیں سے مروی ہے عمرہ سے عمرہ تک ان گناہوں کا کفارہ ہے جو درمیان میں ہوئے اور حج مبرور کا ثواب جنت ہی ہے۔ (بخاری و مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا حج ان گناہوں کو دفع کر دیتا ہے جو پیشتر ہوئے ہیں۔ (مسلم، ابن خزیمہ)

ام المومنین سیدتنا ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا حج کمزوروں کے لئے جہاد ہے۔ اور ام المومنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! عورتوں پر جہاد ہے؟ فرمایا ہاں ان کے ذمہ وہ جہاد ہے جس میں لڑنا نہیں حج و عمرہ (ابن ماجہ)

اور فرماتی ہیں کہ آقا نے فرمایا کہ تمہارا جہاد حج ہے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا حاجی اپنے گھر والوں میں سے چار سو کی شفاعت کرے گا اور گناہوں سے ایسا نکل جائے گا جیسے اس دن کہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا۔ (بزار)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا حاجی کی مغفرت ہو جاتی ہے اور حاجی جس کے لئے استغفار کرے اس کے لئے بھی۔ (بزار، طبرانی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے فرمایا حج فرض جلد ادا کرو کہ کیا معلوم کیا پیش آئے۔ (اصبہانی)

حضرت ابوامامہ و مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جسے حج کرنے سے نہ حاجت ظاہرہ مانع ہوئی نہ بادشاہ ظالم نہ کوئی ایسا مرض جو روک دے پھر بغیر حج کئے مرگیا تو چاہے یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر۔ (دارمی، ترمذی)

مسائل حج کی معلومات کے لئے فتاوی رضویہ جلد چہارم اور بہار شریعت جلد ششم کا مطالعہ کریں۔

لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ ط

حج، عمرہ اور حاضری مدینہ منورہ کی دعائیں

گھر سے روانگی کی دعا اَللّٰھُمَّ بِکَ انْتَشَرْتُ وَاِلَیْکَ تَوَجَّھْتُ وَبِکَ اعْتَصَمْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ ثِقَتِیْ وَ اَنْتَ رِجَائِیْ اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ مَا اَھَمَّنِیْ وَمَالَا اَھْتَمُّ بِہٖ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ مِنِّیْ عَزَّ جَارُکَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ اَللّٰھُمَّ زَوِّدْنِی التَّقْوٰی وَاغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَ وَجِّھْنِیْ اِلَی الْخَیْرِ اَیْنَمَا تَوَجَّھْتُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ وَّعْثَاءِ السَّفَرِ وَکَاٰبَۃِ الْمُنْقَلَبِ وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْکَوْرِ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ فِی الْاَھْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ وَتَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِکَ مِنْ اَنْ نَّزِلَّ اَوْ نُزَلَّ اَوْ نَضِلَّ اَوْ نُضَلَّ اَوْ نَظْلِمَ اَوْ نُظْلَمَ اَوْ نَجْھَلَ اَوْ یُجْھَلَ عَلَیْنَا اَحَدٌ ط

سفر سے بخیریت واپس ہونے کی دعا اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ عَلَیْکَ الْقُرْاٰنَ لَرَادُّکَ اِلٰی مَعَادٍ ط

کسی سواری پر بیٹھنے کی دعا سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ o وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ o

جہاز پر سوار ہونے کی دعا بِسْمِ اللّٰہِ مَجْرٖھَا وَمُرْسٰھَا اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ط

صرف عمرہ کی نیت اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْعُمْرَۃَ فَیَسِّرْھَا لِیْ وَتَقَبَّلْھَا مِنِّیْ

حجِّ اِفراد یعنی صرف حج کی نیّت | اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اُرِیۡدُ الۡحَجَّ فَیَسِّرۡہُ لِیۡ وَتَقَبَّلۡہُ مِنِّیۡ نَوَیۡتُ الۡحَجَّ وَاَحۡرَمۡتُ بِہٖ مُخۡلِصًا لِلّٰہِ تَعَالٰی ،

حجِ تمتُّع کی نیّت | اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اُرِیۡدُ الۡعُمۡرَۃَ فَیَسِّرۡھَا لِیۡ وَتَقَبَّلۡھَا مِنِّیۡ نَوَیۡتُ الۡعُمۡرَۃَ وَاَحۡرَمۡتُ بِھَا مُخۡلِصًا لِلّٰہِ تَعَالٰی ،

حجِ قِران یعنی حج اور عمرہ دونوں کی نیّت | اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اُرِیۡدُ الۡعُمۡرَۃَ وَالۡحَجَّ فَیَسِّرۡھُمَا لِیۡ وَتَقَبَّلۡھُمَا مِنِّیۡ نَوَیۡتُ الۡعُمۡرَۃَ وَالۡحَجَّ وَاَحۡرَمۡتُ بِھِمَا مُخۡلِصًا لِلّٰہِ تَعَالٰی ۔

تَلۡبِیَہ یعنی لبّیک کہنا | لَبَّیۡکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیۡکَ ط لَبَّیۡکَ لَاشَرِیۡکَ لَکَ لَبَّیۡکَ ط اِنَّ الۡحَمۡدَ وَالنِّعۡمَۃَ لَکَ وَالۡمُلۡکَ ط لَاشَرِیۡکَ لَکَ ط اَللّٰھُمَّ اَحۡرَمَ لَکَ شَعۡرِیۡ وَبَشَرِیۡ وَعَظۡمِیۡ وَدَمِیۡ مِنَ النِّسَآءِ وَالطِّیۡبِ کُلَّ شَیۡءٍ حَرَّمۡتَہٗ عَلَی الۡمُحۡرِمِ اَبۡتَغِیۡ بِذٰلِکَ وَجۡھَکَ الۡکَرِیۡمَ لَبَّیۡکَ وَسَعۡدَیۡکَ وَالۡخَیۡرُ کُلُّہٗ بِیَدَیۡکَ وَالرَّغۡبَآءُ اِلَیۡکَ وَالۡعَمَلُ الصَّالِحُ لَبَّیۡکَ ذَا النَّعۡمَآءِ وَالۡفَضۡلِ الۡحَسَنِ لَبَّیۡکَ مَرۡغُوۡبًا وَّمَرۡھُوۡبًا اِلَیۡکَ لَبَّیۡکَ اِلٰہَ الۡخَلۡقِ لَبَّیۡکَ لَبَّیۡکَ حَقًّا حَقًّا تَعَبُّدًا وَّرِقًّا لَبَّیۡکَ عَدَدَ التُّرَابِ وَالۡحَصٰی لَبَّیۡکَ لَبَّیۡکَ ذَا الۡمَعَارِجِ لَبَّیۡکَ لَبَّیۡکَ مِنۡ عَبۡدٍ اَبَقَ اِلَیۡکَ لَبَّیۡکَ لَبَّیۡکَ فَرَّاجَ الۡکُرُوۡبِ لَبَّیۡکَ لَبَّیۡکَ اَنَا عَبۡدُکَ لَبَّیۡکَ لَبَّیۡکَ غَفَّارَ الذُّنُوۡبِ لَبَّیۡکَ اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیۡ عَلٰی اَدَآءِ فَرۡضِ الۡحَجِّ وَتَقَبَّلۡہُ مِنِّیۡ وَاجۡعَلۡنِیۡ مِنَ الَّذِیۡنَ اسۡتَجَابُوۡا

لَكَ وَاٰمَنُوْا بِوَعْدِكَ وَابْتَغَوْا اَمْرَكَ وَاجْعَلْنِيْ مِنْ وَّفْدِكَ الَّذِيْنَ رَضِيْتَ عَنْهُمْ وَاَرْضَيْتَ هُمْ وَقَبِلْتَهُمْ ۝

شہر مکہ پر نگاہ پڑتے وقت کی دعا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِّيْ بِهَا قَرَارًا وَّارْزُقْنِيْ فِيْهَا رِزْقًا حَلَالًا ، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَالْبَلَدُ بَلَدُكَ جِئْتُكَ هَارِبًا مِّنْكَ اِلَيْكَ لِاُ اَدِّيَ فَرَآئِضَكَ اَطْلُبُ رَحْمَتَكَ وَاَلْتَمِسُ رِضْوَانَكَ اَسْئَلُكَ مَسْئَلَةَ الْمُضْطَرِّيْنَ اِلَيْكَ وَالْخَآئِفِيْنَ عَقُوْبَتَكَ اَسْئَلُكَ اَنْ تُقَبِّلَنِي الْيَوْمَ بِعَفْوِكَ وَتُدْخِلَنِيْ فِيْ رَحْمَتِكَ وَتَتَجَاوَزَ عَنِّيْ بِمَغْفِرَتِكَ وَتُعِيْنَنِيْ عَلٰى اَدَآءِ فَرَآئِضِكَ اَللّٰهُمَّ نَجِّنِيْ مِنْ عَذَابِكَ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَاَدْخِلْنِيْ فِيْهَا وَاَعِذْنِيْ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ؕ

باب السلام میں داخلہ کی دعا اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ ؕ وَمِنْكَ السَّلَامُ وَاِلَيْكَ يَرْجِعُ السَّلَامُ حَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَاَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ؕ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ؕ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ؕ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ ؕ ،

خانہ کعبہ کی زیارت کے وقت کی دعا اَللّٰھُمَّ اِیْمَانًا بِکَ وَ تَصْدِیْقًا بِکِتَابِکَ وَوَفَاءً بِعَھْدِکَ وَاِتِّبَاعًا لِّسُنَّۃِ نَبِیِّکَ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ط اَللّٰھُمَّ زِدْ بَیْتَکَ ھٰذَا تَعْظِیْمًا وَّ تَشْرِیْفًا وَّ مَھَابَۃً وَّ زِدْ مِنْ تَعْظِیْمِہٖ وَتَشْرِیْفِہٖ مَنْ حَجَّہٗ وَاعْتَمَرَہٗ تَعْظِیْمًا وَّ تَشْرِیْفًا وَّ مَھَابَۃً ط اَللّٰھُمَّ ھٰذَا بَیْتُکَ وَاَنَا عَبْدُکَ اَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ فِی الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَلِعَبِیْدِکَ اَمْجَدَ عَلِیْ ط اَللّٰھُمَّ انْصُرْہُ نَصْرًا عَزِیْزًا اٰمِیْنَ ط

حجر اسود دیکھ کر دعا پڑھے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ صَدَقَ وَعْدَہٗ وَنَصَرَ عَبْدَہٗ وَھَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ،

طواف کی نیّت اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ طَوَافَ بَیْتِکَ الْحَرَامِ فَیَسِّرْہُ لِیْ وَتَقَبَّلْہُ مِنِّیْ سَبْعَۃَ اَشْوَاطٍ لِلّٰہِ تَعَالٰی۔

حجر اسود کیطرف ہتھیلیاں اٹھا کر یہ دعا پڑھیں بِسْمِ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ط وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ط اس کے

بعد آپ طواف شروع کر دیجئے۔

پہلے چکّر کی دُعا

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰھُمَّ اِیْمَانًا بِکَ وَتَصْدِیْقًا بِکِتَابِکَ وَوَفَآءً بِعَھْدِکَ وَاتِّبَاعًا لِّسُنَّۃِ نَبِیِّکَ وَحَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ وَ الْمُعَافَاۃَ الدَّآئِمَۃَ فِی الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّۃِ وَالنَّجَاۃَ مِنَ النَّارِ

مستحب یعنی رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان یہ دُعا پڑھیں

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّۃَ مَعَ الْاَبْرَارِ یَا عَزِیْزُ یَا غَفَّارُ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ

دوسرے چکّر کی دعا

اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذَا الْبَیْتَ بَیْتُکَ وَالْحَرَمَ حَرَمُکَ وَالْاَمْنَ اَمْنُکَ وَالْعَبْدَ عَبْدُکَ وَاَنَا عَبْدُکَ وَابْنُ عَبْدِکَ وَھٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِکَ مِنَ النَّارِ فَحَرِّمْ لُحُوْمَنَا وَبَشَرَتَنَا عَلَی

النَّارِ اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ اِلَيْنَا الْاِيْمَانَ وَزَيِّنْهُ فِيْ قُلُوْبِنَا وَكَرِّهْ اِلَيْنَا الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ وَاجْعَلْنَا مِنَ الرَّاشِدِيْنَ ط اَللّٰهُمَّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ ط

مستجاب یعنی رُکن یمانی اور حجرِ اسود کے درمیان یہ دُعا پڑھیں

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْاَبْرَارِ يَا عَزِيْزُ يَا غَفَّارُ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ ○

تیسرے ۳ چکر کی دُعا

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الشَّكِّ وَالشِّرْكِ وَالشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوْءِ الْاَخْلَاقِ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ وَالْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْاَهْلِ وَالْوَلَدِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ رِضَاكَ وَالْجَنَّةَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ سَخَطِكَ وَالنَّارِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ ،

مستجاب یعنی رُکن یمانی اور حجرِ اسود کے درمیان یہ دُعا پڑھیں

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْاَبْرَارِ يَا عَزِيْزُ يَا غَفَّارُ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ

چوتھے چکر کی دُعا

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّسَعْيًا مَّشْكُوْرًا وَّذَنْبًا مَّغْفُوْرًا وَّ عَمَلًا صَالِحًا مَّقْبُوْلًا وَّتِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ يَا عَالِمَ مَا فِي الصُّدُوْرِ اَخْرِجْنِيْ يَا اَللّٰهُ مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَى النُّوْرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ وَّالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَّالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ رَبِّ قَنِّعْنِيْ بِمَا رَزَقْتَنِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْمَا اَعْطَيْتَنِيْ وَاخْلُفْ عَلٰى كُلِّ غَائِبَةٍ لِّيْ مِنْكَ بِخَيْرٍ۔

مستجاب یعنی رکن یمانی اور حجرِ اسود کے درمیان یہ دعا پڑھیں

رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْاَبْرَارِ يَا عَزِيْزُ يَا غَفَّارُ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ

پانچویں چکر کی دُعا

اَللّٰهُمَّ اَظِلَّنِيْ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِكَ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّكَ وَلَا بَاقِيَ اِلَّا وَجْهُكَ وَاسْقِنِيْ مِنْ حَوْضِ نَبِيِّكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرْبَةً هَنِيْئَةً مَّرِيْئَةً لَا نَظْمَاُ بَعْدَهَا اَبَدًا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَاَلَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ

سَیِّدُنَا مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَکَ مِنْہُ نَبِیُّکَ سَیِّدُنَا مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْجَنَّۃَ وَنَعِیْمَھَا وَمَا یُقَرِّبُنِیْ اِلَیْھَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ فِعْلٍ اَوْعَمَلٍ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ النَّارِ وَمَا یُقَرِّبُنِیْ اِلَیْھَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ فِعْلٍ اَوْعَمَلٍ ،

مستجاب یعنی رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان یہ دُعا پڑھیں

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّۃَ مَعَ الْاَبْرَارِ یَاعَزِیْزُ یَاغَفَّارُ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ ○

چھٹے چکّر کی دُعا

اَللّٰھُمَّ اِنَّ لَکَ عَلَیَّ حُقُوْقًا کَثِیْرَۃً فِیْمَا بَیْنِیْ وَبَیْنَکَ وَحُقُوْقًا کَثِیْرَۃً فِیْمَا بَیْنِیْ وَبَیْنَ خَلْقِکَ اَللّٰھُمَّ مَاکَانَ لَکَ مِنْھَا فَاغْفِرْہُ لِیْ وَمَاکَانَ لِخَلْقِکَ فَتَحَمَّلْہُ عَنِّیْ وَاَغْنِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَبِطَاعَتِکَ عَنْ مَّعْصِیَتِکَ وَبِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ یَاوَاسِعَ الْمَغْفِرَۃِ اَللّٰھُمَّ اِنَّ بَیْتَکَ عَظِیْمٌ وَّوَجْھَکَ کَرِیْمٌ وَّاَنْتَ یَا اَللّٰہُ حَلِیْمٌ کَرِیْمٌ عَظِیْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ ،

مستجاب یعنی رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان یہ دُعا پڑھیں

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَاب

النَّارِ وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْاَبْرَارِ یَا عَزِیْزُ یَا غَفَّارُ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ

ساتویں چکّر کی دُعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ اِیْمَانًا کَامِلًا وَّیَقِیْنًا صَادِقًا وَّ رِزْقًا وَّاسِعًا وَّقَلْبًا خَاشِعًا وَّلِسَانًا ذَاکِرًا وَّحَلَالًا طَیِّبًا وَّ تَوْبَۃً نَّصُوْحًا وَّ تَوْبَۃً قَبْلَ الْمَوْتِ وَرَاحَۃً عِنْدَ الْمَوْتِ وَمَغْفِرَۃً وَّرَحْمَۃً بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعَفْوَ عِنْدَ الْحِسَابِ وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّۃِ وَالنَّجَاۃَ مِنَ النَّارِ بِرَحْمَتِکَ یَا عَزِیْزُ یَا غَفَّارُ رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا وَّ اَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ،

مستجاب یعنی رُکنِ یمانی اور حجرِ اسود کے درمیان یہ دُعا پڑھیں

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّۃَ مَعَ الْاَبْرَارِ یَا عَزِیْزُ یَا غَفَّارُ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ ط

طواف کے بعد مقامِ مُلتزم کی دُعا

اَللّٰھُمَّ یَا رَبَّ الْبَیْتِ الْعَتِیْقِ اَعْتِقْ رِقَابَنَا وَرِقَابَ اٰبَآئِنَا وَاُمَّھَاتِنَا وَاِخْوَانِنَا وَاَوْلَادِنَا مِنَ النَّارِ یَا ذَا الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ وَالْفَضْلِ وَالْمَنِّ وَالْعَطَآءِ وَالْاِحْسَانِ ط اَللّٰھُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِی الْاُمُوْرِ کُلِّھَا وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْیِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَۃِ، اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ عَبْدُکَ وَابْنُ عَبْدِکَ وَاقِفٌ تَحْتَ بَابِکَ مُلْتَزِمٌ بِاَعْتَابِکَ

مُتَذَلِّلٌ بَيْنَ يَدَيْكَ اَرْجُوْا رَحْمَتَكَ وَ اَخْشٰى عَذَابَكَ يَا
قَدِيْمَ الْاِحْسَانِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ اَنْ تَرْفَعَ ذِكْرِیْ وَ تَضَعَ
وِزْرِیْ وَتُصْلِحَ اَمْرِیْ وَ تُطَهِّرَ قَلْبِیْ وَتُنَوِّرَ لِیْ فِیْ قَبْرِیْ وَ
تَغْفِرَلِیْ ذَنْبِیْ وَ اَسْئَلُكَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰى مِنَ الْجَنَّةِ يَا
وَاجِدُ يَا مَاجِدُ لَا تُزِلْ عَنِّیْ نِعْمَةً اَنْعَمْتَ بِهَا عَلَیَّ اَللّٰهُمَّ
يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰى دِيْنِكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ
مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَآئِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ
اِثْمٍ وَّالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ
الْهُدٰى وَالتُّقٰى وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰى رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ
السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝

مقامِ ابراہیم کی دُعا

وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ سِرِّیْ وَعَلَانِيَتِیْ فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِیْ وَتَعْلَمُ
حَاجَتِیْ فَاَعْطِنِیْ سُؤَالِیْ وَتَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ اِيْمَانًا يُّبَاشِرُ قَلْبِیْ وَيَقِيْنًا صَادِقًا حَتّٰى
اَعْلَمَ اَنَّهٗ لَا يُصِيْبُنِیْٓ اِلَّا مَا كَتَبْتَ لِیْ رِضًا مِّنْكَ بِمَا قَسَمْتَ
لِیْ اَنْتَ وَلِیِّ فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّ اَلْحِقْنِیْ
بِالصّٰلِحِيْنَ ۝ اَللّٰهُمَّ لَا تَدَعْ لَنَا فِیْ مَقَامِنَا هٰذَا ذَنْبًا اِلَّا

غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا حَاجَةً اِلَّا قَضَيْتَهَا وَيَسَّرْتَهَا فَيَسِّرْ اُمُوْرَنَا وَاشْرَحْ صُدُوْرَنَا وَنَوِّرْ قُلُوْبَنَا وَاخْتِمْ بِالصَّالِحَاتِ اَعْمَالَنَا اَللّٰهُمَّ تَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ وَاَحْيِنَا مُسْلِمِيْنَ وَاَلْحِقْنَا بِالصَّالِحِيْنَ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا مَفْتُوْنِيْنَ ۝ اٰمِيْنَ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی حَبِيْبِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ ۝

مقامِ حجر (حطیم کے اندر) اسماعیل علیہ السّلام کی دُعا

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰی عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَاَلَكَ بِهٖ عِبَادُكَ الصَّالِحُوْنَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَكَ مِنْهُ عِبَادُكَ الصَّالِحُوْنَ اَللّٰهُمَّ بِاَسْمَآئِكَ الْحُسْنٰی وَصِفَاتِكَ الْعُلْيَا طَهِّرْ قُلُوْبَنَا مِنْ كُلِّ وَصْفٍ يُّبَاعِدُنَا عَنْ مُّشَاهَدَتِكَ وَمَحَبَّتِكَ وَاَمِتْنَا عَلَی السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ وَالشَّوْقِ اِلٰی لِقَآئِكَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ۔ اَللّٰهُمَّ نَوِّرْ بِالْعِلْمِ قَلْبِيْ وَاسْتَعْمِلْ بِطَاعَتِكَ بَدَنِيْ وَخَلِّصْ مِنَ الْفِتَنِ سِرِّيْ وَاشْغَلْ بِالْاِعْتِبَارِ فِكْرِيْ وَقِنِيْ شَرَّ وَسَاوِسِ الشَّيْطَانِ وَاَجِرْنِيْ مِنْهُ يَا رَحْمٰنُ حَتّٰی لَا يَكُوْنَ لَهٗ عَلَيَّ سُلْطَانٌ

رَبَّنَا اِنَّنَا اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

زمزم شریف پیتے وقت قبلہ رُخ ہو کر یہ دُعا پڑھیں

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ اِیْمَانًا کَامِلًا وَّ یَقِیْنًا صَادِقًا وَّ قَلْبًا خَاشِعًا وَّ لِسَانًا ذَاکِرًا وَّعِلْمًا نَّافِعًا وَّ اَوْلَادًا صَالِحًا وَّ رِزْقًا وَّاسِعًا حَلَالًا طَیِّبًا کَثِیْرًا وَّ عَمَلًا صَالِحًا مَّقْبُوْلًا وَّ تَوْبَةً نَّصُوْحًا وَّ تَوْبَةً قَبْلَ الْمَوْتِ وَرَاحَةً عِنْدَ الْمَوْتِ وَرَحْمَةً وَّ مَغْفِرَةً بَعْدَ الْمَوْتِ۔ وَشِفَاءً مِّنْ کُلِّ دَآءٍ وَ سُقْمٍ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

سعی شروع کرنے سے پہلے صفا کی پہاڑی پر قبلہ رُخ ہو کر یہ دُعا پڑھیں

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ السَّعْیَ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَیَسِّرْہُ لِیْ وَ تَقَبَّلْہُ مِنِّیْ سَبْعَةَ اَشْوَاطٍ لِلّٰہِ تَعَالٰی عَزَّوَجَلَّ۔ اَبْدَاُ بِمَا بَدَاَ اللّٰہُ بِہٖ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰہِ فَمَنْ حَجَّ الْبَیْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْہِ اَنْ یَّطَّوَّفَ بِھِمَا وَ مَنْ تَطَوَّعَ خَیْرًا فَاِنَّ اللّٰہَ شَاکِرٌ عَلِیْمٌ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی مَا ھَدٰنَا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی مَا اَوْلَانَا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی مَا اَلْھَمَنَا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھَدٰنَا لِھٰذَا وَمَا کُنَّا لِنَھْتَدِیَ لَوْ لَآ اَنْ ھَدٰنَا اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَہٗ لَہُ الْمُلْكُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ

حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ لَآ اِلٰہَ
اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ صَدَقَ وَعْدَہٗ وَنَصَرَ عَبْدَہٗ وَاَعَزَّ جُنْدَہٗ وَ
ھَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّآ اِیَّاہُ
مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ وَلَوْ کَرِہَ الْکٰفِرُوْنَ فَسُبْحٰنَ اللّٰہِ حِیْنَ
تُمْسُوْنَ وَحِیْنَ تُصْبِحُوْنَ وَلَہُ الْحَمْدُ فِی السَّمٰوٰتِ وَ
الْاَرْضِ وَعَشِیًّا وَّحِیْنَ تُظْھِرُوْنَ ۝ یُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ
وَیُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ وَیُحْیِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِھَا وَ
کَذٰلِکَ تُخْرَجُوْنَ ۝ اَللّٰھُمَّ کَمَا ھَدَیْتَنِیْ لِلْاِسْلَامِ اَسْئَلُکَ
اَنْ لَّا تَنْزِعَہٗ مِنِّیْ حَتّٰی تَوَفَّانِیْ وَاَنَا مُسْلِمٌ سُبْحَانَ اللّٰہِ
وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا
قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ عَلٰی سُنَّۃِ نَبِیِّکَ
مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَتَوَفَّنِیْ عَلٰی مِلَّتِہٖ وَ
اَعِذْنِیْ مِنْ مُّضِلَّاتِ الْفِتَنِ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مِمَّنْ یُّحِبُّکَ وَ
یُحِبُّ رَسُوْلَکَ وَاَنْبِیَآئَکَ وَمَلٰٓئِکَتَکَ وَعِبَادَکَ الصَّالِحِیْنَ
اَللّٰھُمَّ یَسِّرْ لِیَ الْیُسْرٰی وَجَنِّبْنِی الْعُسْرٰی اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ عَلٰی
سُنَّۃِ رَسُوْلِکَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَتَوَفَّنِیْ
مُسْلِمًا وَّ اَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنْ وَّرَثَۃِ جَنَّۃِ النَّعِیْمِ
وَاغْفِرْ لِیْ خَطِیْئَتِیْ یَوْمَ الدِّیْنِ ۝ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ اِیْمَانًا
کَامِلًا وَّ قَلْبًا خَاشِعًا وَّ نَسْئَلُکَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّ یَقِیْنًا صَادِقًا وَّ

دِيْنًا قَيِّمًا وَّ نَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ مِنْ كُلِّ بَلِيَّةٍ وَّ نَسْئَلُكَ تَمَامَ الْعَافِيَةِ وَنَسْئَلُكَ الْغِنٰى عَنِ النَّاسِ ط اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ عَدَدَ خَلْقِكَ وَرِضَا نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ كُلَّمَا ذَكَرَكَ الذَّاكِرُوْنَ وَ غَفَلَ عَنْ ذِكْرِكَ الْغَافِلُوْنَ ○ اب آپ سعی شروع کر دیں۔

سعی کے پہلے چکّر کی دُعا

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَّ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهِ الْكَرِيْمِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا وَّمِنَ اللَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهٗ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيْلًا، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ اَنْجَزَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ لَا شَيْءَ قَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ دَآئِمٌ لَّا يَمُوْتُ وَلَا يَفُوْتُ اَبَدًا بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ط رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاعْفُ وَتَكَرَّمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّكَ تَعْلَمُ مَا لَا نَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ، رَبَّنَا نَجِّنَا مِنَ النَّارِ سَالِمِيْنَ غَانِمِيْنَ فَرِحِيْنَ مُسْتَبْشِرِيْنَ مَعَ عِبَادِكَ الصَّالِحِيْنَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيّٖنَ وَ الصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ط ذٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ وَكَفٰى بِاللّٰهِ عَلِيْمًا ط لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

حَقًّا حَقًّا، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ تَعَبُّدًا وَّرِقًّا، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّآ اِيَّاهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ ۝

مروہ پہاڑی کے قریب آیت پڑھیں اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ ۝

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ، يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ ۝

دُوسرے چکّر کی دُعا

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْفَرْدُ الصَّمَدُ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا، اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ فِيْ كِتَابِكَ الْمُنَزَّلِ اُدْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ دَعَوْنَاكَ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا كَمَآ اَمَرْتَنَا اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۝ رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ۝ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۝ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۝ رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَاِلَيْكَ اَنَبْنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۝ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ

سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ؕ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاعْفُ وَتَكَرَّمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّكَ تَعْلَمُ مَالَا نَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ ؕ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَیْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِ اَنْ یَّطَّوَّفَ بِهِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَیْرًا فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِیْمٌ ۝

تیسرے چکر کی دُعا

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ رَبَّنَا اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ؕ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْخَیْرَ كُلَّهٗ عَاجِلَهٗ وَاٰجِلَهٗ وَاَسْتَغْفِرُكَ لِذَنْبِیْ وَ اَسْئَلُكَ رَحْمَتَكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ؕ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاعْفُ وَتَكَرَّمْ وَ تَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّكَ تَعْلَمُ مَالَا نَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ ؕ رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا ۝ وَلَا تُزِغْ قَلْبِیْ بَعْدَ اِذْ هَدَیْتَنِیْ وَهَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ؕ اَللّٰهُمَّ عَافِنِیْ فِیْ سَمْعِیْ وَبَصَرِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ؕ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْكَ

لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ فَلَكَ الْحَمْدُ حَتّٰى تَرْضٰى۔

إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَإِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ ۝

چوتھے چکّر کی دُعا

اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ وَأَسْتَغْفِرُكَ مِنْ كُلِّ مَا تَعْلَمُ إِنَّكَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ۔ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ الصَّادِقُ الْوَعْدِ الْأَمِيْنُ۔ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْئَلُكَ كَمَا هَدَيْتَنِيْ لِلْإِسْلَامِ أَنْ لَّا تَنْزِعَهُ مِنِّيْ حَتّٰى تَتَوَفَّانِيْ وَأَنَا مُسْلِمٌ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَّفِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَّفِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا۔ اَللّٰهُمَّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ وَيَسِّرْ لِيْ أَمْرِيْ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ وَسَاوِسِ الصَّدْرِ وَشَتَّاتِ الْأَمْرِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا يَلِجُ فِي اللَّيْلِ وَشَرِّ مَا يَلِجُ فِي النَّهَارِ وَمِنْ شَرِّ مَا تَهُبُّ بِهِ الرِّيَاحُ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔ سُبْحَانَكَ مَا عَبَدْنَاكَ حَقَّ عِبَادَتِكَ يَا اَللّٰهُ سُبْحَانَكَ وَمَا ذَكَرْنَاكَ حَقَّ ذِكْرِكَ يَا اَللّٰهُ

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاعْفُ وَتَكَرَّمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّكَ تَعْلَمُ مَا لَا نَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ ط اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ

پانچویں چکر کی دُعا

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ سُبْحَانَكَ مَا شَكَرْنَاكَ حَقَّ شُكْرِكَ يَآ اَللّٰهُ، سُبْحَانَكَ مَا اَعْلَا شَاْنَكَ يَآ اَللّٰهُ، اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ اِلَيْنَا الْاِيْمَانَ وَزَيِّنْهُ فِيْ قُلُوْبِنَا وَكَرِّهْ اِلَيْنَا الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ وَاجْعَلْنَا مِنَ الرَّاشِدِيْنَ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاعْفُ وَتَكَرَّمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّكَ تَعْلَمُ مَا لَا نَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ اَللّٰهُمَّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ بِالْهُدٰى وَنَقِّنِيْ بِالتَّقْوٰى، وَاغْفِرْ لِيْ فِى الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى اَللّٰهُمَّ ابْسُطْ عَلَيْنَا مِنْ بَرَكَاتِكَ وَرَحْمَتِكَ وَفَضْلِكَ وَرِزْقِكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ النَّعِيْمَ الْمُقِيْمَ الَّذِيْ لَا يَحُوْلُ وَلَا يَزُوْلُ اَبَدًا ط اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا، وَّفِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَّفِيْ لِسَانِيْ نُوْرًا، وَّعَنْ يَّمِيْنِيْ نُوْرًا وَّمِنْ فَوْقِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِيْ نَفْسِيْ نُوْرًا

وَّعَظِّمْ لِیْ نُوْرًا رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَیَسِّرْ لِیْ اَمْرِیْ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَیْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِ اَنْ یَّطَّوَّفَ بِهِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَیْرًا فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِیْمٌ

چھٹے چکّر کی دُعا

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ وَصَدَقَ وَعْدَهٗ، وَنَصَرَ عَبْدَهٗ، وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّآ اِیَّاهُ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْهُدٰی وَالتُّقٰی وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰی، اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَالَّذِیْ نَقُوْلُ وَخَیْرًا مِّمَّا نَقُوْلُ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ رِضَاكَ وَالْجَنَّةَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ سَخَطِكَ وَالنَّارِ وَمَا یُقَرِّبُنِیْ اِلَیْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ فِعْلٍ اَوْ عَمَلٍ اَللّٰهُمَّ بِنُوْرِكَ اهْتَدَیْنَا وَبِفَضْلِكَ اسْتَغْنَیْنَا وَفِیْ كَنَفِكَ وَاِنْعَامِكَ وَعَطَآئِكَ وَاِحْسَانِكَ اَصْبَحْنَا وَاَمْسَیْنَا اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَا قَبْلَكَ شَیْءٌ وَّالْاٰخِرُ فَلَا بَعْدَكَ شَیْءٌ وَالظَّاهِرُ فَلَا شَیْءَ فَوْقَكَ وَالْبَاطِنُ فَلَا شَیْءَ دُوْنَكَ نَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْفَلَسِ اَوِ الْكَسَلِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ، وَفِتْنَةِ الْغِنٰی وَنَسْئَلُكَ الْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ ط رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاعْفُ وَتَكَرَّمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا

تَعۡلَمُ اِنَّكَ تَعۡلَمُ مَا لَا نَعۡلَمُ اِنَّكَ اَنۡتَ اللّٰهُ الۡاَعَزُّ الۡاَكۡرَمُ ط
اِنَّ الصَّفَا وَالۡمَرۡوَةَ مِنۡ شَعَآئِرِ اللّٰهِ ج فَمَنۡ حَجَّ الۡبَيۡتَ اَوِ
اعۡتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيۡهِ اَنۡ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا وَمَنۡ تَطَوَّعَ خَيۡرًا
فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيۡمٌ

سعی کے ساتویں یعنی آخری چکّر کی دُعا

اَللّٰهُ اَكۡبَرُ اَللّٰهُ اَكۡبَرُ اَللّٰهُ اَكۡبَرُ كَبِيۡرًا وَّالۡحَمۡدُ لِلّٰهِ كَثِيۡرًا
اَللّٰهُمَّ حَبِّبۡ اِلَيَّ الۡاِيۡمَانَ وَ زَيِّنۡهُ فِيۡ قَلۡبِيۡ وَكَرِّهۡ اِلَيَّ الۡكُفۡرَ
وَالۡفُسُوۡقَ وَالۡعِصۡيَانَ وَاجۡعَلۡنِيۡ مِنَ الرَّاشِدِيۡنَ ط رَبِّ اغۡفِرۡ
وَارۡحَمۡ وَاعۡفُ وَ تَكَرَّمۡ وَ تَجَاوَزۡ عَمَّا تَعۡلَمُ اِنَّكَ تَعۡلَمُ مَا لَا
نَعۡلَمُ اِنَّكَ اَنۡتَ اللّٰهُ الۡاَعَزُّ الۡاَكۡرَمُ ط اَللّٰهُمَّ اخۡتِمۡ بِالۡخَيۡرَاتِ
اٰجَالَنَا وَحَقِّقۡ بِفَضۡلِكَ اٰمَالَنَا وَسَهِّلۡ لِبُلُوۡغِ رِضَاكَ سُبُلَنَا وَ
حَسِّنۡ فِيۡ جَمِيۡعِ الۡاَحۡوَالِ اَعۡمَالَنَا، يَا مُنۡقِذَ الۡغَرۡقٰى، يَا مُنۡجِيَ
الۡهَلۡكٰى، يَا شَاهِدَ كُلِّ نَجۡوٰى، يَا مُنۡتَهٰى كُلِّ شَكۡوٰى، يَا قَدِيۡمَ
الۡاِحۡسَانِ يَا دَآئِمَ الۡمَعۡرُوۡفِ يَا مَنۡ لَّا غِنٰى بِشَيۡءٍ عَنۡهُ وَلَا بُدَّ
لِكُلِّ شَيۡءٍ مِّنۡهُ يَا مَنۡ رِزۡقُ كُلِّ شَيۡءٍ عَلَيۡهِ وَمَصِيۡرُ كُلِّ شَيۡءٍ
اِلَيۡهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيۡ عَآئِذٌ بِكَ مِنۡ شَرِّ مَا اَعۡطَيۡتَنَا وَمِنۡ شَرِّ مَا
مَنَعۡتَنَا اَللّٰهُمَّ تَوَفَّنَا مُسۡلِمِيۡنَ وَ اَلۡحِقۡنَا بِالصَّالِحِيۡنَ غَيۡرَ خَزَايَا
وَلَا مَفۡتُوۡنِيۡنَ رَبِّ يَسِّرۡ وَلَا تُعَسِّرۡ، رَبِّ اَتۡمِمۡ بِالۡخَيۡرِ۔ اِنَّ

الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا ۚ وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ ○

بال منڈوانے یا کٹوانے کے بعد یہ دُعا پڑھیے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى مَا هَدٰنَا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى مَآ اَنْعَمَ بِهٖ عَلَيْنَا هٰذِهٖ نَاصِيَتِیْ فَتَقَبَّلْ مِنِّیْ وَاغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ وَاجْعَلْ لِّیْ بِكُلِّ شَعْرَةٍ نُوْرًا يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ط اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَلِلْمُحَلِّقِيْنَ وَالْمُقَصِّرِيْنَ يَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ ط اٰمِيْنَ ط اَللّٰهُمَّ بَارِكْ فِیْ نَفْسِیْ وَوَالِدَیَّ وَاغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ وَتَقَبَّلْ مِنِّیْ عَمَلِیْ

میدانِ عرفات میں جبل رحمت کے قریب دُعا پڑھیں

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَالَّذِیْ نَقُوْلُ وَخَيْرًا مِّمَّا نَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ لَكَ صَلَاتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْيَایَ وَمَمَاتِیْ وَاِلَيْكَ مَاٰبِیْ وَلَكَ يَا رَبِّ تُرَاثِیْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَوَسْوَسَةِ الصَّدْرِ وَشَتَاتِ الْاَمْرِ ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا يَجِیْءُ بِهِ الرِّيْحُ ،

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ

الْحَمْدُ يُحْيِیْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَیٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَّ فِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَّ فِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا ط اَللّٰهُمَّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَيَسِّرْ لِیْ اَمْرِیْ اَللّٰهُمَّ يَا رَفِيْعَ الدَّرَجَاتِ وَيَا مُنَزِّلَ الْبَرَكَاتِ وَفَاطِرَ الْاَرَضِيْنَ وَالسَّمٰوٰتِ ضَجَّتْ اِلَيْكَ الْاَصْوَاتُ بِصُنُوْفِ اللُّغَاتِ نَسْأَلُكَ الْحَاجَاتِ وَحَاجَتِیْ اَلَّا تَنْسَانِیْ فِیْ دَارِ الْبَلَآءِ اِذَا نَسِيَنِیْ اَهْلُ الدُّنْيَا۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَسْمَعُ كَلَامِیْ وَتَرٰی مَكَانِیْ وَتَعْلَمُ سِرِّیْ وَعَلَانِيَتِیْ وَلَا يَخْفٰی عَلَيْكَ شَیْءٌ مِّنْ اَمْرِیْ اَنَا الْبَآئِسُ الْفَقِيْرُ، اَلْمُسْتَغِيْثُ الْمُسْتَجِيْرُ اَلْوَجِلُ الْمُشْفِقُ اَلْمُعْتَرِفُ بِذَنْبِهٖ اَسْئَلُكَ مَسْأَلَةَ الْمِسْكِيْنِ وَاَبْتَهِلُ اِلَيْكَ اِبْتِهَالَ الْمُذْنِبِ الذَّلِيْلِ وَ اَدْعُوْكَ دُعَاءَ الْخَآئِفِ الضَّرِيْرِ مَنْ خَضَعَتْ اِلَيْكَ لَكَ رَقَبَتُهٗ، وَفَاضَتْ لَكَ عَبْرَتُهٗ، وَذَلَّتْ لَكَ جَبْهَتُهٗ وَرَغِمَ لَكَ اَنْفُهٗ، اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِیْ بِدُعَائِكَ رَبِّ شَقِيًّا وَّكُنْ رَءُوْفًا رَّحِيْمًا يَا خَيْرَ الْمَسْئُوْلِيْنَ وَاَكْرَمَ الْمُعْطِيْنَ، اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ

حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ط اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا
كَثِیْرًا وَّاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَةً
مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ○
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ مَغْفِرَةً تُصْلِحُ بِهَا شَاْنِیْ فِی الدَّارَیْنِ،
وَارْحَمْنِیْ رَحْمَةً وَّاسِعَةً اَسْعَدُ بِهَا فِی الدَّارَیْنِ ط
وَتُبْ عَلَیَّ تَوْبَةً نَّصُوْحًا لَّا اَنْكُثُهَا اَبَدًا وَّاَلْزِمْنِیْ
سَبِیْلَ الْاِسْتِقَامَةِ لَا اَزِیْغُ عَنْهَا اَبَدًا ط اَللّٰهُمَّ انْقُلْنِیْ
مِنْ ذُلِّ الْمَعْصِیَةِ اِلٰی عِزِّ الطَّاعَةِ وَاكْفِنِیْ بِحَلَالِكَ
عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ، وَنَوِّرْ
قَلْبِیْ وَقَبْرِیْ وَاهْدِنِیْ، وَاَعِذْنِیْ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهٖ،
وَاجْمَعْ لِیَ الْخَیْرَ كُلَّهٗ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ الْهُدٰی
وَالتُّقٰی وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰی، اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِی الْیُسْرٰی
وَجَنِّبْنِی الْعُسْرٰی، وَارْزُقْنِیْ طَاعَتَكَ مَا اَبْقَیْتَنِیْ
اِسْتَوْدَعْتُكَ دِیْنِیْ وَاَمَانَتِیْ وَخَوَاتِیْمَ عَمَلِیْ وَقَوْلِیْ
وَبَدَنِیْ وَنَفْسِیْ وَاَهْلِیْ وَاَحْبَابِیْ وَسَآئِرَ الْمُسْلِمِیْنَ وَ
جَمِیْعَ مَا اَنْعَمْتَ بِهٖ عَلَیَّ وَعَلَیْهِمْ مِنْ اُمُوْرِ الدُّنْیَا
وَالْاٰخِرَةِ، اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْهُ اٰخِرَ عَهْدِیْ بِهٰذَا الْمَوْقِفِ

وَارْزُقْنِيْهِ مَا بَقِيْتُ اَبَدًا، وَّاجْعَلْنِیْ فِیْ هٰذَا الْيَوْمِ مُسْتَجَابًا دُعَائِیْ، مَغْفُوْرَةً ذُنُوْبِیْ، وَاعْطِنِیْ مِنَ الرِّضْوَانِ وَالرِّزْقِ الْوَاسِعِ الْحَلَالِ مَاتَقَرَّبَهٗ عَيْنِیْ وَبَارِكْ لِیْ فِیْ جَمِيْعِ اُمُوْرِیْ وَفِی الْاَهْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ،

طوافِ رُخصت کی دُعا

اٰئِبُوْنَ تَآئِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ حَمَلْتَنِیْ عَلٰى دَابَّتِكَ وَ سَيَّرْتَنِیْ فِیْ بِلَادِكَ حَتّٰى اَدْخَلْتَنِیْ حَرَمَكَ وَاَمْنَكَ وَقَدْ رَجَوْتُ بِحُسْنِ ظَنِّیْ اَنْ تَكُوْنَ قَدْ غَفَرْتَ لِیْ ذُنُوْبِیْ فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِیْ مِنْ يَّمِيْنِیْ وَمِنْ شِمَالِیْ وَمِنْ خَلْفِیْ وَمِنْ اَمَامِیْ وَمِنْ فَوْقِیْ وَمِنْ تَحْتِیْ حَتّٰى تُقَدِّمَنِیْ عَلٰى اَهْلِیْ فَاِذَا اَقْدَمْتَنِیْ عَلٰى اَهْلِیْ فَاكْفِنِیْ مَؤُنَةَ خَلْقِكَ اَجْمَعِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى حَبِيْبِهٖ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ○

حاضری دربار رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم

و

زیارت مدینہ منوّرہ

حرم مدینہ پر نظر پڑتے ہی یہ دُعا پڑھیں

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ اَللّٰھُمَّ هٰذَا حَرَمُ نَبِیِّكَ فَاجْعَلْهُ لِیْ وِقَایَةً مِّنَ النَّارِ وَاَمَانًا مِّنَ الْعَذَابِ وَسُوْٓءِ الْحِسَابِ ط

مسجدِ نبوی میں داخلہ کے وقت دُعا (پہلی مرتبہ بابُ السّلام سے داخل ہوں)

بِسْمِ اللّٰهِ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ رَبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطَانًا نَّصِیْرًا ۝ وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ط اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا۔ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ وَاِلَیْكَ یَرْجِعُ السَّلَامُ فَحَیِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَاَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ط اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَارْزُقْنِیْ مِنْ زِیَارَةِ رَسُوْلِكَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا رَزَقْتَ اَوْلِیَآءَكَ وَاَهْلَ طَاعَتِكَ وَانْقِذْنِیْ مِنَ النَّارِ وَاغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ط

ریاض الجنّہ یا مسجد نبوی میں کسی بھی جگہ کمال ادب کے ساتھ قبلہ رُو ہو کر

یہ دُعا پڑھیں۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذِہٖ رَوۡضَۃٌ مِّنۡ رِیَاضِ الۡجَنَّۃِ شَرَّفۡتَھَا وَ کَرَّمۡتَھَا وَمَجَّدۡتَّھَا وَعَظَّمۡتَھَا وَ نَوَّرۡتَھَا بِنُوۡرِ نَبِیِّکَ وَ حَبِیۡبِکَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ ؕ اَللّٰھُمَّ کَمَا بَلَّغۡتَنَا فِی الدُّنۡیَا زِیَارَتَہٗ وَمَاثِرَہُ الشَّرِیۡفَۃَ فَلَا تَحۡرِمۡنَا یَا اَللّٰہُ فِی الۡاٰخِرَۃِ مِنۡ فَضۡلِ شَفَاعَۃِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ ط وَاحۡشُرۡنَا فِیۡ زُمۡرَتِہٖ وَ تَحۡتَ لِوَآئِہٖ وَ اَمِتۡنَا اِذَا تُمِیۡتَنَا عَلٰی مَحَبَّتِہٖ وَسُنَّتِہٖ وَاسۡقِنَا مِنۡ حَوۡضِہِ الۡمَوۡرُوۡدِ بِیَدِہِ الشَّرِیۡفَۃِ شَرۡبَۃً ھَنِیۡئَۃً مَّرِیۡئَۃً لَّا نَظۡمَاءُ بَعۡدَھَآ اَبَدًا ؕ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ط

سلام بدرگاہِ سرورِ کونین رحمۃٌ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلسَّلَامُ عَلَیۡکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ السَّیِّدُ الۡکَرِیۡمُ وَالرَّسُوۡلُ الۡعَظِیۡمُ الرَّءُوۡفُ الرَّحِیۡمُ ط وَ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیۡکَ یَا سَیِّدَ نَا وَ نَبِیَّنَا وَ حَبِیۡبَنَا وَ قُرَّۃَ اَعۡیُنِنَا یَا رَسُوۡلَ اللّٰہِ ط اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ ط اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡکَ یَا جَمَالَ مُلۡکِ اللّٰہِ ط اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡکَ یَا نُوۡرَ عَرۡشِ اللّٰہِ ط اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡکَ یَا خَیۡرَ خَلۡقِ اللّٰہِ ط اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیۡکَ یَا شَفِیۡعَ

اَلْمُذْنِبِیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ ؕ اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مَنْ اَرْسَلَهُ اللّٰہُ تَعَالٰی رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ ؕ وَ قَدْ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فِیْ حَقِّكَ الْعَظِیْمِ ؕ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْآ اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا ؕ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ابْنِ هَاشِمٍ ؕ یَا طٰهٰ یَا یٰسٓ یَا بَشِیْرُ یَا سِرَاجُ یَا مُنِیْرُ یَا مُقَدَّمُ جَیْشِ الْاَنْبِیَآءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَهَآ اَنَا یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَدْ جِئْتُكَ هَارِبًا مِّنْ ذَنْبِیْ وَمِنْ عَمَلِیْ وَمُسْتَشْفِعًا وَّ مُسْتَجِیْرًا اِلَیْكَ اِلٰی رَبِّیْ فَاشْفَعْ لِیْ یَا شَفِیْعَ الْاُمَّةِ یَا كَاشِفَ الْغُمَّةِ یَا سِرَاجَ الظُّلْمَةِ اَجِرْنِیْ بِهٖ یَآ اَللّٰہُ مِنَ النَّارِ ؕ یَا نَبِیَّ الرَّحْمَةِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ؕ اَتَیْنٰكَ زَائِرِیْنَ وَ قَصَدْنَاكَ رَاغِبِیْنَ وَعَلٰی بَابِكَ الْعَالِیْ وَاقِفِیْنَ وَبِحَقِّكَ عَارِفِیْنَ فَلَا تَرُدَّنَا خَائِبِیْنَ وَلَا عَنْ بَابِ شَفَاعَتِكَ مَحْرُوْمِیْنَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ؕ اَسْئَلُكَ الشَّفَاعَةَ وَاَسْئَلُ اللّٰهَ تَعَالٰی لَكَ الْوَسِیْلَةَ وَ الْفَضِیْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِیْعَةَ وَ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ وَالْحَوْضَ الْمَوْرُوْدَ وَالشَّفَاعَةَ الْعُظْمٰی فِیْ یَوْمِ الْقِیٰمَةِ وَیَوْمِ الْمَشْهُوْدِ ؕ

یَا خَیْرَ مَنْ دُفِنَتْ فِی الْقَاعِ اَعْظُمُهٗ ۔۔۔ فَطَابَ مِنْ طِیْبِهِنَّ الْقَاعُ وَالْاَكَمُ

نَفْسِی الْفِدَاءُ لِقَبْرٍ اَنْتَ سَاكِنُهٗ ۔۔۔ فِیْهِ الْعَفَافُ وَفِیْهِ الْجُوْدُ وَالْكَرَمُ

اَنْتَ الْحَبِیْبُ یَاحَبِیْبَ اللّٰہِ ط اَنْتَ الشَّفِیْعُ یَاشَفِیْعَ اللّٰہِ ط اَنْتَ الْمُشَفَّعُ اَنْتَ الَّذِیْ تُرْجٰی شَفَاعَتُكَ عِنْدَ الصِّرَاطِ اِذَا مَا زَلَّتِ الْقَدَمُ اَشْهَدُ اَنَّكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ط قَدْ بَلَّغْتَ الرِّسَالَةَ وَاَدَّیْتَ الْاَمَانَةَ وَنَصَحْتَ الْاُمَّةَ وَکَشَفْتَ الْغُمَّةَ وَجَلَیْتَ الظُّلْمَةَ وَجَاهَدْتَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ حَقَّ جِهَادِهٖ وَعَبَدْتَّ رَبَّكَ حَتّٰی اَتَاكَ الْیَقِیْنُ ط جَزَاكَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنَّا وَعَنْ وَالِدَیْنَا وَعَنِ الْاِسْلَامِ خَیْرَ الْجَزَآءِ وَنَسْئَلُكَ الشَّفَاعَةَ اَنْ تَشْفَعَ لَنَا عِنْدَ اللّٰہِ یَوْمَ الْعَرْضِ یَوْمَ الْفَزَعِ الْاَکْبَرِ ط یَوْمَ لَا یَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰہَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ ط اِشْفَعْ لَنَا وَلِوَالِدَیْنَا وَلِاَوْلَادِنَا وَلِاَزْوَاجِنَا وَلِاِخْوَانِنَا وَلِاَخَوَاتِنَا وَلِمَشَآئِخِ طَرِیْقَتِنَا وَمَشَآئِخِ اَوْرَادِنَا وَلِاَسَاتِذَتِنَا وَلِجِیْرَانِنَا وَلِمَنْ اَوْصَانَا وَقَلَّدَنَا عِنْدَكَ بِدُعَآءِ الْخَیْرِ عِنْدَ الزِّیَارَةِ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَاسُلْطَانَ الْاَنْبِیَآءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ ط اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ وَعَلٰی اٰلِكَ وَذُرِّیَّتِكَ فِیْ کُلِّ اٰنٍ وَّلَحْظَةٍ عَدَدَ کُلِّ ذَرَّةٍ اَلْفَ اَلْفَ مَرَّةٍ مِنْ عُبَیْدِكَ رِضَاءِ الْمُصْطَفٰی الْاَعْظَمِیِّ بْنِ صَدْرِ الشَّرِیْعَةِ اَمْجَدَ عَلِیٍّ یَسْئَلُكَ الشَّفَاعَةَ فَاشْفَعْ لَهٗ وَلِلْمُسْلِمِیْنَ۔ سورۂ فاتحہ

ایک بار، سورۂ اخلاص تین بار پڑھئے اس کے بعد اپنی مادری زبان میں دُعا کیجئے۔ درودِ اکبر بھی پڑھئے۔

خلیفۂ اوّل امیر المؤمنین سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پر سلام پڑھیے

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا اَبَا بَكْرِ الصِّدِّيْقِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ عَلَى التَّحْقِيْقِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ثَانِيَ اثْنَيْنِ ط اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ مَنْ اَنْفَقَ مَالَهٗ كُلَّهٗ فِيْ حُبِّ اللّٰهِ وَحُبِّ رَسُوْلِهٖ حَتّٰى تَخَلَّلَ بِالْعَبَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْكَ وَ اَرْضَاكَ اَحْسَنَ الرِّضٰى وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكَ وَ مَسْكَنَكَ وَمَحَلَّكَ وَمَاْوٰكَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَوَّلَ الْخُلَفَاءِ وَ تَاجَ الْعُلَمَاءِ وَصِهْرَ النَّبِيِّ الْمُصْطَفٰى وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔ سورۂ فاتحہ و اخلاص اور دعا پڑھیے۔

خلیفۂ دوم امیر المؤمنین سیّدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ پر سلام پڑھیے

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَاطِقًا بِالْعَدْلِ وَالصَّوَابِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَفِيَّ الْمِحْرَابِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُظْهِرَ دِيْنِ الْاِسْلَامِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُكَسِّرَ الْاَصْنَامِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُتَمِّمَ الْاَرْبَعِيْنَ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عِزَّ الْاِسْلَامِ وَالْمُسْلِمِيْنَ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا الْفُقَرَاءِ وَالضُّعَفَاءِ وَالْاَرَامِلِ وَالْاَيْتَامِ ط اَنْتَ

الَّذِیْ قَالَ فِیْ حَقِّكَ سَیِّدُ الْبَشَرِ لَوْ کَانَ نَبِیٌّ مِنْ بَعْدِیْ لَکَانَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْكَ وَاَرْضَاكَ اَحْسَنَ الرِّضٰی وَجَعَلَ الْجَنَّۃَ مَنْزِلَكَ وَمَسْکَنَكَ وَمَحَلَّكَ وَمَاْوٰكَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا ثَانِیَ الْخُلَفَآءِ وَتَاجَ الْعُلَمَآءِ صِھْرَ النَّبِیِّ الْمُصْطَفٰی وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ، سورہ فاتحہ و اخلاص اور دعا پڑھیے،

درمیان میں کھڑے ہو کر ہر دو خلفاء رضی اللہ عنہما پر سلام پڑھیے

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمَا یَا خَلِیْفَتَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمَا یَا وَزِیْرَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمَا یَا مُعِیْنَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمَا یَا ضَجِیْعَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَسْئَلُکُمَا الشَّفَاعَۃَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلَیْکُمَا وَبَارِكْ وَسَلَّمْ، سورہ فاتحہ و اخلاص اور دعا پڑھیے۔

وحی اُترنے کی جگہ اور امہات المؤمنین کے حجروں کے قریب سلام پڑھیے

اَللّٰھُمَّ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ یَا رَجَآءَ السَّآئِلِیْنَ وَاَمَانَ الْخَائِفِیْنَ وَحِرْزَ الْمُتَوَکِّلِیْنَ یَا حَنَّانُ یَا مَنَّانُ یَا دَیَّانُ یَا سُلْطَانُ یَا سُبْحَانُ یَا قَدِیْمَ الْاِحْسَانِ اَللّٰھُمَّ بِحُرْمَۃِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَاَزْوَاجِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّذُرِّیَّاتِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّسَیِّدِنَا اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ وَسَیِّدِنَا عُمَرَ

الْفَارُوقِ ؕ وَ سَیِّدِنَا عُثْمَانَ ذِی النُّوْرَیْنِ ؕ وَ سَیِّدِنَا عَلِیِّ
الْمُرْتَضٰی وَ اَنْتَ یَا اَللّٰہُ الرَّبُّ الْاَعْلٰی فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
وَ بِجَاہِ سَیِّدِنَا الْحَسَنِ وَ الْحُسَیْنِ وَ اَنْتَ الْمُحْسِنُ اِلَیْنَا وَ
بِجَاہِ سَیِّدِنَا اِسْمٰعِیْلَ عَلَیْہِ السَّلَامُ ؕ وَ اَنْتَ یَا اَللّٰہُ یَا سَامِعَ
الدُّعَآءِ اِسْمَعْ دُعَآءَ نَا وَ تَقَبَّلْ زِیَارَتَنَا وَ اٰمِنْ خَوْفَنَا وَاسْتُرْ
عُیُوْبَنَا وَ اغْفِرْ ذُنُوْبَنَا وَ ارْحَمْ اَمْوَاتَنَا وَ تَقَبَّلْ حَسَنَاتِنَا وَ
کَفِّرْ عَنَّا سَیِّاٰتِنَا وَ اجْعَلْنَا یَا اَللّٰہُ عِنْدَکَ مِنَ الْعَائِذِیْنَ
الْفَآئِزِیْنَ الشَّاکِرِیْنَ الْمَجْبُوْرِیْنَ مِنَ الَّذِیْنَ لَاخَوْفٌ
عَلَیْہِمْ وَ لَاھُمْ یَحْزَنُوْنَ ؕ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ؕ
یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ ؕ سورۂ فاتحہ، اخلاص اور دُعا پڑھیے۔

جنّتُ البقیع کی طرف منہ کرکے یہ سلام پڑھیے

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الْبَقِیْعِ یَا اَھْلَ الْجَنَّۃِ الرَّفِیْعِ ؕ
اَنْتُمُ السَّابِقُوْنَ نَحْنُ اِنْشَآءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ ؕ اَبْشِرُوْا
بِاَنَّ السَّاعَۃَ اٰتِیَۃٌ لَّا رَیْبَ فِیْھَا وَ اَنَّ اللّٰہَ یَبْعَثُ مَنْ
فِی الْقُبُوْرِ ؕ اٰنَسَکُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی وَ شَرَّفَکُمُ اللّٰہُ
تَعَالٰی بِقَوْلِ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ
لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ
وَرَسُوْلُہٗ سورۂ فاتحہ، اخلاص اور دُعا پڑھیے

بابِ جبریل پر کھڑے ہو کر ملائکۃ المقربین پر سلام پڑھیے

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا جِبْرَائِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا مِيْكَائِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا اِسْرَافِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا عِزْرَائِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا مَلٰٓئِكَةَ الْمُقَرَّبِيْنَ مِنْ اَهْلِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرَضِيْنَ كَآفَّةً عَآمَّةً ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ - سورہ فاتحہ، اخلاص اور دعا پڑھیے۔

بابُ النساء پر کھڑے ہو کر جبلِ اُحد کی طرف منہ کر کے شہدائے اُحد رضی اللہ عنہم پر سلام پڑھیے

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا حَمْزَةَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَمَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَمَّ حَبِيْبِ اللّٰهِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَمَّ نَبِيِّ اللّٰهِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَمَّ الْمُصْطَفٰى ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الشُّهَدَآءِ وَيَا اَسَدَ اللّٰهِ وَيَا اَسَدَ رَسُوْلِهٖ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا شُهَدَآءُ يَا سُعَدَآءُ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا شُهَدَآءَ اُحُدٍ كَآفَّةً عَآمَّةً وَّرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ - سورہ فاتحہ، اخلاص اور دعا پڑھیے،

روضۂ مبارک کے سرہانے کی طرف سیدتنا فاطمۃ الزہراء بنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام پڑھیے

اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا سَيِّدَتَنَا فَاطِمَةَ الزَّهْرَآءِ بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ط

اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ یَا بِنْتَ الْمُصْطَفٰی اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ یَا خَامِسَةَ اَهْلِ الْكِسَآءِ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ یَا زَوْجَةَ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ سَیِّدِنَا عَلِیِّ نِ الْمُرْتَضٰی كَرَّمَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَجْهَهٗ فِی الْجَنَّةِ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ یَا اُمَّ الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ السَّیِّدَیْنِ الشَّهِیْدَیْنِ الْكَوْكَبَیْنِ الْقَمَرَیْنِ النَّیِّرَیْنِ الشَّابَّیْنِ سَیِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فِی الْجَنَّةِ اَبِیْ مُحَمَّدِ نِ الْحَسَنِ وَ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ الْحُسَیْنِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا وَعَنْكِ وَ اَرْضَاكِ اَحْسَنَ الرِّضٰی وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكِ وَمَسْكَنَكِ وَمَحَلَّكِ وَمَاْوٰكِ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ وَعَلٰی اَبِیْكِ الْمُصْطَفٰی وَبَعْلِكِ عَلِیِّ نِ الْمُرْتَضٰی وَ اِبْنَیْكِ الْحَسَنَیْنِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ، سورۂ فاتحہ، اخلاص اور دُعا پڑھیے۔

نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلم کے سرہانے کی طرف کی دُعا

اب یہاں سے قبلہ کی طرف سرک کر ریاض الجنۃ میں کھڑے ہو کر یہ دُعا پڑھیں،

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْكُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ۝ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ط یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ وَ بَارِكْ عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا وَ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَ ذُرِّیَّاتِهٖ وَ اَهْلِ بَیْتِهٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِكَ یَا

اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ - اٰمِیْنَ - سورہ فاتحہ، اخلاص، دُعا پڑھیے اور اپنی مادری زبان میں دعا کیجیے۔

جنّت البقیع کے دروازہ پر کھڑے ہو کر یہ سلام پڑھیے

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الْجَنَّۃِ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُؤْمِنِیْنَ اِنَّکُمْ سَلَفُنَا وَاِنَّا اِنْشَاءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ ۔ فاتحہ، اخلاص اور دُعا پڑھیے۔

اُمّہاتُ المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہن کے مزارات پر یہ سلام پڑھیے

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُنَّ یَا اَزْوَاجَ نَبِیِّ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُنَّ یَا اَزْوَاجَ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُنَّ یَا اَزْوَاجَ حَبِیْبِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُنَّ یَا اَزْوَاجَ الْمُصْطَفٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْکُنَّ وَاَرْضَاکُنَّ اَحْسَنَ الرِّضٰی وَجَعَلَ الْجَنَّۃَ مَنْزِلَکُنَّ وَمَسْکَنَکُنَّ وَمَاْوٰکُنَّ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُنَّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ ۔ سورہ فاتحہ، اخلاص اور دُعا پڑھیے۔

خاتونِ جنّت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے مزار پر یہ سلام پڑھیے

اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ یَا بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ یَا بِنْتَ نَبِیِّ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ یَا بِنْتَ حَبِیْبِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْکِ وَاَرْضَاکِ اَحْسَنَ الرِّضٰی وَجَعَلَ الْجَنَّۃَ مَنْزِلَکِ وَمَسْکَنَکِ وَمَحَلَّکِ وَمَاْوٰکِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ ۔ سورہ فاتحہ، اخلاص اور دُعا پڑھیے۔

بناتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مزارات پر یہ سلام پڑھیے

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُنَّ یَا بَنَاتَ نَبِیِّ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُنَّ یَا بَنَاتَ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُنَّ یَا بَنَاتَ حَبِیْبِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُنَّ یَا بَنَاتَ

الْمُصْطَفٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْکُنَّ وَاَرْضَاکُنَّ اَحْسَنَ الرِّضٰی وَجَعَلَ الْجَنَّۃَ مَنْزِلَکُنَّ وَمَسْکَنَکُنَّ مَحَلَّکُنَّ وَمَاْوٰکُنَّ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُنَّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ ۔سورۂ فاتحہ، اخلاص اور دُعا پڑھئے۔

امیر المؤمنین سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار پر یہ سلام پڑھیئے

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَنِ اسْتَحْیَتْ مَلٰٓئِکَۃُ الرَّحْمٰنِ ؕ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَنْ زَیَّنَ الْقُرْاٰنَ بِتِلَاوَتِہٖ وَنَوَّرَ الْمِحْرَابَ بِاِمَامَتِہٖ وَسِرَاجِ اللّٰہِ تَعَالٰی فِی الْجَنَّۃِ ؕ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ثَالِثَ الْخُلَفَآءِ الرَّاشِدِیْنَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْکَ وَاَرْضَاکَ اَحْسَنَ الرِّضٰی وَجَعَلَ الْجَنَّۃَ مَنْزِلَکَ وَمَسْکَنَکَ وَمَحَلَّکَ وَمَاْوٰکَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ ۔سورۂ فاتحہ، اخلاص اور دُعا پڑھیئے۔

جنّت البقیع میں تمام زیارتوں سے فارغ ہو کر آخر میں یہ دُعا پڑھیں

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ لَّنَا مِنْھُمْ وَمِنَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَآءِ وَالصّٰلِحِیْنَ وَاَوْلِیَآئِکَ الْمُقَرَّبِیْنَ ؕ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْمُسْتَدْرِجِیْنَ وَلَا بِثْنَآءِ النَّاسِ مَغْرُوْرِیْنَ وَلَا یَاْکُلُوْنَ الدُّنْیَا بِالدِّیْنِ ؕ

جبلِ اُحُد پر سیّدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کے مزار پر سلام پڑھیئے

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَنَا اَمِیْرَ حَمْزَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا عَمَّ حَبِیْبِ اللّٰہِ ﷺ سورۂ فاتحہ، اخلاص اور دُعا پڑھئے۔

شہدائے اُحد رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مزارات پر یہ مجموعی سلام پڑھئے

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا شُهَدَآءَ اُحُدٍ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ كَافَّةً عَامَّةً وَّ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ - اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا سُعَدَآءُ يَا شُهَدَآءُ يَا نُجَبَآءُ يَا نُقَبَآءُ يَا اَهْلَ الصِّدْقِ وَالْوَفَآءِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا مُجَاهِدِيْنَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا شُهَدَآءَ اُحُدٍ وَّ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ -

سلام بحالتِ مجموعی

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا سُعَدَآءُ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْكُمْ وَ اَرْضَاكُمْ اَحْسَنَ الرِّضٰى وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكُمْ وَمَسْكَنَكُمْ وَمَحَلَّكُمْ وَ مَاْوٰكُمْ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ -

جبلِ اُحد پر حضور کے دندانِ مبارک شہید ہونے کی جگہ دُعا پڑھیے

اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذِهٖ قُبَّةُ الثَّنَايَا وَ مُصَلّٰى نَبِيِّنَا وَ شَفِيْعِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ ط اَللّٰهُمَّ كَمَا بَلَّغْتَنَا فِى الدُّنْيَا زِيَارَتَهٗ وَ مَاٰثِرَهُ الشَّرِيْفَةَ فَلَا تَحْرِمْنَا يَا اَللّٰهُ فِى الْاٰخِرَةِ مِنْ فَضْلِ شَفَاعَةِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ - سورہ فاتحہ، اخلاص اور دُعا پڑھئے۔

مدینہ منورہ سے بوقت رخصتی حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر الوداعی سلام پڑھئے

اَلْوِدَاعُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَلْوِدَاعُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَلْوِدَاعُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَلْفِرَاقُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَلْفِرَاقُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَلْفِرَاقُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَلْفِرَاقُ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ یَانَبِیَّ اللّٰہِ اَلْاَمَانُ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ لَاجَعَلَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی اٰخِرَ الْعَھْدِ اِلَّا مِنْکَ وَلَا مِنْ زِیَارَتِکَ وَلَا مِنَ الْوُقُوْفِ بَیْنَ یَدَیْکَ اِلَّا مِنْ خَیْرٍ وَّعَافِیَۃٍ وَّصِحَّۃٍ وَّسَلَامَۃٍ اِنْ عِشْتُ اِنْشَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی جِئْتُکَ وَاِنْ مِّتُّ فَاَوْدَعْتُ عِنْدَکَ شَھَادَتِیْ وَاَمَانَتِیْ وَعَھْدِیْ وَمِیْثَاقِیْ مِنْ یَّوْمِنَا ھٰذَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ وَھِیَ شَھَادَۃُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ سُبْحٰنَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوْنَ وَسَلٰمٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اٰمِیْنَ، اٰمِیْنَ، اٰمِیْنَ یَارَبَّ الْعٰلَمِیْنَ بِحَقِّ طٰہٰ وَیٰسٓ ،

سلامِ وداع کے بعد

جب ارادہ وطن کی واپسی کا ہو تو مسجد نبوی میں دو رکعت نماز پڑھے، پھر دین و دنیا کی حاجات کے لئے اور حج و زیارت کے قبول ہونے کی اور خیریت کے ساتھ گھر پہنچنے کی دعا مانگے اور یوں عرض کرے۔" اے اللہ! تو اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اس زیارت کو آخری زیارت نہ کرنا بلکہ میرے لئے دوبارہ آنا اور ٹھہرنا سہل

اور آسان فرما، ان کی حضوری اور میرے لئے سلامتی اور عافیت دین و دُنیا کی مقدر فرما اور میں اپنے گھر عافیت اور سلامتی کے ساتھ جاؤں۔ یا ارحم الراحمین! اجر و ثواب مقدر فرما دے میرے لئے۔ آمین یا ربّ العالمین۔"

اور اس وقت جس قدر رنج و غم کا اظہار ہو سکے کرے اور آنسو نکالنے کی کوشش کرے۔ اس وقت آنسوؤں کا نکلنا اور قلب کے اوپر رنج کا غلبہ ہونا قبولیت کی علامت ہے۔ پھر روتا ہوا اور مفارقتِ دربارِ رسالت پر حسرت و افسوس کرتا ہوا چلے اور جو میسّر ہو فقراءِ مدینہ پر صدقہ کر دے اور جب اپنی بستی کے قریب آ جائے تو یہ دُعا پڑھے آئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ۔

اپنے شہر میں داخل ہو کر پہلے مسجد میں جائے اور دو چار رکعت نفل پڑھے بشرطیکہ وقت مکروہ نہ ہو اور جب گھر میں داخل ہو تو یہ دُعا پڑھے تَوْبًا تَوْبًا لِرَبِّنَا اَوْبًا لَا يُغَادِرُ عَلَيْنَا حَوْبًا ۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے کہ اُس نے سلامتی اور عافیت کے ساتھ سفر کو پورا فرمایا اور اس سعادت کبریٰ اور نعمتِ عظمیٰ سے مشرف فرمایا، رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۔

تمّت بالخیر

آپکی دعاؤں کا محتاج ——— رضاءُ المصطفیٰ اعظمی خطیب نیو میمن مسجد

فون: ۲۱۷۸۸۹ - ۲۱۶۳۶۴ ——— و صدر ورلڈ اسلامک مشن پاکستان کراچی

نوٹ: اگر کوئی صاحبِ خیر مذکورہ دعاؤں کو با ترجمہ طبع کرانا چاہیں تو مکتبہ رضویہ آرام باغ روڈ کراچی سے رجوع کریں

حج کے پانچ دن

پہلا دن ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۸ ذی الحجہ

متمتع یعنی جس نے عمرہ ادا کرنے کے بعد احرام کھول دیا تھا آٹھویں ذی الحجہ کو غسل کرے۔ اگر غسل نہ کر سکے تو وضو کر کے پہلے کی طرح احرام باندھے یعنی ایک چادر بدن پر ڈال لے اور دوسری لنگی کے طور پر باندھ لے اور مسجد حرام میں کسی جگہ دو رکعت نماز احرام کی نیّت سے پڑھے اور سلام پھیرنے کے بعد سر سے چادر ہٹا کر یوں نیّت کرے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْحَجَّ فَیَسِّرْہُ لِیْ وَتَقَبَّلْہُ مِنِّیْ۔	اے اللہ! میں حج کی نیت کرتا ہوں تو اسے میرے لیے آسان کر دے اور اسے میری طرف سے قبول فرما۔

اس کے بعد تین بار اونچی آواز سے لبّیک کہہ کر دعا مانگے۔ اب حج کا احرام بندھ گیا اور وہ ساری پابندیاں جو عمرہ کے احرام کے وقت تھیں لوٹ آئیں۔ احرام کے بعد کعبہ شریف کا ایک نفل طواف رمل و اضطباع کے ساتھ کرے۔ اور آج ہی طوافِ زیارت کی سعی بھی کر لے اگرچہ افضل یہ ہے کہ جب منیٰ سے طوافِ زیارت کے لیے آئے تب اس کی سعی کرے لیکن حاجیوں کی سہولت کے لیے پہلے بھی جائز ہے اور قارن و مفرد جو حالت احرام میں ہیں اور طواف قدوم میں طوافِ زیارت کی سعی سے فارغ ہو چکے ہیں انھیں سرے سے احرام باندھنے یا دوبارہ طوافِ زیارت کی سعی کرنے

کی ضرورت نہیں۔

عورتوں کے حج کا احرام

عورتوں اگر حالت ناپاکی میں نہ ہوں تو پہلے کی طرح احرام باندھ کر حج کی نیت کریں اور جو عورتیں کہ ناپاکی حالت میں ہوں غسل یا صرف وضو کریں اور اپنی قیام گاہ پر ہی حج کی نیت سے احرام باندھ لیں اور طواف زیارت کی سعی حج کے بعد طواف زیارت کے ساتھ ہی ادا کریں۔ اور ظہر سے پہلے منیٰ میں پہونچ جانا چاہئے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عرفات جانے سے پہلے منیٰ میں پانچ نمازیں ادا فرمائی ہیں۔

منیٰ کی طرف روانگی

منیٰ کی طرف جانے کے لیے موٹر اور وہاں ٹھہرنے کے لیے خیمے کے کرایے معلمین ذی الحجہ کے شروع ہی میں حاجیوں سے وصول کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ مکہ شریف سے منیٰ تقریباً ۵ کلومیٹر ہے اور منیٰ سے عرفات تقریباً ۹ کلومیٹر ہے اور ان دونوں کے درمیان ۵ کلومیٹر پر مزدلفہ ہے۔ موٹر سے جانے میں پانچ دن کھانے پکانے کے سامان اور بستر وغیرہ لے جانے میں ضرور سہولت رہتی ہے لیکن موٹر عموماً وقت پر نہیں پہونچتے۔ بلکہ اس سے اے جانے میں بسا اوقات لوگوں کی نمازیں بھی قضا ہو جاتی ہیں اس لیے اگر طاقت ہو تو بہتر ہے کہ پیدل جائیں کہ وقت پر پہونچ جائیں گے اور مکہ شریف میں لوٹ کر آنے تک ہر قدم پر سات کروڑ نیکیاں لکھی جائیں گی۔ یہ نیکیاں تخمیناً اٹھہتّر کھرب اور چالیس ارب ہوتی ہیں۔ یہ اللہ تعالےٰ

کا فضل ہے جو پیارے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے میں اس امت کو ملا ہے۔

منیٰ جاتے ہوئے راستہ بھر لبیک، درود شریف اور دُعا کی کثرت کریں دنیا کی باتوں میں نہ لگیں اور جب منیٰ نظر آئے تو یہ دُعا پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ ھٰذِہٖ مِنًی فَامْنُنْ عَلَیَّ بِمَا مَنَنْتَ بِہٖ عَلٰی اَوْلِیَآئِکَ ●	اے اللہ! یہ منیٰ ہے پس تو مجھ پر وہ احسان فرما جو تونے اپنے دوستوں پر احسان فرمایا ہے۔

منیٰ میں رات بھر ٹھہریں اور آج ظہر سے نویں کی صبح تک پانچ نماز یہیں پڑھیں۔ بعض لوگ آٹھویں کو منیٰ میں نہیں ٹھہرتے اور سیدھے عرفات پہونچ جاتے ہیں ان کی اتباع میں یہ سُنّتِ عظیمہ ہرگز نہ چھوڑیں۔ منیٰ کی یہ نویں رات نہایت مبارک رات ہے اسے ضائع نہ کریں پوری رات ذکرو عبادت میں گذاریں۔ بیہقی اور طبرانی کی حدیث میں ہے کہ سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص عرفہ کی رات میں ایک ہزار مرتبہ یہ دعا پڑھے تو جو کچھ اللہ تعالیٰ سے مانگے گا پائے گا۔

سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی السَّمَآءِ عَرْشُہٗ	پاک ہے وہ کہ جس کا عرش بلندی میں ہے
سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی الْاَرْضِ مَوْطِئُہٗ	پاک ہے وہ کہ جس کی حکومت زمین میں ہے
سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی الْبَحْرِ سَبِیْلُہٗ	پاک ہے وہ کہ دریا میں اس کا راستہ ہے
سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی النَّارِ سُلْطَانُہٗ	پاک ہے وہ کہ آگ میں اس کی سلطنت ہے
سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی الْجَنَّۃِ رَحْمَتُہٗ	پاک ہے وہ کہ جنت میں اس کی رحمت ہے
سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی الْقَبْرِ قَضَآءُہٗ	پاک ہے وہ کہ قبر میں اس کا حکم ہے

سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی الْهَوَآءِ رُوْحُهٗ	پاک ہے وہ کہ ہوا میں جو روحیں ہیں اس کی ملک ہیں
سُبْحَانَ الَّذِیْ رَفَعَ السَّمَآءَ	پاک ہے وہ کہ جس نے آسمان کو بلند کیا
سُبْحَانَ الَّذِیْ وَضَعَ الْاَرْضَ	پاک ہے وہ کہ جس نے زمین کو پست کیا
سُبْحَانَ الَّذِیْ لَامَلْجَأَ وَلَا مَنْجَاَ مِنْهُ اِلَّآ اِلَیْهِ ؕ	پاک ہے وہ کہ اس کے عذاب سے پناہ ونجات کی کوئی جگہ نہیں مگر اسی کی طرف

دوسرا دن ــــــــ ۹ ر ذی الحجہ

صبح مستحب وقت فجر کی نماز پڑھ کر لبیک، ذکر اور درود شریف میں مشغول رہیں۔ جب دھوپ جبل ثبیر پر آجائے جو مسجد خیف کے سامنے ہے تو ناشتہ وغیرہ سے فارغ ہو کر عرفات کی طرف روانہ ہو جائیں اور ظہر سے پہلے وہاں پہونچنے کی کوشش کریں۔ صرف عرفات میں بعض معلم دوپہر کے کھانے کا انتظام کرتے ہیں اور وہ بھی سب نہیں کرتے اس لیے ساتھ میں دو وقت کا کھانا لینا ضروری ہے تاکہ عرفات ومزدلفہ میں کام آئے اور عبادت میں خلل نہ پڑے۔ عرفات کی طرف جاتے ہوئے راستہ میں بے ضرورت کسی سے بات نہ کریں۔ لبیک، دعا اور درود شریف کی کثرت کریں۔

عرفات

عرفات ایک وسیع میدان کا نام ہے جس کا رقبہ تقریباً بیس کلومیٹر مربع ہے۔ یہی وہ مبارک مقام ہے کہ جہاں ۱۰ھ میں عرفہ کے دن اسلام مکمل ہوا یعنی حضور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آخری حج کے موقع پر جبکہ آپ ایک لاکھ چودہ ہزار یا ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابہ کی عظیم جماعت کے ساتھ عرفات کے میدان میں تشریف فرما تھے اس وقت

یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا۔

آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لیے اسلام کو دین پسند کیا۔

اور یہی عرفات وہ مبارک مقام ہے کہ جہاں آج نویں ذی الحجہ کو زوال کے بعد سے دسویں کی صبح کے پہلے تک کسی وقت حاضر ہونا خواہ ایک ہی گھڑی کے لیے کیوں نہ ہو۔ حج کا اہم فرض ہے کہ اگر یہ چھوٹ جائے تو اس سال حج ادا ہونے کی کوئی صورت ہی نہیں۔ یعنی قربانی وغیرہ کا کفارہ بھی اس کا بدل نہیں ہو سکتا۔

جب جبل رحمت پر نگاہ پڑے جو میدان عرفات میں ہے تو دعا کریں کہ مقبول ہونے کا وقت ہے۔ عرفات پہونچ کر آپ جہاں چاہیں ٹھہر سکتے ہیں مگر جبل رحمت کے پاس ٹھہرنا افضل ہے کہ حضور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس جگہ وقوف فرمایا تھا لیکن اگر وہاں گنجائش نہ ہو یا آپ نے خیمہ کا کرایہ دیا ہو اور معلم نے خیمہ دوسری جگہ لگایا تو دوسری جگہ ٹھہرنے میں بھی حرج نہیں۔

دوپہر تک حسب طاقت صدقہ وخیرات، ذکر ولبیک، دعا واستغفار اور کلمۂ توحید پڑھنے میں مشغول رہیں۔ ترمذی شریف کی حدیث ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ سب میں بہتر چیز جو آج کے دن میں نے اور مجھ سے پہلے انبیا نے کہی وہ یہ ہے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۔

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کے لیے بادشاہت ہے اور اسی کے لیے تعریف ہے۔ وہی زندگی دیتا ہے اور وہی موت دیتا ہے اور وہ زندہ ہے کبھی نہیں مرے گا۔ اسی کے ہاتھ میں ہر قسم کی بھلائی ہے اور وہ سب کچھ کر سکتا ہے

اور دوپہر سے پہلے کھانے پینے اور دوسرے ضروری کاموں سے فارغ ہو جائیں اور جس طرح آج کے دن حاجی کو روزہ رکھنا مکروہ ہے اسی طرح پیٹ بھر کھانا بھی مناسب نہیں کہ سستی کا باعث ہوگا۔

وقوف عرفہ

وقوف عرفہ کا طریقہ یہ ہے کہ دوپہر کے قریب غسل کریں کہ سُنّت ہے اور غسل نہ کر سکیں تو وضو کریں پھر دوپہر ڈھلتے ہی مسجد نمرہ میں جائیں جو عرفات کے قریب ہے وہاں ظہر و عصر کی نماز ظہر کے وقت میں ملا کر پڑھیں اور پھر میدان عرفات میں داخل ہو جائیں لیکن مسجد نمرہ کی حاضری آسان نہیں اس لیے کہ خیمہ سے نکلنے کے بعد آٹھ دس لاکھ آدمیوں کی بھیڑ میں پھر اپنے ساتھیوں تک پہونچنا بہت مشکل بلکہ بعض حالات میں ناممکن ہو جاتا ہے۔ اس طرح حاجی گم ہو جاتا ہے۔ جس سے وہ اور اس کے تمام ساتھی پریشان ہوتے ہیں اور عرفات کی حاضری کا مبارک وقت دعا و استغفار کے بجائے الجھنوں میں گذر جاتا ہے علاوہ ازیں مسجد نمرہ کا نجدی امام مقیم ہونے کے باوجود نماز قصر پڑھتا ہے۔ ایسے

امام کے پیچھے سُنّی حنفی کی نماز نہیں ہو گی لہذا ظہر کی نماز اپنے خیمہ ہی میں پڑھیں اور خیمہ میں پڑھنے کی صورت میں جمع بین الصّلاتین نہیں یعنی عصر کی نماز اس کے وقت سے پہلے پڑھنا جائز نہیں خواہ تنہا پڑھیں یا اپنی خاص جماعت کے ساتھ۔ (انوارُ البشارۃ، بہارِ شریعت)

نماز سے فارغ ہونے کے بعد دُعاؤں میں مشغول ہو جائیں، درود شریف اور استغفار پڑھیں، اپنے اور اپنے متعلقین نیز جملہ مومنین و مومنات کے لیے نہایت عاجزی و انکساری کے ساتھ دُعا کریں۔ اور اس کتاب کے مرتب ناچیز جلالُ الدّین احمد امجدی اور اس کے والدین و متعلقین کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں کہ خدائے تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے۔

بیہقی شریف کی حدیث ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مسلمان عرفہ کے دن زوال کے بعد وقوف کرے پھر ایک سو مرتبہ کہے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ ط وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ط اور ایک سو مرتبہ پوری سورہ اخلاص یعنی قُلْ هُوَ اللّٰهُ پڑھے اور پھر ایک سو بار یہ درود شریف پڑھے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ط وَ عَلَيْنَا مَعَهُمْ ط تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے میرے فرشتو! میرے اس بندے کو کیا ثواب دیا جائے جس نے میری تسبیح و تہلیل کی اور تعظیم و تکبیر کی مجھے پہچانا اور میری ثنا کی اور میرے نبی پر درود بھیجا۔ اے فرشتو! گواہ رہو کہ میں نے اُسے بخشدیا اور اس کی شفاعت خود اس کے حق میں قبول کی۔

اور اگر میرا یہ بندہ مجھ سے سوال کرے تو میں اس کی شفاعت تمام اہل عرفات کے لیے قبول کروں گا۔

غرضیکہ آج خدائے تعالیٰ کی بے انتہا نوازشوں اور بے پایاں رحمتوں کی بارش کا دن ہے۔ آج جس قدر دعا مانگ سکیں دل کھول کر مانگیں استغفار، درود شریف اور لبیک بھی پڑھتے رہیں جب سورج ڈوبنے میں آدھا گھنٹہ باقی رہ جائے تو مزدلفہ جانے کے لئے موٹر پر سوار ہو جائیں اگرچہ سورج ڈوبنے سے پہلے کسی بھی موٹر کو حدود عرفات سے باہر نہیں نکلنے دیا جاتا کہ نکلنے والوں پر کفارے کی قربانی لازم ہو جائے گی لیکن مغرب سے پہلے ہی سڑکوں پر ہزاروں موٹریں قطار میں لگ جاتی ہیں اور سورج ڈوبنے کے بعد ہی فوراً ان کی روانگی شروع ہو جاتی ہے۔

مزدلفہ کی روانگی

سورج ڈوبنے کے بعد مغرب کی نماز پڑھے بغیر مزدلفہ کی طرف روانہ ہو جائیں اور راستہ بھر ذکر درود شریف، دعا اور لبیک میں مصروف رہیں اور جب مزدلفہ میں داخل ہوں تو یہ دعا پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ حَرِّمْ لَحْمِیْ وَعَظْمِیْ وَ شَحْمِیْ وَشَعْرِیْ وَسَائِرَ جَوَارِحِیْ عَلَی النَّارِ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ	اے اللہ! میرے گوشت، ہڈی، چربی، بال اور تمام اعضاء کو جہنم پر حرام کر دے اے سب مہربانوں سے زیادہ مہربان۔

مزدلفہ پہونچ کر پہلے مغرب اور عشاء کی نماز عشاء کے وقت میں ایک ساتھ پڑھیں اگر مزدلفہ پہونچنے کے بعد مغرب کا وقت باقی رہے تو ابھی مغرب

کی نماز ہرگز نہ پڑھیں کہ گناہ ہے۔ اگر کبھی نے پڑھ لی تو عشاء کے وقت میں پھر پڑھنی پڑے گی۔ یہاں جمع بین الصلاتین اس طرح ہے کہ اذان و اقامت کے بعد مغرب کی فرض نماز ادا کی نیّت سے پڑھیں اس کے بعد فوراً بغیر اقامت عشا کی فرض نماز پڑھیں پھر مغرب کی سُنّت، پھر عشا کی سُنّت اور پھر اس کے بعد وتر پڑھیں۔ یہاں دونوں نمازوں کو ایک ساتھ پڑھنے کے لیے مسجد یا امام کی کوئی شرط نہیں۔ آپ تنہا پڑھیں یا جماعت سے بہرحال دونوں نماز عشاء کے وقت میں ایک ساتھ پڑھنی ہوگی۔

مزدلفہ میں پوری رات گذارنا سنت مؤکدہ ہے اور وقوف کا اصلی وقت صبح صادق سے لے کر اجالا ہونے تک ہے لہذا جو اس وقت کے بعد مزدلفہ پہونچے گا تو وقوف ادا نہ ہوگا اور کفّارہ کی قربانی لازم ہوگی۔ اسی طرح جو شخص صبح صادق طلوع ہونے سے پہلے مزدلفہ چھوڑ کر چلا گیا اس پر بھی کفارہ کی قربانی لازم ہے۔ ہاں کمزور عورت یا بیمار بھیڑ میں ضرر پہونچنے کے اندیشہ سے صبح صادق طلوع ہونے سے پہلے ہی چلا گیا تو اس پر کچھ نہیں۔ (عالمگیری، بہار شریعت)

مزدلفہ کی جگہ بہت مبارک اور یہ رات بہت افضل ہے لہذا نماز کے بعد دوسری ضروریات سے فارغ ہوکر باقی رات لبّیک، ذکر اور درود شریف پڑھنے میں گذارنا بہتر ہے اور دل چاہے تو تھوڑا آرام بھی کرلیں تاکہ تھکاوٹ دور ہو جائے۔

شیطان کو مارنے کے لیے اسی جگہ سے چنے برابر کنکریاں چن کر تین بار دھولیں۔ اگر تیرہویں ذی الحجہ تک کنکری مارنی ہے تو ستّر کنکریوں کی ضرورت

پڑے گی اور بارہ ۱۲ تک مارنی ہے تو ۴۹ کی۔

مزدلفہ میں صبح صادق طلوع ہوتے ہی توپ داغی جاتی ہے اس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ لوگ باخبر ہو جائیں کہ وقوف کا واجب وقت اب شروع ہو گیا ہے۔

تیسرا دن ــــــــــ ۱۰ ذی الحجہ

توپ کی آواز کے بعد فجر کی نماز پڑھیں اس سے پہلے جائز نہیں پھر مشعر الحرام میں یعنی خاص پہاڑی پر اور یہ نہ ہو سکے تو اس کے دامن میں اور یہ بھی نہ ہو سکے تو وادی محسر کہ جہاں اصحاب فیل پر عذاب نازل ہوا تھا اس کے علاوہ جہاں جگہ ملے وقوف کریں یعنی ٹھہر کر لبیک، دعا اور درود شریف پڑھنے میں لگے رہیں۔

مِنیٰ کی طرف واپسی جب سورج نکلنے میں دو رکعت پڑھنے کا وقت باقی رہ جائے تو منیٰ کی طرف روانہ ہو جائیں۔ اگر سورج نکلنے کے بعد روانہ ہوں تو برا ہے مگر دم واجب نہیں۔ جب منیٰ دکھائی دے تو وہی دعا پڑھیں جو مکہ شریف سے آتے ہوئے منیٰ دیکھ کر پڑھی تھی یعنی اَللّٰھُمَّ ھٰذِیْ مِنیً فَامْنُنْ عَلَیَّ بِمَا مَنَنْتَ بِہٖ عَلٰی اَوْلِیَائِکَ۔

منیٰ پہنچ کر پہلے کنکری مارنی ہے۔ کنکری مارنا حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی یادگار ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ رسول کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم نے فرمایا کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السّلام مناسک حج ادا کرنے کے لیے آئے تو جمرۂ کبریٰ کے پاس شیطان سامنے آیا آپ نے اسے

سات کنکری ماری یہاں تک کہ زمین میں دھنس گیا پھر جمرۂ وسطیٰ کے پاس۔ سامنے آیا پھر آپ نے اسے سات کنکری ماری یہاں تک کہ زمین میں دھنس گیا اور پھر تیسرے جمرہ کے پاس آیا تو اسے سات کنکری ماری یہاں تک کہ زمین میں دھنس گیا۔ (ابن خزیمہ وحاکم)

ان تینوں جگہوں پر کھمبے بنا دیئے گئے ہیں اور آج کل ان کے اوپر پل کی طرح بہت وسیع چھت بن گئی ہے جس سے اوپر نیچے دونوں جگہ سے کنکری مارنے میں بڑی سہولت ہو گئی ہے۔ مکہ شریف کی طرف سے آتے ہوئے جو پہلے پڑتا ہے وہ جمرۂ کبریٰ ہے جس کو آج کل عام طور پر بڑا شیطان کہا جاتا ہے۔ پھر جو بیچ میں ہے وہ جمرۂ وسطیٰ اور جو مسجد خیف کی طرف ہے وہ جمرۂ اولیٰ ہے۔

کنکری مارنے کا وقت

آج ۱۰ ذی الحجہ کو صرف بڑے شیطان کو کنکری مارنی ہے۔ چھوٹے اور بیچ کے شیطانوں کو آج کنکری نہیں مارنی ہے۔ اس کا وقت آج دسویں کی صبح سے گیارہویں کی صبح صادق تک ہے لیکن سورج نکلنے کے بعد سے زوال تک کنکری مارنا سُنّت ہے۔ زوال کے بعد سے سورج ڈوبنے تک مارنا جائز ہے اور سورج ڈوبنے کے بعد سے صبح صادق تک مکروہ ہے۔ لیکن کمزور اور بیمار لوگ۔ عورتیں ہوں یا مرد اگر دن میں کنکری نہ مار سکیں تو رات میں ماریں۔ اگر بھیڑ یا تھکاوٹ وغیرہ کی وجہ سے کسی تندرست مرد یا عورت کی طرف سے کوئی وکیل یا قائم مقام بن کر کنکری مارے تو اس کی

طرف سے ادا نہ ہوگی اور ایسا کرنے سے کفارہ کی قربانی لازم آئے گی۔ ہاں اگر اتنا بیمار ہو کہ جمرہ تک سواری پر بھی نہ جاسکتا ہو وہ دوسرے کو کنکری مارنے کا وکیل بنائے تو اس صورت میں کفارہ لازم نہیں آئے گا۔

انتباہ | جو لوگ رات میں کنکری ماریں گے ان کی طرف سے دوسرے دن قربانی ہوگی پھر حجامت کے بعد ان کا احرام کھلے گا تو اگر قارن یا متمتع نے کنکری مارنے سے پہلے قربانی کی تو دم لازم ہوگا۔ یعنی قربانی کا کفارہ دینا پڑے گا اور اگر کنکری مارنے سے پہلے قربانی کی اور حجامت بھی بنوائی تو دو دم لازم ہوگا۔ ایک قربانی کے سبب اور ایک حجامت کے سبب

کنکری مارنے کا طریقہ | کنکری مارنے کا مستحب طریقہ یہ ہے کہ جمرہ سے تقریباً پانچ ہاتھ کے فاصلہ پر اس طرح کھڑے ہوں کہ کعبہ شریف بائیں ہاتھ کی طرف ہو اور منیٰ داہنی طرف اور مونھ جمرہ کی طرف۔ ایک کنکری انگوٹھے اور شہادت کی انگلی سے پکڑیں اور خوب اچھی طرح ہاتھ اُٹھا کہ بغل کی رنگت ظاہر ہو یہ دعا پڑھ کر ماریں۔

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ رَغْمًا لِلشَّيْطَانِ وَرِضًا لِلرَّحْمٰنِ ط اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا ط وَّسَعْيًا مَّشْكُوْرًا ط وَّ ذَنْبًا مَّغْفُوْرًا ط	اللہ کے نام سے۔ اللہ بہت بڑا ہے۔ شیطان کو ذلیل کرنے کے لیے اور اللہ کی رضا کے لیے۔ اے اللہ! اس کو حج مبرور کر۔ سعی مشکور کر اور گناہ بخش دے۔

اس طرح سات کنکری ایک ایک کر کے ماریں۔ ساتوں کو ایک ساتھ

ہرگز نہ ماریں اور کنکریاں جمرہ تک پہونچیں تو بہتر ہے ورنہ تین ہاتھ کی دوری پر گریں جو کنکری اس سے زیادہ دور گرے گی اس کی گنتی نہ ہو گی۔ اگر بھیڑ کی وجہ سے اوپر کے بتائے ہوئے مستحب طریقہ پر کنکری نہ مار سکیں تو جس طرح بھی کھڑے ہو کر آسانی سے مار سکیں ماریں اور پہلی کنکری سے لبّیک بند کر دیں۔ پھر جب سات پوری ہو جائیں تو وہاں نہ ٹھہریں ذکر و دعا کرتے ہوئے فوراً پلٹ آئیں۔ (انوار البشارۃ، بہار شریعت)

قربانی اور حجامت

یہاں بقر عید کی نماز نہیں پڑھی جائے گی کنکری مارنے سے فارغ ہو کر حج کے شکرانہ کی قربانی کی جائے گی۔ یہ قربانی ہر قارن اور متمتع مرد و عورت پر واجب ہے اگرچہ غریب ہوں اور مفرد کے لیے مستحب ہے یعنی اگر کرے تو بہت زیادہ ثواب ہے اور نہ کرے تو کوئی گرفت نہیں اگرچہ غنی ہو۔ چھوٹے بڑے جانور کی عمر و اعضا میں وہی شرطیں ہیں جو بقرعید کی قربانی میں ہیں۔ اور حج کی قربانی میں بھی اونٹ اور گائے میں سات آدمی شریک ہو سکتے ہیں۔

قارن اور متمتع اگر محتاج محض ہوں یعنی ان کے پاس اتنا نقد نہیں کہ وہ جانور خرید سکیں اور نہ ایسا سامان ہے کہ اسے بیچ کر لاسکیں تو ان پر قربانی کے بدلے دس روزے واجب ہوں گے تین تو حج کے مہینوں میں یعنی یکم شوال سے نویں ذی الحجہ تک حج کا احرام باندھنے کے بعد جب چاہیں رکھیں اور بہتر یہ ہے کہ ۷، ۸، ۹، ذی الحجہ کو رکھیں اور باقی سات روزے تیرھویں ذی الحجہ کے بعد جب چاہیں رکھیں اور بہتر یہ ہے کہ گھر پہونچ کر رکھیں۔ (بہار شریعت)

قارن یا متمتع اگر مقیم کے حکم میں ہے اور صاحب نصاب ہے تو اس پر دو قربانی واجب ہے۔ ایک حج کے شکرانہ کی اور دوسری بقرعید کی۔ اور صاحب نصاب مفرد اگر مقیم کے حکم میں ہے تو اس پر بھی بقرعید کی ایک قربانی واجب ہے۔ لیکن یہ لوگ اگر بقرعید کی قربانی کا انتظام اپنے وطن میں کریں تو حرج نہیں مگر حج کے شکرانہ کی قربانی اور کفارہ کی قربانی صرف منیٰ اور پورے حدود حرم میں ہو سکتی ہے اس کے باہر وطن وغیرہ میں نہیں ہو سکتی قربانی کے بعد قبلہ رُخ بیٹھکر حجامت بنوائیں یعنی سر منڈائیں یا بال کتروائیں۔ اور عورتوں کو پورے سر کا بال انگلی کے پور کی مقدار برابر کترنا مستحب ہے۔ (دُرِّ مختار) اور چوتھائی سر کا بال انگلی کے پُور کی مقدار برابر کترنا واجب ہے (ردّ المحتار) مگر کسی نامحرم کے ہاتھ سے ہرگز نہ کتروائیں کہ حرام ہے۔ اور جس کے سر پر بال نہ ہوں وہ استرہ پھروائے۔ اور سر منڈانے یا بال کتروانے سے پہلے ناخن نہ تراشیں اور نہ خط بنوائیں کہ دم لازم آئیگا یعنی قربانی کا کفّارہ دینا پڑے گا۔ اور حجامت بنواتے وقت یہ دُعا پڑھتے رہیں

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ ط

قارن اور متمتع پر قربانی کے بعد حجامت ہے یعنی اگر قربانی سے پہلے حجامت بنوائے گا تو دم لازم آئے گا۔ مرد لوگ اگر بال کتروائیں تو سر میں جتنے بال ہیں ان میں سے چوتھائی کا انگلی کے پور کی مقدار برابر برابر کتروانا واجب ہے۔ اگر چوتھائی سے کم کتروایا تو دم لازم ہوگا۔ اور

کتروانے کی صورت میں ایک پورسے زیادہ کتروائیں اس لیے کہ بال چھوٹے بڑے ہوتے ہیں ممکن ہے چوتھائی بالوں میں سے سب ایک پور نہ ترشیں۔

اور سر منڈانے یا بال کتروانے کا وقت ایّامِ نحر ہے یعنی اگر بارہویں ذی الحجہ تک حجامت نہ بنوائی تو قربانی کا کفارہ لازم آئے گا۔ (بہارِ شریعت)

حجامت کے بعد احرام کی ساری پابندیاں ختم ہو گئیں۔ اب نہا دھو کر سلے ہوئے کپڑے پہن سکتے ہیں لیکن طوافِ زیارت جو حج کا فرض ہے اس کے پہلے بیوی سے صحبت کرنا، اسے شہوت کے ساتھ چھونا یا بوسہ لینا حلال نہیں ہوا۔ (درمختار، ردالمحتار)

طوافِ زیارت

قربانی اور حجامت سے فارغ ہونے کے بعد افضل یہ ہے کہ آج ہی دسویں ذی الحجہ کو مکہ شریف پہونچ کر طوافِ زیارت کریں اور رات گذارنے کے لیے منیٰ واپس آجائیں۔ قارن و مفرد طوافِ قدوم میں اور متمتع احرام حج کے بعد کسی نفل طواف میں اگر طوافِ زیارت کی سعی کر چکے ہوں تو اس طواف کے بعد سعی نہ کریں۔ اور اگر پہلے سعی نہ کی ہو اور احرام کی چادریں بدن پر ہوں تو اضطباع و رمل کے ساتھ طواف کے بعد سعی کریں۔ اور اگر احرام کی چادریں بدن پر نہ ہوں تو صرف سعی کریں اس صورت میں طواف کے اندر رمل و اضطباع نہیں۔ اور سر منڈانے یا کتروانے کے بعد طوافِ زیارت کی سعی کی ہو تو پھر دوبارہ حجامت کی ضرورت نہیں۔

اگر دسویں کو طوافِ زیارت کا موقع نہ مل سکے تو بارہویں [۱۲] کی مغرب

سے پہلے تک کر سکتے ہیں لیکن دسویں کو نہ کر سکنے کی صورت میں گیارہویں کو یہ طواف کر لینا بہتر ہے۔ بعض لوگ ناتجربہ کاری کی بنا پر آنے جانے کی پریشانی سے بچنے کے لیے بارہویں کی شام کو اس طواف کا پروگرام بناتے ہیں لیکن جب بارھویں کو زوال کے بعد کنکری مار کر موٹروں پر چلتے ہیں تو بے انتہا ہجوم کے سبب مغرب سے پہلے نہیں پہونچ پاتے اس طرح ان پر دم لازم آجاتا ہے اور گنہ گار بھی ہوتے ہیں۔ ہاں اگر زوال کے بعد فوراً کنکری مار کر پیدل چل پڑیں تو مغرب سے پہلے طواف زیارت کر سکتے ہیں۔ لیکن اس صورت میں بھی اچانک بیماری وغیرہ کے سبب وقت پر نہ پہونچنے کا اندیشہ ہے اس لیے مناسب یہی ہے کہ دسویں یا گیارہویں کو طواف زیارت سے فارغ ہو جائیں اور دسویں کو جائیں یا گیارہویں کو بہر صورت واپس آکر رات منیٰ ہی میں گذاریں۔ طوافِ زیارت کے بعد بیوی حلال ہو گئی اور حج پورا ہو گیا کہ اس کا دوسرا فرض یہ طواف تھا۔

عورتوں کے لیے بھی یہ طواف زیارت فرض ہے لیکن حیض یا نفاس کی وجہ سے اگر بارہویں تک نہ کر سکیں تو ان پر کوئی دم یا کفّارہ لازم نہیں آئے گا۔ وہ جب بھی پاک ہوں طوافِ زیارت کر لیں ہاں اگر حیض و نفاس کے علاوہ کسی دوسرے عذر بیماری وغیرہ کی وجہ سے بارہویں کے غروب آفتاب کے بعد طوافِ زیارت کریں گی تو مردوں کی طرح ان پر بھی دم لازم آئے گا۔

چوتھا دن ——— ۱۱؍ ذی الحجہ

آج تینوں شیطانوں کو کنکری مارنی ہے اس کا وقت سورج ڈھلنے کے بعد سے صبح صادق تک ہے لیکن سورج ڈوبنے کے بعد بلا عذر مکروہ ہے۔ آج جمرۂ اولیٰ یعنی چھوٹے شیطان سے شروع کریں جو مسجد خیف کے قریب ہے۔ سات کنکریاں پہلے کے طریقہ پر دُعا پڑھ کے ماریں مگر قبلہ رو ہو کر۔ کنکری مار کر کچھ آگے بڑھ جائیں اور قبلہ رو ہاتھ اٹھا کر اس طرح دُعا کریں کہ ہتھیلیاں قبلہ کی طرف رہیں۔ نہایت عاجزی و انکساری کے ساتھ درود شریف، دُعا اور استغفار میں کم از کم بیس آیتیں پڑھنے کی مقدار تک مشغول رہیں۔ پھر جمرۂ وسطیٰ یعنی درمیانی شیطان پر جا کر رمی جمار اور دُعا اسی طرح کریں۔ پھر بڑے شیطان پر جا کر جس کو جمرۂ کبریٰ اور جمرۂ عقبہ بھی کہتے ہیں سات کنکری ماریں مگر وہاں ٹھہریں نہیں بلکہ فوراً پلٹ آئیں اور پلٹتے ہوئے دُعا کریں۔

پانچواں دن ——— ۱۲؍ ذی الحجہ

آج بھی تینوں شیطانوں کو کنکری مارنی ہے اور اس کا وقت گیارہویں کی مثل آج بھی سورج ڈھلنے کے بعد سے ہے۔ بعض لوگ آج کے دن دوپہر سے پہلے ہی کنکری مار کر مکّہ شریف چل دیتے ہیں یہ ہمارے اصل مذہب کے خلاف ہے صحیح نہیں۔ زوال کے بعد تینوں شیطان کو گیارہویں تاریخ کے مثل کنکری ماریں۔ پھر اگر چاہیں تو سورج ڈوبنے سے پہلے مکّہ شریف کی طرف روانہ ہو جائیں کہ غروب کے بعد جانا معیوب ہے

اور اگر تیرہویں کی صبح ہو گئی تو پھر کنکری مارے بغیر جانا جائز نہیں اگر جائے گا تو دم یعنی ایک قربانی کا کفارہ واجب ہوگا۔ اور تیرہویں کو کنکری مارنے کا وقت صبح سے سورج ڈوبنے تک ہے مگر صبح سے سورج ڈھلنے تک مکروہ ہے لہذا اگر کسی نے تیرھویں کو دوپہر سے پہلے کنکری ماری تو ادا ہو جائے گی لیکن زوال کے بعد مارنا سنّت ہے۔

کنکری مارنے کے متعلق کچھ اور مسائل

اگر کسی دن اس کے وقت مقررہ پر کنکری نہیں ماری تو اس کی قضا بھی واجب ہوگی اور قربانی کا کفارہ بھی دینا پڑے گا یعنی اگر دسویں کو کنکری نہیں ماری اور گیارہویں کی صبح ہو گئی۔ یا گیارہویں کو کنکری نہیں ماری اور بارہویں کی صبح ہو گئی یا بارہویں کو نہیں ماری اور تیرہویں کی صبح ہو گئی تو قضا کے ساتھ کفارہ بھی لازم ہوگا اور قضا کا وقت تیرہویں کو سورج ڈوبنے تک ہے۔ لہذا اگر تیرہویں کو سورج ڈوب گیا اور کنکری نہیں ماری تو اب کنکری مارنے کی قضا نہیں صرف دم واجب ہوگا۔ اور تیرہویں کو ٹھہرنے کے باوجود کنکری نہیں ماری یا کسی دن کنکری نہیں ماری اور تیرہویں کا سورج ڈوب گیا تو اس صورت میں بھی صرف ایک دم واجب ہوگا۔ اگر دسویں کو چار کنکری سے کم ماری۔ یا گیارہویں وغیرہ کو گیارہ کنکری سے کم ماری تو دم واجب ہوگا اور اگر دسویں کو چار کنکری ماری تین چھوڑ دی یا اور دنوں میں گیارہ ماری دس چھوڑی تو اگرچہ دوسرے دن قضا کر لی ہو ہر کنکری پر صدقۂ فطر کی

مقدار صدقہ دے۔ اور صدقوں کی قیمت دم کے برابر ہو جائے تو کچھ کم کر دے سب کنکری ایک ساتھ ماری تو یہ ساتوں ایک کے قائم مقام ہوں گی باقی چھ کنکری الگ سے پوری کرے مگر شیطان کے پاس سے نہ اٹھائے کہ مکروہ ہے۔ اس لیے کہ وہاں وہی کنکریاں رہتی ہیں جو مقبول نہیں ہوتیں اور جو مقبول ہو جاتی ہیں اٹھالی جاتی ہیں۔ (رد المحتار، بہار شریعت)

مکہ شریف میں قیام اور عمرہ

حج سے فارغ ہو کر تیرہویں کے بعد جب تک مکہ شریف میں ٹھہریں اپنے اور اپنے پیر، استاد، ماں باپ خصوصاً حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے اصحاب، اہل بیت اور دیگر بزرگان دین کی طرف سے جس قدر ہو سکے عمرے کرتے رہیں کہ حدیث شریف میں اس کی بہت فضیلت آئی ہے۔ مکہ شریف سے اس کا طریقہ یہ ہے کہ جعرانہ یا تنعیم جائیں وہاں سے عمرہ کا احرام جیسا کہ پہلے بیان ہوا باندھ کر آئیں۔ طواف شروع کرتے وقت حجر اسود کا بوسہ لیتے ہی لبیک بند کر دیں۔ رمل و اضطباع کے ساتھ طواف کریں پھر حسب دستور سعی کرنے کے بعد سر منڈائیں یا کتروائیں۔ بس عمرہ ہو گیا جس کے سر پر قدرتی بال نہ ہوں یا سر منڈانے کے بعد اسی دن پھر عمرہ لایا تو سر پر استرہ پھروائے جعرانہ مسجد حرام سے تقریباً ۲۵ر کلومیٹر ہے وہاں سے احرام باندھنے کو بڑا عمرہ کہتے ہیں۔ اور تنعیم مسجد حرام سے تقریباً ۵ر کلومیٹر ہے وہاں سے احرام باندھنے کو چھوٹا عمرہ کہتے ہیں۔

ہمارا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی
سب سے بالا و والا ہمارا نبی

اپنے مولیٰ کا پیارا ہمارا نبی
دونوں عالم کا دولہا ہمارا نبی

جسکو شایاں ہے عرش خدا پر جلوس
ہے وہ سلطان والا ہمارا نبی

بجھ گئیں جس کے آگے سبھی مشعلیں
شمع وہ لے کر آیا ہمارا نبی

جنکے تلووں کا دھون ہے آب حیات
ہے وہ جان مسیحا ہمارا نبی

خلق سے اولیا، اولیا سے رسل
اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی

حسن کھاتا ہے جس کے نمک کی قسم
وہ ملیح دل آرا ہمارا نبی

ذکر سب پھیکے جب تک نہ مذکور ہو
نمکین حسن والا ہمارا نبی

جس کی دو بوند ہیں کوثر و سلسبیل
ہے وہ رحمت کا دریا ہمارا نبی

جیسے سب کا خدا ایک ہے ویسے ہی
اِن کا اُن کا تمہارا ہمارا نبی

قرنوں بدلی رسولوں کی ہوتی رہی
چاند بدلی کا نکلا ہمارا نبی

کون دیتا ہے دینے کو منہ چاہیئے
دینے والا ہے سچا ہمارا نبی

کیا خبر کتنے تارے کھلے چھپ گئے
پر نہ ڈوبے نہ ڈوبا ہمارا نبی

سارے اچھوں سے اچھا سمجھئے جسے
ہے اس اچھے سے اچھا ہمارا نبی

جسنے ٹکڑے کئے ہیں قمر کے وہ ہے
نور وحدت کا ٹکڑا ہمارا نبی

سب چمک والے اجلوں میں چمکا کئے
اندھے شیشوں میں چمکا ہمارا نبی

جس نے مردہ دلوں کو دی عمر ابد
ہے وہ جانِ مسیحا ہمارا نبی

غمزدوں کو رضا مژدہ دیجے کہ ہے
بے کسوں کا سہارا ہمارا نبی

چھائیں رحمت کی گھٹا بن کے تمہارے گیسو

چمن طیبہ میں سنبل جو سنوارے گیسو
حور بڑھ کر شکن ناز پہ وارے گیسو

ہم سیہ کاروں پہ یارب تپشِ محشر میں
سایہ افگن ہوں ترے پیارے کے پیارے گیسو

آخرِ حج غمِ امت میں پریشاں ہو کر
تیرہ بختوں کی شفاعت کو سدھارے گیسو

گوش تک سنتے تھے فریاد اب آئے تادوش
کہ بنیں خانہ بدوشوں کو سہارے گیسو

سوکھے دھانوں پہ ہمارے بھی کرم ہو جائے
چھائیں رحمت کی گھٹا بن کے تمہارے گیسو

کعبۂ جاں کو پہنایا ہے غلافِ مشکیں
اڑ کے آئے ہیں جو ابرو پہ تمہارے گیسو

سلسلہ پا کے شفاعت کا جھکے پڑتے ہیں
سجدۂ شکر کے کرتے ہیں اشارے گیسو

دیکھو قرآں میں شبِ قدر ہے تا مطلعِ فجر
یعنی نزدیک ہیں عارض کے وہ پیارے گیسو

بھینی خوشبو سے مہک جاتی ہیں کلیاں واللہ
کیسے پھولوں میں بسائے ہیں تمہارے گیسو

شانِ رحمت ہے کہ شانہ نہ جدا ہو دم بھر
سینہ چاکوں پہ کچھ اس درجہ ہیں پیارے گیسو

شانہ ہے پنجۂ قدرت ترے بالوں کے لئے
کیسے ہاتھوں نے شہا تیرے سنوارے گیسو

مژدہ ہو جھوم کے قبلہ سے گھنگھور گھٹائیں امڈیں
ابروؤں پہ وہ جھکے جھوم کے بارے گیسو

تارِ شیرازۂ مجموعۂ کونین ہیں یہ
حال کھل جائے جو اک دم ہوں کنارے گیسو

تیل کی بوندیں ٹپکتی نہیں بالوں سے رضاؔ
صبحِ عارض پہ لٹاتے ہیں ستارے گیسو



حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو

(از اعلیٰحضرت امام احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ)

حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو
کعبہ تو دیکھ چکے کعبے کا کعبہ دیکھو

رکنِ شامی سے مٹی وحشتِ شامِ غربت
اب مدینہ کو چلو صبحِ دل آرا دیکھو

آبِ زمزم تو پیا خوب بجھائیں پیاسیں
آؤ جودِ شہِ کوثر کا بھی دریا دیکھو

زیرِ میزاب ملے خوب کرم کے چھینٹے
ابرِ رحمت کا یہاں زور برسنا دیکھو

دھوم دیکھی ہے درِ کعبہ پہ بیتابوں کی
ان کے مشتاقوں میں حسرت کا تڑپنا دیکھو

خوب آنکھوں سے لگایا ہے غلافِ کعبہ
قصرِ محبوب کے پردے کا بھی جلوہ دیکھو

واں مطیعوں کا جگر خوف سے پانی پایا
یاں سیہ کاروں کا دامن پہ مچلنا دیکھو

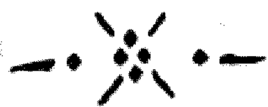
زینتِ کعبہ میں تھا لاکھ عروسوں کا بناؤ
جلوہ فرما یہاں کونین کا دولہا دیکھو

مہرِ مادر کا مزہ دیتی ہے آغوشِ حطیم
جن پہ ماں باپ فدا یاں کرم انکا دیکھو

دھو چکا ظلمتِ دل بوسۂ سنگِ اسود
خاک بوسیٔ مدینہ کا بھی رتبہ دیکھو

کر چکی رفعتِ کعبہ پہ نظر پروازیں
ٹوپی اب تھام کے خاکِ درِ والا دیکھو

غور سے سن تو رضا کعبہ سے آتی ہے صدا
میری آنکھوں سے میرے پیارے کا روضہ دیکھو



منقبت سرکارِ غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

از: حضور مفتی اعظم رضی اللہ عنہ

تجلیٔ نورِ قِدم غوثِ اعظم
ضیائے سراج الظّلم غوثِ اعظم

ترا حل ہے تیرا حرم غوثِ اعظم
عرب تیرا تیرا عجم غوثِ اعظم

کرم آپ کا ہے اعم غوثِ اعظم
عنایت تمہاری اتم غوثِ اعظم

مخالف ہوں گو سو بدم غوثِ اعظم
ہمیں کچھ نہیں اس کا غم غوثِ اعظم

چلا ایسی تیغِ دو دم غوثِ اعظم
کہ اعداء کے سر ہوں قلم غوثِ اعظم

وہ اک وار کا بھی نہ ہوگا تمہارے
کہاں ہے مخالف میں دم غوثِ اعظم

بڑھے حوصلے دشمنوں کے گھٹا دے
ذرا لے لے تیغِ دو دم غوثِ اعظم

نہیں لاتا خاطر میں شاہوں کا شاہا
ترا بندۂ بے درم غوثِ اعظم

بڑھا ہاتھ کر دستگیری ہماری
بڑھا ابرِ غم دم بدم غوثِ اعظم

خدارا ذرا ہاتھ سینے پہ رکھ دو
ابھی مٹتے ہیں غم، الم غوثِ اعظم

دمِ نزع سرہانے آجاؤ پیارے
تمہیں دیکھ کر نکلے دم غوثِ اعظم

دمِ نزع آؤ کہ دم آئے دم میں
کرو ہم پہ یٰسین دم غوثِ اعظم

یہ دل یہ جگر ہے یہ آنکھیں یہ سر ہے
جہاں چاہو رکھو قدم غوثِ اعظم

تمہارے کرم کا ہے نوری بھی پیاسا
ملے یم سے اس کو بھی نم غوثِ اعظم



کروڑوں درود



کعبے کے بدرُ الدُّجیٰ تم پہ کروڑوں درود
طیبہ کے شمس الضحیٰ تم پہ کروڑوں درود

شافعِ روزِ جزا تم پہ کروڑوں درود
دافعِ جملہ بلا تم پہ کروڑوں درود

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا
جب نہ خدا ہی چھپا، تم پہ کروڑوں درود

دل کرو ٹھنڈا مرا وہ کفِ پا چاند سا
سینہ پہ رکھ دو ذرا تم پہ کروڑوں درود

سینہ کہ ہے داغ داغ کہہ دو کرے باغ باغ
طیبہ سے آکر صبا، تم پہ کروڑوں درود

تم سے جہاں کا نظام، تم پہ کروڑوں سلام
تم پہ کروڑوں ثنا تم پہ کروڑوں درود

برسے کرم کی بھرن، پھولیں نعم کے چمن
ایسی چلا دو ہوا تم پہ کروڑوں درود

264

کام وہ لے لیجئے تم کو جو راضی کرے
ٹھیک ہو نام رضا تم پہ کروڑوں درود

لاکھوں سلام

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

شہر یارِ ارم تاجدارِ حرم
نوبہارِ شفاعت پہ لاکھوں سلام

عرش تا فرش ہے جس کے زیرِ نگیں
اس کی قاہر ریاست پہ لاکھوں سلام

دور و نزدیک کے سننے والے وہ کان
کانِ لعلِ کرامت پہ لاکھوں سلام

جس کے ماتھے شفاعت کا سہرا رہا
اُس جبینِ سعادت پہ لاکھوں سلام

جس طرف اُٹھ گئی دم میں دم آگیا
اُس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام

پتلی پتلی گلِ قدس کی پتّیاں
اُن لبوں کی نزاکت پہ لاکھوں سلام

مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضا
مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

مناجات

از: اعلیٰحضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یا الٰہی ہر جگہ تیری عطا کا ساتھ ہو
جب پڑے مشکل شہِ مشکل کشا کا ساتھ ہو

یا الٰہی بھول جاؤں نزع کی تکلیف کو
شادیِ دیدارِ حسنِ مصطفیٰ کا ساتھ ہو

یا الٰہی گورِ تیرہ کی جب آئے سخت رات
اُن کے پیارے منہ کی صبحِ جانفزا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب پڑے محشر میں شورِ دار و گیر
امن دینے والے پیارے پیشوا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب زبانیں باہر آئیں پیاس سے
صاحبِ کوثر شہِ جود و عطا کا ساتھ ہو

یا الٰہی سرد مہری پر ہو جب خورشیدِ حشر
سیّدِ بے سایہ کے ظلِّ لوا کا ساتھ ہو

یا الٰہی گرمیِ محشر سے جب بھڑکیں بدن
دامنِ محبوب کی ٹھنڈی ہوا کا ساتھ ہو

یا الٰہی نامۂ اعمال جب کھلنے لگیں
عیب پوشِ خلق ستّارِ خطا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب بہیں آنکھیں حسابِ جرم میں
ان تبسم ریز ہونٹوں کی دعا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب حسابِ خندۂ بے جا رلائے
چشمِ گریانِ شفیعِ مُرتضیٰ کا ساتھ ہو

یا الٰہی رنگ لائیں جب مری بے باکیاں
ان کی نیچی نیچی نظروں کی حیا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب چلوں تاریک راہِ پل صراط
آفتابِ ہاشمی نور الہدیٰ کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب سرِ شمشیر پر چلنا پڑے
ربِّ سلِّم کہنے والے غمزدہ کا ساتھ ہو

یا الٰہی جو دعائیں نیک ہم تجھ سے کریں
قدسیوں کے لب سے آمیں ربّنا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب رضا خوابِ گراں سے سر اٹھائے
دولتِ بیدارِ عشقِ مصطفیٰ کا ساتھ ہو



خواجۂ ہند وہ دربار ہے اعلیٰ تیرا
کبھی محروم نہیں مانگنے والا تیرا

(برادرِ اعلیحضرت مولانا حسن رضا خان)

خواجہ غریب نواز

عطائے رسول سلطان الہند

حضرت معین الدین چشتی اجمیری رضی اللہ عنہ

۷۸۶ واں عرس مبارک ۶ ر رجب المرجب ۱۴۱۹ھ

KGN

786

عُبید غوث و خواجہ، رضا و کل اولیاء
محمد جمال الدین خان قادری رضوی
ضلع بہرائچ شریف یو پی، الہند
موبائل نمبر : ← 7860520899

حضور غریب نواز کے نام پر ملک بھر میں یادگار قائم کئے جائیں۔ رضا اکیڈمی ممبئی ۳

RAZA OFFSET, Bombay-3. • Tel.: 371 23 13